NO. 13.

GEOGRAPHY

PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER

OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.
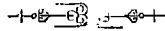
رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرآت غریب

حصہ دوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادری سہور جس کو اُنھوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سیٔن ٹیفک سوسائیٹی علیگڈھ کو مرحمت فرمایا
اور
سیٔن ٹیفک سوسائیٹی نے بنظر افادہ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈھ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

TEH SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سٔین ٹیفک سوسٔیٹي نے معزز کیا

فهرست

مضامين حصة دوم جغرافية

فصل اول

مضمون | صفحه

دوسري فصل

تیسري فصل

چوتهي فصل

جغرافیہ

حصہ دوم

واضح ہو کہ یہہ کتاب مسمی بمرأت غریب علم جغرافیہ میں
تالیف راقم آثم پادري ولیم ولکنسن مشتمل ھی ایک مقدمہ اور تین
مقالوں اور ایک خاتمہ پر منجملہ اِنکے ایک مقدمہ اور دو مقالے
ریاضي ھئیت علم طبعي وغیرہ مین پہلے حصہ میں اِس کتاب کے مذکور
ھوئے *

اب تیسرا مقالہ سیاست مدن اور تقسیم طول و عرض بلاد اور آبادي
اور آمدني ملک اور طرز حکومت مملکت اور آئین دین و مذھب کے
بیان میں لکھا جاتا ھی *

کرۂ زمین کي تري اور خشکي کا بیان

کرۂ زمین کے نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ھوا کہ یہہ کرہ دو شی یعني
پاني اور خشکي سے مرکب ھی ازانجملہ سات حصے پاني اور تین حصے
خشک زمین ھی جسکو پاني ھر طرف سے محیط ھی اور اِس کل پاني
کو جو تمام خشکي کو محیط ھی بحر اوقیانوس کہتے ھیں اور اَور سب
بحار اُسي کے اجزا ھیں چنانچہ بحراطلانطک اور بحر الکاھل جنکے
حائل ھونے سے اِس تمام خشکي کے دو حصے ھوگئے ھیں *

اول دنیاے قدیم دوم دنیاے جدید قدیم اِس اعتبار سے کہ زمانہ قدیم
سے دنیا کے آدمي اِس حصہ کو جانتے ھیں بخلاف نئي دنیا کے کہ اِسکا
حال اب چند عرصہ سے یعني سنہ ۱۵۰۰ ع کے آخر میں معلوم ھوا
ھی اِسي لیئے نام اِسکا جدید رکھا اور اِسکو امریکہ بھي کہتے ھیں پس

وہ نصف کرہ کہ جسمیں دنیاے قدیم واقع ہی اہل جغرافیہ کے نزدیک کرہ شرقي اور جسمیں دنیاے جدید واقع ہی کرہ غربي کہلاتا ہی *

وہ دو بحر جو مابین دنیاے قدیم اور جدید کے حائل ہیں اُن دونوں میں بحرالکاہل بحراطلانطک سے زیادہ وسیع ہی جسکو انگریزي میں بحر پسفک بھي کہتے ہیں *

دنیاے قدیم سواے جزائر آسٹریلیا اور ملیشیا وغیرہ کے کہ بہہ بھي پیچھے ظاہر ہوئے ہیں خاص تین قطعوں میں منقسم ہی *

ایشیا یورپ افریقہ قطعہ افریقہ بسبب حائل ہونے بحر روم کے جسکا نام انگریزي میں مڈي ٹرینین ہی اور بحر قلزم کہ جسکا نام ریڈسي ہی ایشیا اور یورپ سے جدا ہی *

یورپ بواسطہ سلسلہ کوہ قاف اور بحیرۂ اسود کے جو بحر روم کي ایک شاخ ہی اور اِس قطعہ سے جنوباً واقع ہی اور بحر خضر اور سلسلہ کوہ اُرال کہ بطرف مشرق ہی قطعہ ایشیا سے منفصل ہی اور قطعہ امریکہ یعني دنیاے جدید بھي بسبب فاصل ہونے خلیج میکسیکو جو اوقیانوس سے متعلق ہی اور بحیرۂکریبین کے دو حصہ پر منقسم ہوگیا ہی یعني امریکہ شمالي اور امریکہ جنوبي لیکن اِن دونوں میں خاکناےڈارین کے واقع ہونے سے انفصال کلي نہیں ہی *

وہ دریا کہ ایشیا سے جنوب کر اور افریقہ سے مشرق کي طرف واقع ہی اُسکا نام بحر ہند ہی اور جو قطب شمالي سے متصل ہی اُسکو بحرشمالي اور جو قطب جنوبي سے قریب ہی اُسے بحر جنوبي کہتے ہیں اب ہم اولاً بحر اوقیانوس بعدہ تمام خشکي کا بیان واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج رسالہ ہذا کرتے ہیں *

بحر اطلانطک کا بیان

جاننا چاہیئے کہ بحر اطلانطک وہ دریا ہی جو دنیاے قدیم سے بجانب مغرب اور دنیاے جدید سے بطرف مشرق واقع ہی طول اِس

بحر کا شمال سے جنوب تک مطابق طول قطعہ امریکہ کے تخمیناً نوھزار میل اور عرض مابین افریقہ اور جنوبي امریکہ کے کم سے کم سترہ سو میل اور جہاں بہت عریض ھی چار ھزار میل ھی اور اوسط عرض اُسکا تین ھزار میل *

اِس بحر کے چاروں طرف کئي بحیرے اور خلیج ھیں خصوصاً مشرق کي طرف بحیرہ بالٹک اور بحیرہ روم اور مغرب کي طرف خلیج ھڈسن اور خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین ھی اور بحیرہ بالٹک آبناے کیٹي گٹ کي راہ سے بحر اوقیانوس سے جاملا ھی طول اِس بحیرہ کا چھہ سو میل اور عرض ساتھہ میل سے ڈیرہ سو میل تک ھی اور اِس بحیرہ کا پاني بہ نسبت بحر اوقیانوس کے پاني کے سرد اور صاف اور مایل بہ شیریني ھی لیکن چونکہ یورپ کے اطراف شمالي میں واقع ھی اِس سبب سے پاني اسکا بسبب شدت سرما کے تین چار مھینے تک منجمد رھتا ھی اور اِس عرصہ میں اسمیں کوئي جہاز نہیں چل سکتا اور بحیرہ روم براہ آبناے جبل الطارق بحر اوقیانوس سے ملگیا ھی یہہ بحیرہ مشرق سے مغرب تک دوھزار میل لنبا اور شمال سے جنوب تک دوسو میل سے اٹھہ سو میل تک چوڑا ھی اِسکے چاروں طرف اور کئي خلیج ملے ھوئے ھیں جنکا ذکر بجاے خود مذکور ھوگا اور کئي نامور جزیرے بھي اِس بحیرہ روم میں واقع ھیں کہ اُن کے نام بھي لکھے جائینگے خلیج ھڈسن بھي آبناے ھڈسن کي راہ بحراطلانطک سے ملگیا ھی خلیج مذکور شمال سے جنوب تک ھزار میل طویل اور مشرق سے مغرب تک اٹھہ سو میل عریض ھی یہہ بھی حدود شمالي میں واقع ھونے کے سبب یخ بستہ اور منجمد رھتا ھی اِس لیئے آمد و رفت جہاز کي اسمیں بہت کم ھی *

بحراطلانطک کے بیچ میں خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین واقع ھیں اور یہہ دونوں بسبب حائل ھونے جزائر ھندالغرب کے علحدہ ھوگئے

هیں خلیج میکسیکو بطرف شمال اور بحیرہ کریبین جانب جنوب اِنھیں دو کے باعث قطعہ امریکہ دو حصوں پر تقسیم ہوگیا ہی *

بحرالکاہل یعني بحرپسفک کا بیان

یہہ بحر بہ نسبت تمام بحار روے زمین کے زیادہ تر وسیع ہی اور امریکہ کے جو اُس کے مشرق میں ہی اور ایشیا اور آسٹریلیا کے جو مغرب میں ہی درمیان واقع ہی وسعت اِسکي بحر شمالي سے بحر جنوبي تک تخمیناً نو ہزار میل اور مغرب سے مشرق یعني امریکہ سے حدود ملاکا تک خط استوا پر بارہ ہزار میل ہی لیکن شمال اور جنوب کي طرف بسبب کرویت زمین کے وسعت اِسکي کم ہوتي گئي ہی چنانچہ جانب شمال کہ براہ آبناے بھرنگ بحر شمالي سے جا ملا ہی صرف باون میل عریض ہی اِس بحر کي حدود پر کئي بحیرے ہیں حد شرقي پر بحیرہ کیلي فورنیا جو شمالي امریکہ سے متصل ہی اور حد غربي پر بحیرہ اوخوتسک جو جزیرہ نما کمشتکا اور قطعہ ایشیا کے بیچ میں واقع ہی اور بحیرہ جاپان جو جزائر جاپان اور ایشیا کے درمیان واقع ہی اور بحیرہ چین طول اِس بحر کا اٹھہ سو میل ہی *

اِس بحر میں جزیرے بھي بہت ہیں امریکہ کي طرف اکثرا چھوٹے اور حد غربي پر اکثر بڑے اور وسیع خصوصاً جزیرہ آسٹریلیا کہ بہت بڑا جزیرہ ہی *

بحر شمالي اور جنوبي کا بیان

اِن دونوں بحروں کا حال قطبین کے قریب ہونے سے کہ وہاں سردي بکثرت ہوتي ہی بہت کم معلوم ہی صرف اِس قدر کہ بحر شمالي میں دو بحیرے ہیں ایک بحیرہ ابیض یعني سفید جو قطعہ یورپ کے اطراف شمالي میں ہی دوسرا بحیرہ اوبي کہ قطعہ ایشیا کے اطراف شمالي سے متصل ہی اِسمیں کئي ایک وسیع جزیرے بھي واقع ہیں چنانچہ گرین لانڈ اور آئیس لانڈ اور اسپٹز برگن اور نواز نیلا وغیرہ مگر بحر

جنوبي کا حال کچھہ معلوم نہیں کیونکہ بسبب سرما اور یخ بستہ ہونے کے اُسمیں کوئي جا نہیں سکتا بارہا صاحبان انگریز کا اتفاق جانے کا ہوا لیکن بخوف ہلاکت بدون دریافت حال جلد واپس چلے آئے *

بحر ہند کا بیان

یہہ بحر قطعہ ایشیا اور بحر جنوبي کے بیچ میں واقع ہی اِسکي حد غربي پر افریقہ اور حد شرقي پر آسٹریلیا ہی شمال سے جنوب تک سات ہزار میل اور مشرق سے مغرب تک ساڑھے تین سو سے لیکر ساڑھے چھہ سو میل تک وسیع ہی چاروں طرف اِسکے کئي خلیج ہیں کہ وے اِسي سے نکلے ہوئے ہیں جیسے خلیج فارس جو براہ آبنائے ارمز اس بحر سے ملگیا ہی طول اِس خلیج کا پانسو میل اورعرض ایک سو بیس سے لیکر دوسو باون میل تک ہی *

دوسرا بحر قلزم جو آبنائے باب‌المندب کي راہ اِس بحر سے ملا ہی اور عرب کي حد غربي اور افریقہ کي حد شرقي کو محیط ہی یہاں تک کہ اُسمیں اور بحر روم میں صرف ساٹھہ میل خشکي کا فاصلہ باقي رہجاتا ہی یہي بحر قطعہ ایشیا اور افریقہ میں فاصل ہی طول اِسکا چودہ سو میل اور عرض جہاں کہ بہت وسیع ہی دوسو میل ہی اسمیں جہازوں کي آمد و رفت اندر کي چٹانوں کے باعث بہت خطر سے ہوتي ہی بلکہ اسمیں اکثر جہاز تباہ ہوگئے ہیں اِسي سبب اہل عرب نے اِس بحر کے آبنائے کا نام باب‌المندب یعني رونیکا دروازہ رکھا ہی اور اِس بحر ہند کے شمال کي طرف خلیج بنگال ہی جو برہما اور ہندوستان کے درمیان واقع ہی اور اُس بحر کے جزیروں میں سے غرباً جزیرہ مدگاسکر اور جزیرہ سیلان جو ہندوستان کے جنوب میں ہی اور شرقاً جزیرہ سماترا اور بورنیوا اور قطعہ آسٹریلیا وغیرہ ہیں *

خشکي کا بيان

پہلے اِس سے مذکور ہوا کہ خشکي خاص دو بڑے قطعوں میں منقسم ھی اور سوائے انکے اَور جزائر بھي بے شمار ھیں پس وہ قطعہ جو کرۂ شرقي میں واقع ھی یعني دنیاے قدیم قطعہ افریقہ کي حد غربي سے قطعہ ایشیا کي حد شرقي تک وسیع ھی طول اِسکا تخمیناً اٹھہ ھزار میل اور عرض تین ھزار میل ھی جسکے ضرب دینے سے رقبہ اُسکا دو کروڑ چالیس لاکھہ میل مربع ھوا اِس دنیاے قدیم کي غایت حد شمال راس‌سویرو و سنتوکناے (۲۲) درجے عرض شمالي میں اور اِنتہاے حد جنوب راس‌اِگلہس (۳۴) درجے عرض جنوب میں اور اِنتہاے سمت مغرب راس‌ورۃ (۳۲۱۷) درجے طول غربي میں اور اِنتہاے مشرق واس آبناے بیرنگ (۵۹) درجے (۴۰) دقیقے تک طول غربي میں واقع ھی اور اِسکي حد شمالي پر بحر شمالي اور حد جنوبي پر بحر جنوبي حد شرقي پر بحر پسفک اور حد غربي پر بحر اطلانطک ھی *

اِن بحروں میں کئي جزیرے نما بھي واقع ھیں پہلا حصہ خشکي کا وہ جزیرہ نما ھی جو بحر بالٹک اور بحر اطلانطک کے درمیان واقع ھی اور وہ دو ملکوں میں منقسم ھی ناروے اور سویڈن ملک ناروے بحراطلانطک کي حد پر اور سویڈن بحربالٹک کي حد پر دوسرا حصہ بھي دو ملکوں پر منقسم ھی اسپین پارتوگل اِس جزیزہ نما کے تین طرف بحراطلانطک چوتھي یعني مشرق کي طرف بحر روم محیط ھی تیسرا جنوبي حصہ افریقہ چوتھا عرب جسکے مشرق کي طرف خلیج فارس اور جنوب کي طرف بحیرہ عرب اور مغرب کي جانب بحورۂقلزم ھی پانچواں ھندوستان چھٹا ملاکا ساتواں آنام اور سیام جو جزیرہ نماے ملاکا اور چین کے درمیان واقع ھی اٹھواں کوریا اور سب سے اِنتہاے

سمت شمال جزیرہ نماے کمشتکا هی ان سب جزیرے نمایوں کا مُنهه جانب جنوب پهرا هوا معلوم هوتا هی *

دوسرا قطعه امریکه جو کرہ غربي میں واقع هی یعني دنیاے جدید وہ بهي ایک بڑا دراز جزیرہ هی جو قطب جنوبي سے قطب شمال تک پهیلا هوا هی لیکن به سبب فاصل هونے خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین کے دو حصوں میں منقسم هوگیا هی امریکه شمالي اور امریکه جنوبي اور وہ قطعه جو خلیج میکسیکو کي حد شمالي سے کریبین کي حد جنوبي تک هی وسط امریکه کے نام سے مشهور هی قطعه شمالي امریکه کي حد اکثر ستر درجے عرض شمالي پر واقع هی بلکه حد قطعه قدیم کي بهي اکثر اتنے هي درجوں پر هی اِس امریکه شمالي کي حد جنوبي راس هورن جو چهپن درجے عرض جنوبي میں واقع هی اور مشرقي بحر اطلانطک اور مغرب بحرالکاهل اور شمال بحر شمالي محیط هی ۱۲۸ درجے طول غربي سے لیکر (یعني راس پرنس آف ویلس سے که آبناے بیرنگ میں واقع هی پچپن درجے حدود ملک لبر دور تک) وسیع هی اور امریکه جنوبي کي انتهائي حد شرقي راس سنت روک هی جو پینتیس درجے طول غربي میں واقع هی *

قطعه امریکه کے سواے اِن چند جزیرہ نماؤں کا حال جو بیان کیا جاتا هی مشهور جزیرہ نما کم هیں پهلا وہ جزیرہ نما جو خلیج هڈسن اور بحر اطلانطک کے مابین واقع هی اُسکا مُنهه شمال کي طرف هی دوسرا جزیرہ نما فلورڈا جو خلیج ڈالا ویرا اور میکسیکو کے بیچ میں هی تیسرا روبرو اِسکے بحیرہ کریبین میں جزیرہ نما یوکتان جو کریبین اور اطلانطک کے مابین واقع هی چوتها امریکه جنوبي کے سمت جنوب میں جو راس هورن کے قریب تمام هوا هی پانچواں کیلیفورنیا بحرالکاهل میں چهٹا الاسکا بحرالکاهل کي حد شمالي پر واقع هی *

جزائر کا بیان

دنیا کے مشہور جزیروں میں سے بحر شمالی میں جزائر گرین لیانڈ اور آئیس لیانڈ اور اسپتز برگن اور نوازنیلا ہیں اور بحر اطلانطک کے حصہ شمالی میں گریت برٹین اور آئرلیانڈ یہہ دونوں حدود یورپ سے قریب ہیں اور حدود امریکہ کے اطراف میں جزیرہ نیوفونڈ لیانڈ یعنی زمین نو یافتہ اور بحر اطلانطک میں جزائر ہند الغرب کے نامور جزیروں میں سے جزیرہ کیوبا اور ھائي تي ہیں اور بحر ہند کے مشہور جزیروں میں سے مدگاسکر جو قریب قطعہ افریقہ کے ھی اور سیلان جو ہندوستان کے سمت جنوب واقع ھی اور ایشیا کے حدود شرقي کے قریب بحرالکاهل میں جزائر جاپان یعني سگھي لین جسو نئي فاونڈ اور ملک چین کے قریب فورموسا اور فورموسا کے جنوب کچھہ فاصلہ پر جزائر فلي پائن اور بحرالکاهل اور بحر ہند کے درمیان بڑے بڑے کئي جزیرے ہیں چنانچہ سماترہ جاوہ تیمور بورنیو سلي بیس نیوگني آستریلیا وغیرہ اور آستریلیا کے سمت جنوب ترنینیا اور بطرف مشرق اُسکے نیوزي لیانڈ دو جزیرے اِسي نام سے مشہور ہیں *

تمامي کرہ زمین کے رقبہ اور باشندوں کا بیان

کرہ زمین کے طول کو اُسکے محیط میں ضرب دینے سے معلوم ہوا کہ کرہ زمین کا کل رقبہ اُنیس کروڑ ستر لاکھہ میل مربع ھی اِسمیں سے پانچ کروڑ پندرہ لاکھہ میل خشکي ھی اور باقي تري اور بیان مرقومہ بالا سے معلوم ہوچکا ھی کہ تمام خشکي پانچ قطعوں میں منقسم ھی پس ہر ایک حصہ کي وسعت بہ نسبت ایک دوسرے کے نقشہ زمین سے معلوم ہوسکتي ھی لیکن واسطے سمجھنے عوام کے تعداد رقبہ ہر قطعہ کي تخمیناً بہ تفصیل ذیل لکھي جاتي ھی *

قطعه ایشیا کا رقبه معه اُن جزیروں کے جو اِس سے متصل هیں. ایک کروڑ پچهتر لاکهه هی اور قطعه یورپ کا معه اُسکے جزائر کے سینتیس لاکهه اور قطعه افریقه کا معه جزیره مدگاسکر ایک کروڑ ستر لاکهه اور قطعه امریکه کا معه جزائر ایک کروڑ پچاس لاکهه اور قطعه اوشانیکا یعني جزیره آسترلیا اور تمام جزائر بحرالکاهل کا پینتیس لاکهه میل مربع هی *

پس اِس سے ظاهر هی که اِن پانچ قطعوں میں سے قطعه ایشیا بهت بڑا هی اور یورپ اور اوشانیکا آپس میں قریب به مساوي هیں لیکن چونکه روے زمین کو خداے تعالی نے انسانوں کي آبادي کے واسطے بنایا هی اِس واسطے قطعه کي بزرگي حقیقي اُسکي وسعت پر نهیں بلکه آبادي پر موقوف هی پس آبادي قطعات کره زمین کي بجز تعداد باشندگان قطعه یورپ اور امریکه کے اگرچه تحقیق معلوم نهیں هی مگر از روے تخمینه کے که وه بهي قریب به تعداد تحقیقي کے هی جدول هذا میں لکهي جاتي هی *

نام قطعه	تعداد باشندگان	رقبه بحساب میل مربع	آبادي في میل مربع
ایشیا ...	۶۵۰۰۰۰۰۰۰	۱۷۵۰۰۰۰۰	۳۷
یورپ ...	۲۷۰۰۰۰۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰	۷۳
افریقه ...	۱۰۰۰۰۰۰۰۰	۱۱۷۰۰۰۰۰	۹
امریکه ...	۶۰۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰	۴
اوشانیکا ...	۳۰۰۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	۸
میزان کل ...	۱۱۱۰۰۰۰۰۰۰	۵۱۴۰۰۰۰۰	اوسط ۲۶

ایک کي کثرت آبادي به نسبت دوسرے قطعه کے معلوم کرنے کے واسطے چاهیئے که اُسکي وسعت پر نظر کریں کیونکه اگر بلا لحاظ وسعت

صرف باشندوں پر خیال کیا جاوے تو ظاهر هی که قطعهٔ ایشیا به نسبت اور سب قطعات کے زیادہ تر آباد هی لیکن به نظر غور معلوم هوگا که در حقیقت اِسکي آبادي به لحاظ اِسکي وسعت کے به نسبت قطعه یورپ کے بهت کم هی کیونکه یورپ میں في میل مربع تهتر آدمي هیں اور ایشیا میں صرف سینتیس *

قطعهٔ ایشیا کا بیان

قطعه ایشیا کے سمت شمال میں بحر شمالي اور مشرق میں بحرالکاهل اور جنوب میں بحر هند اور مابین جنوب اور مغرب بحر قلزم اور خاکناے سوئیز اور بحر روم هیں یهه تمام قطعه بلحاظ کرہ زمین کے تمام نصف کرهٔ شمالي میں واقع هی حد شمالي اِسکي قطب شمالي کے قریب اور حد جنوبي خط استوا کے قریب تک هی *

کوہ اُرال خلیج کارہ سے جو قطعه یورپ اور ایشیا سے شمال کي طرف هی شروع هوکر جانب جنوب رود اُرال تک چلا گیا هی اور رود اُرال اِنتهاے کوہ اُرال سے شروع هوکر بحر کسپین میں که دامن کوہ قاف تک هی گرتا هی پس قطعه ایشیا کوہ اُرال اور رود اُرال سے بطرف مشرق اور قطعه یورپ کے جانب مغرب واقع هی اور کوہ قاف جو بحیرہ کسپین سے بحر اسود تک لنبا هی اور بحر اسود جو کوہ مذکور سے بحر روم تک هی قطعه ایشیا ان کے جنوب میں اور یورپ شمال میں واقع هی *

قطعهٔ ایشیا کي راهوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان

ایشیا کے مغرب اور شمال کے درمیان خلیج کارہ ۵۳ درجے پر اور اِنتهاے حد شمال میں راس سویرووستکنوئي اور مابین شمال اور مشرق کے راس مشرق ٦٦ درجے عرض شمالي میں اور ۱۶۹ درجے

طول غربي میں واقع هیں اور اِنتہاے حد جنوب میں راس روماینیا عرض شمالي ایک درجے اور طول شرقي ایک سو ساڑهے تین درجے پر اور هندوستان کے انتہاے جنوب میں راس کموڑن آٹهه درجے عرض شمالي اور ساڑهے ستتر درجے طول شرقي میں واقع هی اور مابین جنوب اور مغرب راس باب‌المندب عرض شمالي ساڑهے باره اور طول شرقي ساڑهے تینتالیس هی اور اِس قطعه کي انتہائے حد مغرب آبنائے ڈاردنلز ۴۰ درجے عرض شمالي اور سوا چهبیس درجے طول شرقي میں واقع هی یهه قطعه ذوا‌ربعة‌الاضلاع هی اور هر چهار زاویوں پر خلیج کاره اور راس مشرق اور راس کمبودیا اور خاکنائے سویز هیں ضلع شمالي اِسکا که بحر شمالي سے ملحق هی تخمیناً قریب تین هزار میل کے لنبا هی اور ضلع غربي تین هزار چهه سو میل اور باقي دو ضلع قریب پانچ پانچ هزار میل کے طویل هیں اِسکي حد جنوبي پر جزیره نمائے عرب اور هندوستان اور ملاکا اور حد شرقي پر جزیره نمائے کوریا اور کمشتکا هیں اور حد شمالي پر کوئي جزیره نما نہیں اور حد غربي پر صرف کوچک ایشیا هی جو بحر اسود اور بحر روم کے بیچ میں واقع هی اور اسکے هر چار طرف کي خلیجوں میں سے جنوب کي طرف خلیج فارس اور بحر عرب اور خلیج بنگال اور خلیج سیام اور سمت مشرق بحیره زرد جو هونگ هو کے نام سے مشہور هی اور بحر جاپان اور بحر اوخوتسک اور بطرف مغرب بحر قلزم جو اِس قطعه اور قطعه افریقه میں حائل هی اور بحیره یونان اور بحر اسود جو اِسي قطعه اور قطعه یورپ میں فاصل هی واقع هیں *

اور قطعه ایشیا کے نامور جزیروں میں سے شمال اور مشرق کي طرف سگهیلین اور جزائر جاپان اور انسے جنوب فور موسی اور جزائر فلي‌پائن اور اِس قطعه کي جانب جنوب سلي بیس اور بورنیو اور سماتره اور جاوه واقع هیں سواے اِنکے اور بہت چهوٹے بڑے جزیرے بهي هیں اور انسے

مغرب کي طرف صرف جزیره سیلان قابل‌الذکر هی جو که هندوستان سے قریب هی *

قطعه ایشیا کي سطحوں کے اقسام طبعي کا بیان

وسط ایشیا نہایت بلند اور وسیع میزانه وار هی جسکے شمال میں کوه التائي اور جنوب میں کوه هندوکش اور هماله اور کوه سانگ تهیانگ اور مغرب میں کوه بلور تاغ اور ترک‌تو اور کوه الاک اور مشرق میں کوه پیشان واقع هی بلندي اِس قطعه زمین کي عموداً که اکثر ناهموار هی کہیں چار هزار سے دس هزار فت تک بلکه کہیں پندره هزار فت تک هی رقبه اِسکا ساتهه لاکهه میل مربع هی اِس زمین میزانه وار کے اکثر بلند قطعات پر برف جما رهتا هی اِسي باعث قطعه ایشیا کے جنوبي ممالک جیسے چین اور برهما اور هندوستان اگرچه اقالیم حاره میں واقع هیں لیکن اُس طرف کي سرد هوا کے باعث جو ایام صیف میں اُس طرف سے آتي هی کسي قدر معتدل هوجاتي هیں که جس سے انسان آرام پاتے هیں جتنے ممالک که اِس قطعه متوسطه سے جنوب اور مغرب کي طرف واقع هیں چنانچه عرب اور فارس اور بلوچستان اور هندوستان حد قطعه مذکور سے لیکر سمندر تک مائل به نشیب هیں علی‌هذا القیاس برهما اور سیام اور انام اور چین بهي که جو مابین جنوب اور مشرق هیں اور ایسے هي وه ممالک جو بطرف شمال هیں دامن سلسله کوه التائي سے لیکر بحر شمالي تک مائل به نشیب هیں اور اسکے مغرب کي طرف دامن کوههاے بلورتاغ اور الاک سے بحر اُرال اور بحر خضر یعني کسپین کي طرف هیں اِن هر چار طرف کي نشیبوں میں کئي بڑي بڑي مشهور ندیاں جاري هیں چنانچه دامن کوه التائي سے سمت شمال رودلینا اور ین‌نسي اور اوبي بحر شمالي میں جاکر گرتي هیں اور جنوب کي طرف سے رودآمور اور هوتنگ‌هو اور ینگ‌سي‌کیانگ اور ترنگ‌چنگ‌کیانگ مشرق کے نشیب سے گذر کر بحرالکاهل میں دکهن کي نشیب میں سے

رودکمبوڈیا اور ایراودي اور گنگا اور سندہ اور دجلہ اور فرات بہہ کر بحر هند میں اور مغرب کي طرف سے رود سیر یعني سیحون اور عمو یعني جیحون بحر اُرال میں گرتي هیں *

قطعہ ایشیا کے کوهستان میں هر ایک قسم کے جواهرات اور فلزات یعني دهاتیں بکثرت دستیاب هوتي هیں چنانچہ هیرا یاقوت لعل نیلم عقیق یشب وغیرہ اور سونا اور چاندي اور لوها اور تانبا اور سیسہ اور قلعي اور پارہ وغیرہ اور کوہ هاے همالہ میں بعض جانور کہ وے پتھر کے هوگئے هیں اور دامن کوہ التائي کي نشیبوں میں کہ جو سولہہ هزار سے اتھارہ هزار فٹ تک بلند هی کئي طرح کے عظیم الجثہ عجیب الخلقت جانور چنانچہ پشمدار هاتهي اور گینڈا وغیرہ علاوہ اِنکے اور بہت بڑے بڑے جانور کہ جو في زماننا عدیم الوجود هیں مردہ دیکھنے میں آئے لیکن اب تک اُنکے وجود بباعث برف کے ویسے هي سلامت هیں *

قطعہ ایشیا کي مملکت اور سیاست مدني کا بیان

تمام قطعہ ایشیا آتھہ قطعوں میں منقسم هی اول سبیریا جو دامن کوہ التائي سے لیکر بحر شمالي تک اور دامن کوہ اُرال سے لیکر حدود بحرالکاهل تک وسیع هی اِسمیں سے روداوبي اور ینِنسي اور لینا نکلکر بحر شمالي میں گرتي هیں *

دوسرا قطعہ متوسطہ میزانہ وار یعني چیني تاتار کہ بحر اُرال اور کسپین کے قریب سے لیکر بحر جاپان اور خلیج تاتار تک وسیع هی یہہ قطعہ تین ملکوں میں منقسم هی سمت مغرب تاتار خاص جو متصل بحیرہ اُرال کے هی حکومت اِس ملک کي بالاستقلال هی اور بطرف مشرق حصہ غربیہ مشهور بنام منصوریہ جو حدود چین سے متصل هی اور اِن دونوں کے بیچ میں مغلیہ هی *

تیسرا قطعہ ایران یعني فارس جو تاتار خاص سے بطرف جنوب واقع هی یہہ مملکت رود سندہ سے لیکر رود دجلہ تک اور شمالاً کوہ البرز

اور کوهستان پروپامیشن سے لیکر خلیج فارس اور بحر عرب تک وسیع هی *

چوتها تبت جو تاتار مغلیه سے جنوباً کوہ لگام تک هی *

پانچواں قطعه هندوستان جو کوہ همالہ کے دامن جنوبیه سے تا بحر هند اور رود سندہ سے تا برمپتر واقع هی *

چهٹا چین جو تاتار منصوریه سے جنوباً مابین تبت کے مشرق سے لیکر تا بحرالکاهل چلا گیا هی اسمیں سے رود هوئنگ‌هو اور ینگ‌سی‌کیانگ اور تونگ‌چنگ‌کیانگ نکل کر بحر مذکور میں گرتي هیں *

ساتواں وہ قطعه جو چین اور هندوستان کے درمیان واقع هی کئي ملکوں پر مشتمل هی انام اور تون‌کین آسام اور سیام اور لاؤ اور ملاکا اور برهما ملک ملاکا خط اِستوا کے قریب تک چلا گیا هی اِن ملکوں میں سے رودکمبودیا اور مائي‌کوئي اور ایراودي نکل کر جنوب کي طرف بہتي هوئیں بحر چین اور خلیج بنگال میں ملي هیں *

آٹھواں قطعه ایشیاء غربي یهه بهي کئي ملکوں میں شامل هی کوہ قاف اور کوہ طوروس کے درمیان ملک ارمن اور اِس سے مشرق کي طرف مائل به جنوب ملک شام که بحیرہ روم کے شرقاً واقع هی اور دجله سے لیکر ملک شام تک ملک عرب جو شام سے جانب جنوب واقع هی یهه ملک بطور جزیرہ نما کے هی یعني تین طرف سے بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز اور بحیرہ روم محیط هی *

قطعه ایشیا کے فرماں رواے و مذاهب کا بیان

قطعه ایشیا کے قطعات مرقوم‌الصدر کئي حکومتوں میں منقسم هیں ملک سبیریا اور وہ ملک جو کوہ قاف سے متصل هیں شاہ روس کے ماتحت هیں اور قطعه مغلیه تاتار ملوک‌الطوائف هی باشندے اُسکے بباعث قلت پاني کے کشتکاري نہیں کرتے اکثر خانه‌بدوش هوتے هیں گاے بیل بکري اُونت وغیرہ چراکر اپني اوقات بسر کرتے هیں مگر

باوجود اِس بات کے بھي تمام قطعہ ایشیا میں کوئي ایسي قوم نہیں ھی
کہ جسپر اطلاق وحشي کا کیا جاوے جیسے کہ بعض ساکنان جزیرہ مطلق
وحشي ھیں اور ممالک چین اور تبت اور کچھہ قطعہ منصوریہ شاہ چین کے
ماتحت ھی لیکن چونکہ اِس مملکت میں بہت خلل واقع ھیں اور
باشندے بکثرت چنانچہ تخمینہ حکما سے معلوم ہوا کہ تمامي ساکنان
روے زمین کے ایک ثلث شاہ چین کے تابع ھیں اِس سبب سے اطاعت
اُن کے نوکروں کي بطرف شاہ چین براے نام ھی *

اور ھندوستان شاہ گریٹ برٹن یعني شاہ اِنگلستان کے ماتحت ھی
اور تمامي ایشیاے غربي میں خطبہ اور سکہ بنام سلطان روم ھی *

مور خاں متقدمین کي کتب تواریخ کے مطالعہ سے یہہ بات ثابت
ھوتي ھی کہ علم و ھنر و طرز حکومت و آئین دین و رسم و لیاقت اور
وہ باتیں جو بني نوع انسان سے درباب تمدن و اسباب معیشت متعلق
ھیں قطعہ ایشیا کے باشندوں سے دوسرے قطعات کے باشندوں یعني اھل یورپ
اور افریقہ اور امریکہ نے سیکھي ھیں اور ابتدا اِن سب باتوں کي یہیں سے
ھوئي ھی چنانچہ ابتداے پادشاھي کي مملکت ایران ونینوا یعني نمرود
اور بابل سے ھوئي ھی اب کچھہ عرصہ سے بباعث لڑائیوں اور تجربہ کاریوں
کے امورات مالي اور ملکي میں بہ نسبت اَور قطعات کے باشندوں کے
اھل فرنگستان کو زیادہ تر دخل ھوگیا ھی اور ابتداے دین مسیحي ارض
فلسطین یعني بیت المقدس سے ھوئي ھی اب کئي سو برس سے فرنگستان
میں زیادہ شائع ھی اور دین محمدي کي اِبتدا عرب مکہ مدینہ سے اب
في زماننا تمام ملک عرب اور روم اور ایران اور ترکستان اور فارس اور
کچھہ ھندوستان میں وہ مذھب شائع ھی اور دین وثنہ یعني بت پرستي
کي اِبتدا جو برھما بشن مہیش کي پرستش کرتے ھیں ھندوستان سے ھی
اور اِسي میں زیادہ تر شائع ھی اور چیني تاتار اور آنام اور سیام اور برھما
کے لوگ بودہ اور اُسکے پوجاري لامہ کي پوجا کرتے ھیں جسکا مندر لاسہ
میں ھی *

جدول نام ممالک اور دارالسلطنت تمامي قطعۂ ایشیا و حال حکومت ھر ایک ملک کي

نام ملک	دارالامارة	ماتحت	نام ملک	دارالامارة	ماتحت
سبیریا	استرخان و توبولسک	شاہ روس	عرب	مکہ و سنہ و مسقط و رید	سلطان روم
گرگس و گرجستان	تفلیس	ایضا	پارس	طہران و اسفہان و شیراز	شاہ ایران
ترکستان	بخارا و سمرقند	*	افغانستان	کابل و قندھار	امیر کابل
چیني تاتار یعني منصوریہ	کاشغر	فغفور یعني شاہ چین	ھندوستان	کلکتہ مندراس بمبئي الہاباد لاھور لکھنؤ دھلي پونا سورت	شاہ گریت برتن
تبت	لاسہ لي لداخ	لامہ بزرگ	برھما	آوا منڈلي	شاہ برھما
کوچک ایشیا یعني برانا ضول	اسمرنا برسہ	قیصر یعني سلطان روم	سیام	بانکوک و یوثیا	شاہ سیام
ارمن	ارض روم	ایضا	آنام و تون کین	ھوئیفو و کیثو و سائیگون	لہ
دیار بکر و گردستان	دیاربکر و موصول و بطلس	ایضا	چین	پےکن و نانکن و کانٹون	فغفور چین
عراق عرب	بصرہ و بغداد	ایضا	جاپان	نگرساکي و یدو و میاکو	لہ
شام	حلب و دمشق و بیروت	ایضا	مجموعۃ الجزائر	بٹاویہ سنگاپور امنلا	*
فلسطین	بیت المقدس	ایضا	*	*	*

پس بلحاظ منقسم ہونے قطعہ ایشیا کے آتھہ قطعوں میں اِس مقالہ کو بھي آتھہ فصلوں میں منقسم کیا *

فصل اول

بیان ممالک ماتحت مسکوب یعني شاہ روس

قطعہ ایشیا میں سے جسقدر کہ شاہ روس یعني مسکوب کے ماتحت ہی دو قطعوں میں منقسم ہی ایک سبیریا اور دوسرا وہ قطعہ جو کوہ قاف اور بحیرہ کسپین کي جانب جنوب واقع ہی *

قطعہ سبیریا کوہ اُرال اور رود اُرال کي حد شرقي سے بحرالکاهل تک اور دامن کوہ التائي سے بحر شمالي تک وسیع ہی طول اس کا حد مشرق سے حد مغرب تک تخمیناً چار ہزار میل اور اوسط اِسکے عرض کا حد جنوب سے حد شمال تک تخمیناً ایک ہزار میل ہی *

یہہ قطعہ بھي دو صوبوں میں منقسم ہی ایک شرقي دوسرا غربي صوبہ شرقي کا دارالخلافت توبولسک اور صوبہ غربي کا ارکتسک ہی عرصہ دو برس سے یہہ قطعہ شاہ روس کے قبضہ میں ہی اور وجہہ تسمیہ اِس قطعہ کي یہہ ہی کہ سبیریا ایک شہر ہی قدیم شہر توبولسک کے قریب تاتاریوں نے اُس کو آباد کیا تھا في زماننا ویران ہی پس یہہ قطعہ اُسي کے نام سے نامزد ہی اصلي باشندے اِس کے تاتاري ہیں اور یہہ کئي قومیں ہیں ازانجملہ ایک قوم سیموے دي ہی اور یہہ اُس قطعہ میں رهتي ہی جو کوهستان سائي‌لینک سے لیکر رودینسي کے مہانہ تک اور اُس مہانہ سے غرباً رود اوبي اور جنوباً رود تنگوسکا تک جو رود ینسي میں جاکر گرتي ہی واقع ہی اور دوسري تنگوس جو قطعہ مذکور سے مشرق کیطرف تنگوسکا سے لیکر رود لینا کے مہانہ تک اور اُس مہانہ سے بحیرہ اوخوتسک ہی رهتي ہی اور فرقہ منصوریہ بھي اِسي قوم میں سے ہی شاہ چین کا بھي خاندان قوم منصوریہ میں سے ہی اور

ایک قوم کمشت تھال هی جو قوم منصوریه سے گوشه شمال اور مشرق کي طرف رهتي هی اُس قطعه کا نام جسمیں یهه قوم رهتي هی اِسي کے نام کے سبب سے کمشتکا رکھا گیا چونکه یهه قومیں قطعه امریکه کے گوشه شمالي سے متصل هیں پس یهه اُس گوشه مذکور کي قوم سے جو اِسکیمو کے نام سے مشهور هی باهم قرابت رکھتي هیں بلکه زبان اور وضع بھي اُن کي ایک هی *

سبیریا کے حصه جنوبي کے باشندے بعضے اصل تاتاري هیں اور بعض قوم اسکیمو سے ملے هوئے هیں اور شهر کے باشندے قوم قزاق اور روسیوں سے ملے هوئے هیں اور ایک قوم فن هی جو دامن کوه اُرال کے اوتر طرف شمال اور مغرب کے گوشه میں رهتي هی ان سب قوم کے لوگوں کي چھوٹي آنکھیں چوڑے مونهه پسته قد مثل مغل اور قوم منصوریه کے هوتے هیں *

اِس وسیع قطعه کے بڑے بڑے پهاڑوں میں سے سمت مغرب اُرال اور جانب جنوب سلسله کوه هاے التائي جسکے نام بحسب مقام مختلف هیں اور وسط سبیریا میں کوه هاے بیکال کے جو جھیل بیکال سے متصل هی اور اوتر طرف جاکر رود ینسي اور لینا کے بیچ میں حائل هوا هی اور کوئي پهاڑ بهت بلند نهیں هی *

کوه التائي کے مشرق کي طرف سے ایک شاخ نکلکر اوتر طرف رود لینا سے قریب چلي گئي هی اور اُس میں سے بھي ایک اور شاخ پھوٹ کر کمشتکا میں سے هوکر گذري هی بباعث اطراف شمالي میں واقع هونے کے اکثر ان پهاڑوں پر برف جما رهتا هی اور کمشتکا کے اُنهیں بعض پهاڑوں میں سے شعلے بھي نکلتے هیں سواے ان پهاڑوں کے اِس قطعه میں قطعات میزانه وار بھي بهت هیں اُن میں سے بعض قطعه کي زمین سیر حاصل هی اور بعض کي شور جس میں نمکین جھیلیں هیں که اُن میں سے لوگ نمک نکالکر تجارت کے واسطے لیجاتے هیں *

قطعہ سیبیریا کي تمام رودیں اوتر طرف بہتي هیں اُن میں سے بڑي اور مشہور رودیں اوبي اور ینسي اور لینا هیں سوا اُن کے اور چھوٹي چھوٹي بیشمار هیں خصوصاً اوبي اور ینسي کے بیچ میں تار اور ینسي اور لینا کے درمیان رود پیازمه اور انه باره اور اونسک هیں اور لینا سے مشرق طرف یانه اور آنڈي گرکه اور کولیما اور انادر هیں که یہه سب پورب طرف بہکر بحرالکاهل میں گرتي هیں روداوبي دو رودوں سے مجتمع هی ایک کا اوبي اور دوسرے کا نام ایرتش هی یہه دونوں ملکر چودہ درجے عرض تک بہکر بحر شمالي میں گرتي هی اِس کے منصب کا نام بحیرہ اوبي هی ایرتش میں بھي پچھم اور دکھن کي طرف بہت سي ندیئیں آکر ملي هیں خصوصاً گوشه مغرب اور جنوب کي طرف سے توبول اسمیں آکر ملي هی جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد هی جو اِسي رود کے سبب سے اِس نام سے موسوم هی رود ینسي میں بھي جو قطعہ متوسطه میزانه وار یعني تاتار میں سے نکلي هی کئي ندیئیں مغرب کي طرف سے آکر ملي هیں اولاً جھیل بیکال میں گرکر بعدہ ینسي میں جاکر ملتي هیں یہه رود بھي مائل به شمال بہتي هی اور مہانه اوبي سے مشرق طرف دو سو میل کے فاصله پر بحر شمالي میں گرتي هی رود لینا رود ینسي سے بھي بہت مشرق طرف هی اور یہه اُن پہاڑوں سے نکلي هی جو جھیل بیکال کے جنوب اور مغرب کي طرف واقع هیں پس اُن میں سے دو ندیاں نکلکر جھیل کے گرد چکر کھاکر دونوں طرف جھیل کے مائل به شمال تین سو میل تک بہکر باهم ملتي هیں بعدہ مشرق کي طرف ساڑھے پانسو میل بہکر اُس سلسله پہاڑ کے باعث جو اُس کے قریب هی اوتر طرف بہکر بحر شمالي میں جاکر گرتي هی *

جھیلیں اِس قطعہ میں بہت هیں بعضي میٹھي اور بعضي کھاري میٹھي میں سے وہ جھیل جو بعد کسپین اور اُرال کے تمام روئے زمین کي جھیلوں سے بڑي هی جھیل بیکال هی جو تخمیناً ۳۶۰ میل طول

میں اور ۳۰ سے ۵۰ تک عریض ہی پانی اس کا میٹھا اور صاف
عمق اس کا بعض مقام پر تخمیناً بارہ سو فٹ ہی پانی اس کا برف
باری کے باعث ابتداء ماہ نومبر سے لغایت مئی منجمد رہتا ہی
پہاڑوں کی طرف سے جو ہوا کہ آہستہ چلکر اُس میں طمانچہ مارتی ہی
تو بڑی بڑی موجیں اُٹھتی ہیں اور جو زور سے چلتی ہی تو بباعث
ہوا کے دباؤ کے موج نہیں اُٹھتی کہتے ہیں کہ اُس کے اندر سے ایک
ایسا جوش اُٹھتا ہی کہ بظاہر اوپر سے پانی برابر معلوم ہوتا ہی لیکن
جہاز کو نیچے سے صدمہ پہنچتا ہی جو مچھلیاں کہ بحر شمالی میں
پیدا ہوتی ہیں وہ اس میں بھی ہیں چنانچہ ایک قسم کی بڑی
مچھلی کہ مونہہ اُس کا بصورت اِنسان ہوتا ہی جسے انگریزی میں
سیل کہتے ہیں اِس جھیل میں پائی جاتی ہی *

ملک سیبیریا کی ہوا نہایت سرد ہی اِس سبب سے کہ اُتر کی
طرف بحر شمالی کی ہوا کو بباعث نہونے پہاڑوں کے کچھہ آڑ نہیں ہی
موسم سرما نو دس مہینے تک رہتا ہی بلکہ اُن قطعات میں جو بحیرہ
بیکال اور رود ینیسی سے مشرق کی طرف ہیں کشتکاری نہیں ہوتی
پر اُن اطراف میں اگرچہ موسم گرما کم ہوتا ہی لیکن گرمی بہت شدت
کی ہوتی ہی اِسی سبب سے نباتات اسقدر بہت جلد نشو و نما پاتے
ہیں کہ گویا دیکھتے دیکھتے نظر کے سامنے بڑھتے ہیں اور برف اِسقدر پڑتا
ہی کہ باوجود شدت گرمی کے دوتین فٹ سے زیادہ نیچے نہیں پگلتا
ویسا ہی منجمد رہتا ہی بلکہ بباعث شدت سردی زمین کے بعضی
نہروں میں نیچے کا پانی پہلے بعدہ اوپر کا جمتا ہی اور اِس ملک میں
رات کو کبھی کبھی ایسا اوجالا ہوجاتا ہی کہ رات کا دن معلوم ہوتا ہی
اُسکو صبح شمالی کہتے ہیں *

سیبیریا کے حیوانات کا بیان

وہ جانور جو ملک گرم سیر میں ہوتے ہیں اِس ملک کی نشیبوں
میں بھی رود لینا کے متصل بہتسے مردہ دیکھنے میں آئے لیکن تمام

جسم اُن کے بباعث یخ کے سلامت پائے سنکھہ اور سیپ بھي یہاں ہوتے
ہیں لینا ندي کے مہانہ پر هاتھي اور گینڈے کي هڈیاں اِس کثرت سے پائي
جاتي ہیں کہ اُن کي هڈیوں سے بڑے بڑے جزیرے بن گئے ہیں قیاس سے
معلوم ہوتا هی کہ یہہ ندیوں کے سیلاب کے باعث ملک گرم سیر سے بہہ
کر یہاں آجاتے ہیں جبال اُرال اور بحر منجمد کے کناروں پر جنگلي
بلي اور سمور جنکے پوستین خاص اُس هي ملک میں سو روپیہ سے کم
قیمت میں نہیں ہوتے اور سنجاب اور کالي لومڑي جسکا پوستین
ڈیڑہ هزار سے زیادہ قیمتي ہوتا هی اور اطراف شمالي میں بارہ سنگھا
جسکو انگریزي میں اِلک کہتے ہیں تمام قطعہ سیبیریا میں بلکہ ٦٥
درجے عرض شمالي میں بہت ہوتے ہیں چونکہ گھوڑے اور بیلوں سے
بہ سبب برف کے کام کم لیاجاتا هی اِس باعث اِس ملک میں کتوں اور
بارہ سنگوں کو بے پہیہ کي گاڑي میں جوت کر برف پر گھسیٹا کر چلاتے ہیں
اور بیل اور گھوڑے وغیرہ جو کام کے جانور ہیں اگر روس کے ملک سے
اِس ملک میں لاتے ہیں تو بعد دو تین نسل کے قد و قامت اُنکا چھوٹا
لیکن زور زیادہ ہوتا جاتا هی اور اطراف جنوبي میں اونٹ بھي ہوتے
ہیں بحر شمالي میں مچھلیاں کئي قسم کي ہوتي ہیں ازانجملہ ایک
ڈالفین هی منہہ اُسکا سوئر کے منہہ کي مانند ہوتا هی اِسي سبب سے
اُسکو فارسي میں خوک ماهي اور هندي میں سوس کہتے ہیں اور
یوناني اطباؤں نے لکھا هی کہ وہ مچھلي بھري ہوئي مشک کي مانند
ہوتي هی اور آدمي سے نہایت محبت رکھتي هی کہ ڈوبے ہوئے کو بھي
قعر دریا سے کنارے پر لے آتي هی لیکن یہہ بات بعد تحقیقات کے ثابت
نہوئي اور دریائي بچھڑے جسکو انگریزي میں سیل کہتے ہیں منہہ اُسکا
اِنسان کے چہرہ کي مانند ہوتا هی چربي کا اسکے تیل اور چمڑے کي
بباعث مضبوطي کے جلدیں بناتے ہیں اور دریائي بھیڑیئے اور گھوڑے
کمشتکا میں ہوتے ہیں اِس ملک میں دریائي ہرنہ بھي کئي قسم کے

ہوتے ہیں چنانچہ بطک مرغابي جل مرغي صحرائي مرغي اور چکور مگر شہد کي مکھي اِس ملک میں نہیں ہوتي البتہ سانپ اور بچھو اور مچھر وغیرہ بہت ہیں اور اسکي نہروں میں بھي کئي قسم کي مچھلیاں ہیں بعض جگہوں میں بڑي بڑي ہڈیاں ہاتھي کیسي ملیں حالانکہ وہاں ہاتھي نہیں ہی مگر اُن ہڈیوں کي موٹائي سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانور اِس زمانہ کے ہاتھي سے بھي بڑا ہوگا *

سبیریا کے نباتات کا بیان

نباتات اِس قطعہ میں بہت کم ہیں کیونکہ بہ سبب شدت برف کے بجز قوي درخت کے پیدا نہیں ہوتا پس بلوط فندق وغیرہ اطراف جنوبیہ میں اور چلغوزہ اور چانول ٦٠ درجے عرض شمالي تک پیدا ہوتے ہیں اور نہروں کے کناروں پر حور اور بید کے درخت اور بعضي جگہوں میں آلو بخارے جنگلي ہوتے ہیں اور وسط اطراف جنوبیہ میں اَور غلہ سواے گیہوں کے بہت پیدا ہوتا ہی اور بھنگ اور السي عرض شمالي کے ٥٥ درجے تک پیدا ہوتي ہی اور معلوم ہوا کہ سبیریا کي تین خمس زمین مطلق زراعت کے قابل نہیں مگر بباعث فلزات کي کانوں اور عمدہ پتھروں اور جواہرات کے زرریز اور معمور ہی چنانچہ زبرجد اور الماس اور بلانین اور حجرالفتیلہ ایک قسم کا پتھر ہی زرد رنگ کا جب اُسکو کوٹتے ہیں تو مانند روئي کے ہو جاتا ہی اُس کي بتي بناکر چراغ میں جلاتے ہیں اِسي سبب اُس کو حجرالفتیلہ کہتے ہیں جبال اور بلور اور لاجورد، جبال التائي میں اور جواکھار اور شورہ اُسکي زمین اُفتادہ میں بہت ملتا ہی اور سونا چاندي لوہا چمک پتھر تانبا جست ہرتال وغیرہ کي کانیں کئي جگہہ ہیں مگر جیسا کہ اِس قطعہ سبیریا کے شہروں کے حال سننے سے گمان ہوتا تھا ویسي واقع میں صناعي نہیں ہی البتہ شہر کتیرنبرگ میں سنعت لوہا پگلانے کي ایسي ہی کہ کہیں نہوگي شہر مذکور میں لوہے

کے ہتھیار اور اوزار اکثر بنتے ہیں اور شہر تلمنیسک میں بلور اور اون اور پشمینہ اور کتان کے کارخانے ہیں اور شہر کاشان میں باروت بنانے کے اور شہر ایلتسکی میں نمک طعام بنانے کے کہ جو اُسکے قریب کے کھاری بحیروں سے بناتے ہیں کارخانے ہیں اکثر سوداگران شہروں کے خشکی کی راہ اُن مسافت دور و دراز کو جو مابین اِس ملک کے شہروں کے ہی اور حدود چین سے شہر توبولسک اور استرخان تک واقع ہی بذریعہ قافلوں کے طی کرتے ہیں *

اشیاے تجارت وہاں کی پوستین چمڑے چار پائے اور چربی ہی سوداگر وہاں سے چین کو اشیاے معدنی اور پشمینہ اور شورہ اور غلہ اور چار پائے لیجاتے ہیں اور چین سے چاء حریر روئی چینی کے برتن ریوند چینی اور مشک اور اور دوائیں لاتے ہیں *

قطعہ سبیریا کی سیاست مدنی کا بیان

اِس ملک کے شہروں کا ذکر بہ ترتیب اُن نہروں کے کہ یہہ شہر اُن کے کناروں پر آباد ہیں لکھا جاتا ہی *

اُن نہروں میں سے ایک نہر اوبی ہی جسمیں نہر ایرتش آکر ملی ہی جس میں مغرب کی طرف سے نہر توبال آکر ملی ہی جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد ہی بلکہ یہہ بباعث واقع ہونے نہر توبال کے کنارے پر اِس نام سے موسوم ہی یہہ دونوں ندیاں ایام بارش میں اِسقدر پور آتی ہیں کہ شہر سے تیرہ چودہ میل تک پانی ہی پانی ہوجاتا ہی اور تمام ضلع بحیرہ کی مانند نظر آتا ہی اُن دنوں میں لوگ بہ سواری کشتی سفر کرتے ہیں مگر بباعث اِن ندیوں کے تجارت اِس شہر میں بہت ہوتی ہی اور سوداگر روس اور چین کے براہ تری یہاں آتے ہیں اِسی باعث اشیائے فرنگستانی روس اور چین جیسے شراب انگوری فرانس کی اور کتابیں اور ہتھیار وغیرہ مثل قطعہ یورپ کی کثرت سے ملتے ہیں کثرت

تجارت کے باعث اِس شہر میں سوداگر بہت بستے ہیں اُس کے اطراف کے باشندے تاتاری ہیں آب و ہوا یہاں کی سرد اور صاف اور چونکہ سردی زیادہ ہوتی ہی اِس سبب سے مکانات یہاں کے اِس قطع کے بناتے ہیں کہ اُس میں باہر سے ہوا کم آئے *

یہہ شہر قطعہ سیبریا کے اَوْر تمام شہروں سے بڑا ہی ایک بلند مہزانہ وار تیلہ پر آباد ہی گرد اُسکے شہر پناہ گنبد اور منارہ وغیرہ اسمیں بہت ہیں کہ مسافروں کو دور سے خوشنما نظر آتے ہیں مکانات بعض لکڑی کے اور بعض سنگین خوش وضع بلکہ بباعث کثرت آبادی کے کل مکانات سیدھے قطار در قطار بطور لین کے بنے ہوئے ہیں باشندے اس کے تخمیناً بیس ہزار کے قریب ہیں یہہ تمام ضلع بباعث اِس شہر کے قطعہ توبولسک کے نام سے مشہور ہی *

دوسرا شہر تسک ہی جو نہر اوبی کے کنارے پر تھرتوم اور ایرتش کے سنگم کے قریب آباد ہی اِسمیں بھی تجارت بہت ہوتی ہی عجب نہیں کہ چند روز میں توبولسک کے برابر ہوجاوے اور دارالسلطنت بھی یہی مقرر ہو روسی تاتاری بخارائی اور قلماقی تجاروں سے آباد ہی باشندے اِسکے قریب تیرہ ہزار کے ہیں اِسمیں ایک مدرسہ لشکری اَوْر کئی مدرسے ہیں کہ اُنمیں کئی علم پڑھائے جاتے تھے لیکن اب اُنمیں نہ کوئی معلم ہی نہ طالب علم *

تیسرا شہر ینیسی ایسک ہی جو نہر ینیسی پر آباد ہی اُتنے درجے عرض پر جتنے پر کہ شہر توبولسک ہی اِسمیں بھی تجارت بہت کثرت سے ہوتی ہی لیکن بباعث اہل شہر کی بد معاملگی اور بد مستی کے ترقی نہیں پاتی باشندے قریب سولہہ ہزار کے ہیں اِس شہر سے تھوڑی دور پر انگارہ ندی ینیسی میں آکر ملی ہی اُسیکے کنارہ پر بحیرہ بیکال کے قریب شہر ایرکتسک آباد ہی باشندے اِسکے قریب چوبیس ہزار کے ہیں اور یہہ شہر اُس زمین مہزانہ وار پر آباد ہی جو بہ نسبت سطح

بحر اوقیانوس کے بارہ سو فٹ بلند هی اِسکے اطراف کي زمین نهایت
سیر حاصل اور سرسبز اور شاداب هی اور یهه بحیرہ بیکال سے تیس میل
دور هی اور بلحاظ کثرت اهل حرفه یهه توبولسک کے یهه دوسرا شهر هی
اِسکے گرد شهر پناہ بیچ میں ایک قلعه شهر کے اندر سیدهي سڑک خوش
قطع بنی هوئي هی مکانات لکڑي کے اور تیس کلیسے یعني گرجا هیں
اُنمیں بارہ سنگین هیں اهل فرنگ اِسمیں بهت رهتے هیں اِنهیں کے باعث
اُنکي عملداري اور راہ و رسم نے آس پاس کے ملکوں میں زیادہ تر رواج
پایا هی اِسمیں سوداگروں کا ایک چوک بڑي هی چونکه یهه شهر حدود
چیني تاتار کے قریب واقع هی یهاں کے باشندوں کا اسباب خانگي اکثر
چین کے کاریگروں کے هاتهه کے بنے هوئے هیں بلکه عورت و مرد یهاں کے
چیني کپڑہ سوتي خصوصاً ریشمي بهت پهنتے هیں اور بباعث قرب
چین کے باشندے اِسکے چاء بهي بهت پیتے هیں کشتکاري اِسمیں بهت
هوتي هی آب و هوا یهاں کي به نسبت اور قطعه سیبیریا کے معتدل هی
اکثر یهاں کل سے بهت اشیا بنتي هیں اور یهاں ممالک چین اور بخارا
اور روس کي اشیاے تجارت لوگ بهت لاتے هیں اور اِسي قطعه کے
شهروں میں سے کیاختا ایک شهر هی جو سرحد چین پر واقع هی جسکو
بعضے مهاچین بهي کهتے هیں اور یهه شهر چیني اور مسکوبا یعني روس
کے تجاروں کي منڈي هی که اُنهوں نے اپنے اپنے محلے اور جگهه علحده
علحده مقرر کرلیئے هیں اور ایک قطعه اوخوتسک هی اور اِسمیں ایک
شهر هی اوخوتسک بلکه یهه قطعه اِسي شهر کے باعث اِس نام سے موسوم
هی اور شهر مذکور بندر هی بحیرہ اوخوتسک کے کنارہ پر آباد هی باشندے
اِسکے سولهه سو کے قریب هیں اور یهه قطعه مشهور اِس سبب سے هی
که اِسکے اطراف میں بڑے بڑے بن هیں که اُنمیں کشتي بنانے کے لایق
لکڑي بهت پیدا هوتي هی پس اسکي کشتیاں یهاں بهت بنتي هیں
اور اُنمیں اشیاے تجارت کمشتکا مثل پوستین وغیرہ بهر کر شمالي امریکه

کي طرف بهيجي جاتي هيں اور رودلينا کے آس گوشه پر جو مشرق کي طرف سے شمال کي طرف مورنے سے پيدا هوا هى شهر ياختسک آباد هى اور يهه شهر ايرکوتسک سے کسي قدر شمال کي طرف هى يهه تمام قطعه اِس شهر کے نام موسوم هى زمين يهاں کي کهاري سمور کے پوستين کي تجارت بهت هوتي هى باشندے اِسکے ياخوتي کهلاتے هيں خاص کر سموري پوستين کے خريد و فروخت کے واسطے ايک ميلا لگتا هى که جسميں چين اور فرنگستان کے سوداگر آ کر اشياے چيني اور فرنگستاني کے عوض سمور لے جاتے هيں باشندے اِسکے تخمينًا چار هزار هيں اور سبيريا کا ايک قطعه جزيره نما کمشتکا هى اصلي باشندے اِسکے سست اور غليظالطبع اور وحشي هوتے هيں حيوانات بري اور بحري کا که قطعه مذکور ميں بهت هيں شکار کر کے اپني اوقات بسر کرتے هيں اور کتوں کو برف پر گاڑي کهينچنا سکهلاتے هيں باشندے اِسکے دو هزار سات سو کے قريب هيں اُنميں سے باره سو کے قريب روسي هيں بباعث وحشي اور خانه بدوش هونے اصلي باشندوں اِسکے کے اِن لوگوں سے کوئي شهر آباد نهيں هى روسيوں نے اِسميں ايک شهر بنام پترو پولوس کے آباد کيا هى جسميں صرف روسي سات آٹهه سو کے قريب رهتے هيں *

خاص دارالخلافت مسکوب يعني شاه روس کے ملکوں کا بيان جو قطعه ايشيا ميں واقع هيں

مسکوب کے ملکوں کي حد شرقي آس قطعه زمين تک هى جو نهر اُرال اور بحيره خضر کے درميان واقع هى اور حد جنوبي بلاد عجم اور بلاد ترک جو ايشيا ميں هيں اور بحيره اسود اور حد غربي اور شمالي بحر اسود اور نهرولگا هى اور يهه چار قطعوں ميں منقسم هى کاشان اور اورنبرگ اور استرخان اور کوه قاف *

قطعه کاشان کو کازان بهي کهتے هيں سنه ۱۵۵۲ ع تک تاتاري سرداروں کے قبضه ميں تها بعده مسکوب نے لے ليا يهه قطعه نهر کوما اور

نہر ولگا کے کنارہ پر واقع ہی شہر کاشان اِس قطعہ کا مشہور شہر ہی جو نہر ولگا سے تین میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اس کے ساتھہ ہزار کے قریب ہیں ازانجملہ بارہ ہزار تاتاري ہیں شہر مذکور میں اکتالیس کلیسے اور چودہ تاتاري مندر ہیں ایک مدرسہ جامع مثل یونیورسٹي کے اور ایک مدرسہ متوسط مانند کالج کے بہت بلند اور خوش قطع بنا ہوا ہی خصوصاً ستون اس کے بہت خوشنما ہیں علاوہ اِن کے نو مدرسے لشکري ہیں جنمیں ساڑھے تین سو طالب علم ہیں ان مدرسوں میں یورپ کے لغات تعلیم کئي جاتے ہیں اور وہاں ایک مکان ہی جسمیں بحر خضر میں چلانے کے واسطے کشتیاں بناتے ہیں یہہ شہر پہاڑي پر آباد ہی اور اِس پہاڑي کي چوٹي پر ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہی یہاں بھي کل سے اکثر اشیا بنتي ہیں خصوصاً اُون کي زیادہ اور روئي اور چمڑے کا کام بھي وہاں بہت ہوتا ہی تاتاري یہاں کے مسلمان ہیں اور یہہ شہر پٹرسبرگ اور ارخانجل اور استرخان اور توبولسک اور موسکو اور اورنبرگ کي بڑي تجارت گاہ ہی اشیاے تجارت وہاں کے گیہوں شہد موم سجي صابون اور چمڑے اور گھوڑے ہیں اور اطراف شرقیہ اس کے میں ایک بڑا بن ہی جہاں کي لکڑي کشتیاں بنانے کے واسطے کام میں آتي ہی *

قطعہ اورنبرگ کا قصبہ اورنبرگ ہی جو نہر اُرال کے کنارے پر واقع ہی باشندے اس کے بیس ہزار کے قریب ہیں تاتاري ہر سال دس ہزار کے قریب گھوڑے اور چھہ لاکھہ بھیڑ اور بکریاں وغیرہ وہاں لیجاتے ہیں اور وہاں سے شہر بخارا اور ایشیا کے شہروں کي طرف قافلے جاتے ہیں اِس قطعہ کے شہروں میں سے اوفا ایک شہر ہی باشندے اُس کے چھہ ہزار ہیں اب وہ قطعہ اورنبرگ کا قصبہ ہی بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا تاتاریوں کے اب بھي اُس میں آثار قدیمہ ہیں جنپر عربي حروف بخط کوفي لکھے ہوئے ہیں *

قطعہ استرخاں کا قصبہ استرخان ہی اور وہ نہر ولگا کے ایک جزیرہ پر آباد ہی اور وہ جزیرہ نہر ولگا کے موہانہ سے پینتالیس میل دور ہی

اور اُس میں سوتي کپڑہ بننے اور رنگنے اور باروت بنانے اور نمک نکالنے کے لئے کار خانے ھیں باشندے اس کے پچاس ھزار کے قریب ھیں اشیاء تجارت وھاں کي مکري و دریائي گایوں کي کھالیں اور شراب اور گائیں اور مچھلیاں ھیں کہتے ھیں کہ ۲۷۰۰ کے قریب آدمي وھاں کے باشندوں میں سے مچھلي ھي پکڑا کرتے ھیں اور وہ روس اور بلاد عجم اور بخارا اور چین وغیرہ کي بڑي تجارت گاہ ھی زمین وھاں کي اگرچہ سیر حاصل نہیں ھی لیکن گیہوں اور تبغ یعني بڑي جوار اور شہتوت خوب پیدا ھوتے ھیں پھل وھاں کے نہایت مشتہي ھوتے ھیں اور نہروں کے کنارے اور نہر ولگا کے ٹاپوں میں چراگاھیں بہت ھیں باشندے اِس قطعہ کے روسي اور ارمن اور تاتاري اور قلماق اور قزاق اور ھنود اور گرج وغیرہ سب ایک لاکھ نوے ھزار کے قریب ھیں قزاق قلعوں میں رھتے ھیں اور قلماق اور تاتاري ھمیشہ سفر میں کوئي دارالاقامت اُن کي مقرر نہیں *

اِس قطعہ کي نہروں میں سے ایک نہر ولگا ھی جو اڑھائي ھزار میل طویل ھی دو ھزار میل تک اُس میں کشتیاں اور جہاز چلتے ھیں دوسري نہر اُرال جو ساڑھے چار سو میل لنبي ھی اور یہہ نہر اِس قطعہ اور قطعہ اورنبرگ میں فاصل ھی تیسري نہر کوما ھی لیکن یہہ چھوٹي سي ھی *

قطعہ کوہ قاف کو مسکوب نے تھوڑا تھوڑا اھل عجم اور ترکوں سے چھین لیا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۲۹ع میں مابین اُن تینوں دولتوں کے یہہ عہد و پیمان ھوا کہ مسکوب کي حد شہر استارا جو بحر خضر پر شہر اردبیل سے شمال شرقي کي طرف واقع ھی ھوئي اور وھاں سے شمال غربي کي طرف نہر رس تک اور پھر مجرے سے مخرج تک اور وھاں سے جانب شمال غربي پہاڑ کو قطع کرتي ھوئي اُس نہر تک جو نہر کور میں گرتي ھی پھر مجرے نہر سے ملتقے النہرین

تک اور وهاں سے مغرب کي طرف پهر کر نهرين کے مخرج تک جسکو ناتونابي کہتے هيں پهر مصب بحر اسود تک جو قلعه ماري نقولا کے قريب هي هوئي *

يهه قطعه بباعث جبال کوه قاف کے گرم سير هي ليکن هوا اور حالات به سبب شدت سردي کے کہ پهاڙوں ميں هوتي هي مختلف رهتے هيں اور بعضے پهاڙوں پر هر سال برف پڑتا هي جيسے کوه البرز جو سولہ هزار پانسو فٹ بلند هي ليکن اطراف جنوبيه اور جنگل اور ميدانوں کي هوا معتدل هي اور وهاں اقاليم معتدله کے غلے سب پيدا هوتے هيں *

يهه قطعه کئي بلاد مختلف ميں منقسم هي اول بلادالدرج يعني گرجستان جو جبال کوه قاف سے جانب جنوب واقع هي *

هوا وهاں کي معتدل يابس اور حالات اُس بلاد کے گيهوں چاول روئي اور بهنگ اور السي هيں اور بادام زرد آلو شفتالو بهي انجير انار انگور وهاں کے ميوے هيں پهاڑوں پر شاه بلوط اور چاول بهت پيدا هوتے هيں اور اُن پهاڑوں ميں تانبے رانگ اور لوهے کي کانيں بهي هيں کُور اور رس وهاں کي نهريں *

باشندے وهاں کے گرج ارمن ترک اور يهود سب قريب دو لاکهه تيس هزار کے هيں گرج بعضے مسلمان اور بعض مسيحائي کليساے روم اور کليساے ارمن کے مذهب پر هيں *

اِس ملک کے بڑے شهروں ميں سے شهر تفليس هي جو نهر کُور پر واقع هي اور يهه گرجستان کي دارالامارة هي *

باشندے اِس کے قريب تيس هزار کے اهل تفليس اور ايروان معه جميع علاقجات شاه ايران کے تابع تهے اب سنه ۱۸۲۹ ع سے مسکوب يعني شاه روس نے اپنے قبضه ميں کرليئے ابواسحق اصطخري نے کتاب‌الاقاليم ميں لکها هي کہ شهر تفليس نهايت آباد هي اور گرد اُسکے مٹي کي

شہر پناہ اور اُسکے تین دروازے ہیں اور طبریہ کے حمام کی مانند اُسمیں کئی حمام ہیں کہ جنمیں بغیر آگ کے پانی گرم ہوتا ہی *

بلاد ارمن کا سب سے بڑا شہر اران ہی باشندے اِسکے دس ہزار ہیں اُنمیں اکثر مسیحائی ہیں شہر بودع اور باب اور تفلیس بھی اِسکے مشہور شہروں میں سے ہیں *

دوسرا اُنمیں سے ایمیریتیا ہی حدود اربعہ اِس بلاد کی یہہ ہیں جانب شمال کوہ قاف اور بطرف مشرق بلادالکرج اور جانب جنوب بلادالترک اور بطرف مغرب بحراسود یہہ زمانہ قدیم میں بلاد خلجیس کا ایک ضلع تہا حاصلات اس کے وہ ہیں جو گرجستان میں مذکور ہوئے *

اکثر باشندے اِس کے جو قریب ایک لاکھہ پینسٹھہ ہزار کے ہیں گرجیوں کی نسل سے ہیں اِس بلاد کے شمال کی طرف کے پہاڑوں کے دامن میں ایک قبیلہ ہی عباسیہ جو نہایت مکار اور شریر ہیں ارمن اور ترکوں سے نمدے کالی لومڑی کے پوستین شہد موم بقس کی لکڑی کی تجارت کرکے گذر اوقات اپنی کرتے ہیں *

تیسرا بلاد چرکس ہی جو کوہ قاف سے شمال کی طرف واقع ہی اور اس میں کوبان ایک نہر ہی جو بحراسود میں گرتی ہی اور نہر ترک اور گوما دو نہریں ہیں کہ یہہ بحر خضر میں جاملتی ہیں باشندے اِس کے چار لاکھہ ستر ہزار کے قریب ہیں اور یہہ کئی فرقے ہیں ظاہرا مسکوب کے ماتحت ہیں لیکن درحقیقت وہ خود مستقل ہیں یعنی اپنی قوم کے سرداروں کی فرماں برداری کرتے ہیں اور بد ذاتی و مکر و خیانت میں کامل ہیں چار پائے اور گھوڑوں کے چرانے اور چوری و لوٹ مار کرنے پر آنکا گذر ہی اور ڈاکوؤں کی طرح گرجستان کے مرد اور عورتوں کو کہ نہایت حسینہ اور جمیلہ ہوتی ہیں پکڑ کر ترکوں کے ہاتھہ فروخت کرڈالتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی لڑکیوں کو بھی بیچ ڈالتے

هیں اور اِنمیں مثل مشہور هی که گهوڑا اچها کتا اچها باز اچها اگر یهه نهوں تو حظ زندگانی نهیں *

چوتها بلاد داغستان بحر خضر پر واقع هی باشندے اِس کے تخمیناً دو لاکهه هیں قوم چرگسیه اور ترکمان اور ارمن اور یهود وغیره سے *

وهاں کی بڑی نهروں میں سے نهر سمور هی اور مشہور شہروں میں سے شہر دربند جو بحر خضر کے کناره اور بلاد شروان کی سرحد پر واقع هی حد شمالی اِسکی داغستان اور حد شرقی بحر خضر اور حد جنوبی قطعه گیلان اور آذر بائیجان جو عجم کی مملکت میں سے هی اور حد غربی گرجستان هی اور اُسمیں نهر گور پچهم سے پورب طرف بہتی هی باشندے وهاں کے مجوسی یعنی آتش پرست اور ارمن اور ترکمان اور یهود سب قریب ایک لاکهه بیس هزار کے هیں *

اشیاے تجارت اِس قطعه کی شراب زعفران افیون نفط مچهلی هیں اور اُسکا شهر قدیم باکو هی جسمیں اشیاے مذکوره علی‌الخصوص نفط کی تجارت بہت هوتی هی هند اور فارس کے مجوس اُسکو شهر مقدس جانتے هیں اور اُسکی زیارت کو جاتے هیں اِس واسطے که وهاں نفط کے فوارے هیں جو خود بخود به سبب دهنیت کے جلتے رهتے هیں اِس قدر که روے زمین دور دور تک اُسکی روشنی سے روشن هوجاتی هی اصلی باشندے اِس قطعه کے حسن صورت میں مشہور هیں یہاں تک که اور خوبصورت آدمیوں کو اُنسے نسبت دیتے هیں اکثر لوگ وهاں سے لونڈی غلام لیکر بلاد عثمانیه اور فارسیه میں لاکر بیچتے هیں *

بلاد مسکوب کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں هیں

بعض جزائر سیبیریاے جدید میں هیں جو بحر شمالی میں واقع هیں لیکن وے سب ویران هیں اور بعض جزائر چهوٹے بوغازبیرین اور سلسله جزائر وتیان اور جزائر ثعالب جو مابین کمشتکا اور اُسکا کے که امریکه میں هی واقع هیں یهه سب ڈیڑه سو جزیرے هیں اور اُنمیں

سے چالیس آباد اور باقی ویران ہیں اور کمشتکا سے دکن طرف کوریا تک چھبیس جزیرہ نما انمیں سے بڑا جزیرہ جو جنوب کی جانب ہی مملکت جاپان کے تابع ہی اور باقی اور جزائر کے باشندے مسکوب کو پوستین اور چمڑہ حاصل میں دیتے ہیں *

وسط ایشیا کا بیان

اِس قطعہ متوسطہ میزانہ وار کی حد غربی بحیرہ خضر اور شرقی بحرالکاہل ہی اور شمالاً کوہ التائی اور جنوباً ممالک عجم وغیرہ یعنی افغانستان اور ہندوستان اور برھما اور چین اور یہہ قطعہ دو بڑے ملکوں پر مشتمل ہی *

بطرف مغرب ترکستان جو مملکت توران کے ماتحت ہی اور یہہ تین صوبوں میں منقسم ہی ایک گرجستان جو رود سیر یعنی سیحون سے شمال کی طرف ہی اور دوسرا جانب جنوب خاص ترکستان جو توران کے نام سے موسوم ہی تیسرا بخارا جو ترکستان سے مابین جنوب اور مشرق واقع ہی *

دوسرا حصہ وسط ایشیا تاتار ہی جو شاہ چین کے زیر حکومت ہی اور یہہ بھی کئی قطعوں میں منقسم ہی ایک مغلیہ جو توران سے مشرق کی طرف ہی دوسرا منصوریہ جو مغلیہ سے شرقاً بحرالکاہل تک چلا گیا ہی تیسرا جزیرہ‌نما‌کوریا جو منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مغرب میں واقع ہی چوتھا تبت جسکے سمت مغرب توران اور بطرف شمال مغلیہ اور سمت مشرق ملک چین اور جانب جنوب برھما اور ہندوستان ہی *

یہہ قطعہ مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل لنبا اور شمال سے جنوب تک تخمیناً ایک ہزار میل چوڑا ہی لیکن اِسکے بیچ کا قطعہ جو ہندوستان سے شمال کی طرف واقع ہی اٹھارہ سو میل عریض ہی *

دوسري فصل مملکت توران کے بیان میں

ترکستان کي حدود اربعہ یہہ هیں بطرف مغرب بحیرہ کسپین اور رود آرال اور سمت شمال رود آرال اور کوهستان اِسّم اور بطرف مشرق کوهستان بلور اور جانب جنوب فارس اور افغانستان جو بباعث هندوکش کے اُس سے منفصل هی اِسمیں سے دو بڑي رودیں ایک سیر یعني سیحون اور دوسري عمو یعني جیحون نکلي هیں رود سیر ساڑھے پانسو میل بہ کر بحیرہ آرال کے شمال اور مشرق کے گوشہ میں جاکر گرتي هی اور رود عمو آٹھہ سو اَسّي میل بہ کر بحیرہ مذکور کے گوشہ جنوب اور مغرب میں گرتي هی *

اِس قطعہ کے بطرف مغرب بحیرہ خضر کے کنارہ پر بتمامہ ریگستان اور زمین شور هی اور بحیرہ آرال کے شمال اور مغرب کي طرف بہت وسیع اور بلند میزانہ وار کئي قطعے هیں آنمیں چراگاهیں بہت هیں اور اُنکے نشیب میں ریگستان لیکن جنوب اور مشرق کي طرف کي زمین زر خیز اور پر فضا نباتات آسمیں بہت پیدا هوتے هیں اِس قطعہ ترکستان کي نصف زمین کھاري هی اور سیر حاصل نہیں بحیرہ آرال جو اِس قطعہ میں واقع هی شمال سے جنوب تک دو سو میل لنبا اور اوسط عرض ایک سو بیس میل چوڑا پاني اِسکا مائل بہ شوریت مچھلیاں اِسمیں بہت هیں اور بحیرہ آرال میں جنوب کي طرف بہت جزیرے هیں آنمیں سے جو بڑے هیں وہ آباد هیں اور اِس قطعہ توران کے مشرق کي طرف ایک جھیل هی بالکش اُسکو جھیل چنگیز بھي کہتے هیں طول اِسکا ایک سو ساٹھہ میل عرض بہت کم هی لیکن تحقیقاً معلوم نہیں باشندے یہاں کے ترکوں سے زیادہ تر مشابہ هیں یہہ ملک خاص دو ملکوں میں منقسم هی قرغز اور توران یہہ قوم سب خانہ بدوش هیں کوئي دارالاقامت انکي مقرر نہیں چروائي کر کے بسر اوقات کرتے هیں *

قطعہ توران بہ نسبت اب کے زمانہ سابق میں بہت وسیع تھا اب ایک چھوٹا سا قطعہ رہ گیا ہی رقبہ اِسکا آٹھہ لاکھہ میل مربع باشندے اِسکے ساٹھہ لاکھہ اِسي قطعہ میں سے نہر قرہصو نکل کر رود سیحون میں جاکر گرتي ہی مشہور شہر اِس قطعہ کے بخارا سمرقند بلخ جسمیں مجوسیوں کا آتشکدہ ہی اور زردشت بھي اِسي میں پیدا ہوا تھا اور آرکنج قوقند تاشقند قندوز بدخشاں ہیں اِن سب میں سے بعض بعض شہروں کا بیان کیا جاتا ہی اور اِس قطعہ میں ترکستان ایک شہر ہی وہ تمام ضلع اُس شہر کے نام سے موسوم ہی شہر مذکور میں ایک ہزار مکان اور پانچ ہزار باشندے ہیں اور شہر تاشقند میں چھہ ہزار مکان اور تخمیناً تیس ہزار باشندے ہیں اور یہہ ترکمان کہلائے جاتے ہیں تاتاریوں کي نسبت سیاہ فام ہوتے ہیں ترکوں کي اِبتداء اِسي قوم سے ہی اِس قطعہ متوسطہ کے باشندے باوجود خانہ بدوش ہونے اور چرواہہ پن کرنے کے راہ و رسم میں اپني قومیت اور خاندان کا لحاظ بہت رکھتے ہیں *

منقول ہی کہ ترک اور تاتار اور مغل تین بھائي تھے پس یہہ تینوں قومیں اُنھیں کي اولاد میں سے ہیں اور بعضے مغلوں کو اتلاکي بھي کہتے ہیں یعني نہایت عالي نسب اور تاتار کے معني باج گذار کے ہیں چونکہ چنگیز خاں نے انکو اپنا باج گذار کیا تھا اِس سبب سے وے اِس نام سے موسوم ہوئے یہہ تینوں قومیں باہم اگرچہ مختلف الوضع ہیں لیکن بہ نسبت اَور لوگوں کے زیادہ تر مشابہ ہیں اِسي سے قیاس یہہ چاہتا ہی کہ ابتدا میں یہہ سب ایک قوم ہوں بعدہ بباعث چراوپہ پن کے علحدہ علحدہ خاندان ہوگئے ہیں *

صوبہ بخارا کا بیان

یہہ قطعہ بہ نسبت تمام مملکت توران کے بہت شاداب ہی خصوصاً ملک سغدیانہ جو رود سغد کے سبب اِس نام سے موسوم ہی نہایت

زر خیز اور سیراب چنانچہ کسي مصنف اهل عرب نے لکھا هی کہ اگر اٹهہ روز برابر سفدیانہ میں سفر کیجیئے تو هر چار طرف بہ سبب کثرت زراعت اور اشجار اور نباتات کے ایک باغ دلکشا فرحت افزا معلوم هوتا هی وسیع اور سر سبز میدان جنمیں نهریں بهتي هوئیں اور عمدہ عمدہ مکان جن کے هر چار طرف خوش قطع و پر فضا کیاریاں لگي هوئیں ایک نمونہ فردوس بریں کا معلوم هوتا هی بلکہ اس کو بهشت دنیا کہتے هیں شعرا اور مورخوں کي زیادہ تر تعریف اور توصیف کرنے سے معلوم هوتا هی کہ شاید اُس ملک کے اور قطعات کي بہ نسبت یہہ زیادہ سرسبز و شاداب هوگا اس صوبہ میں دو شہر بڑے نامور اور مشہور هیں سمرقند اور بخارا شاہ تیمور یعني تمر لنگ کے عہد میں بباعث قابض هونے شاہ مذکور کے تمامي ممالک قطعہ ایشیا پر سمرقند دارالخلافت تها سب ملکوں سے بڑے بڑے رئیسوں نے آکر شاہ موصوف کي نذر کي یہہ شہر بهي اُسوقت میں خوب آباد تها چنانچہ لکها هی کہ خاص شہر کے باشندے ایک لاکهہ پچاس هزار تهے اب اُن سلاطین عظیم‌الشان اور اُمراے جلیل‌القدر کا کہ جنسے یہہ شہر آباد تها بجز نقل و حکایات کے نام و نشان بهي باقي نرها سنہ ۶۵۰ ع میں کاغذ بنانے کي ایجاد اسي شہر سے هوئي هی شاہ تیمور † کي قبر بهي اسي شہر میں هی *

---

† اِس مقام پر کچهہ ذکر امیر تیمور کا واسطے ملاحظہ ناظرین کے کیا جاتا هی *

عہد چنگیز خاں کے تخمیناً سو برس کے بعد تیمور بیگ معروف بہ تیمور لنگ نے جو تاتاري قوم سے تها مگر اُسنے اِس غرض سے نہ چنگیز خاں کے ملک مقبوضہ سابق کا مدعي اور وارث بن جاوے اپنے آپکو قوم مغل سے ظاهر کیا تها صرف دوقوموں تاتاري کي مدد سے اپنا لقب شاهي مقرر کرکے پہلے اُس ملک پر جو رود سیر اور رود ارتش کے درمیان واقع هی سب بلاد ترکستان پر قبضہ کیا پهر ایران کے شمالي اطراف صوبہ خراسان پر اور بعد اُسکے صوبہ فارس اور عراق پر فتحیاب هوا پهر جانب مغرب کردستان اور ارمن پر حملہ کرکے اُن دونوں کا دارالامارۃ یعني تفلیس اور قارز فتح کر لیا پهر ایران کے لوگوں کي سر کشي سنکر شہر اصفہان پر حملہ آور هوا اور

في زمانتا باشندے اس کے قریب تیس هزار کے هیں شهر بخارا
سمرقند سے بطرف مغرب کچهه تهوڑے فاصله پر آباد هی اب یہي
دارالخلافت هی اگرچه هموار میدان میں واقع هی لیکن به سبب کثرت
اشجار اور نباتات کے دور سے نظر نهیں آتا یهه شهر مربع چار کوس کے
گرد میں آباد هی هر چار طرف اُس کے متي کي کچي شهر پناه بني
هوئي هی شهر میں باره دروازه هیں جس میں گیاره کهلے رهتے هیں
اور ایک همیشه بند رهتا هی لوگ کهتے هیں که جب سے ایران کے بادشاه

اُس شهر کے باشندوں کا استدر کشت و خون کیا که ستر هزار سر وهاں کے مقتولوں کے
اپني فوج سے گنوائے پهر وهاں سے شمال کي طرف ملک روس پر رجوع کرکے رود ڈن
اور والگا کے درمیان کے ملک پر عازم هوا اور دو برس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں
مصروف رها آخر کار کاما ندي کے کناره پر جو والگا میں جاکر ملي هی ایک جنگ عظیم
کرکے دشمن کي سب فوج کو قتل کرکے فتحیاب هوگیا وهاں سے فارغ هوکر سمرقند
میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کرکے پهر
مغرب کي طرف متوجهه هوا اور بغداد جاکر وهاں کے خلیفوں سے بغداد چهین لیا اور
پهر شمال کي طرف پهر کر گرجستان اور کوه قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور
اُس کوهستان سے گذر کر شاه طپچاق پر چڑهائي کرکے اس پر فتحیاب هوا بلکه تمام
جنوبي ملک روس پر تا دارالخلافت مسکوب قابض هوگیا بعد اُسکے پهر سمرقند کو
آکر کچهه دنوں هندوستان کي چڑهائي کا اسباب و سامان تیار کرتا رها پهر هندوکش
کے کوهستان کي راه سے فوج لاکر سنده دریا سے اوتر کر پنجاب میں آ داخل هوا اور
شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچه اِس ملک میں کسي نے اُسکا مقابله نهیں
کیا مگر تو بهي ایک لاکهه آدمي کو گرفتار کرکے سب کو ایک رات میں قتل کروا ڈالا
پهر وهانسے دهلي کي طرف متوجهه هوکر اُسکو فتح کیا اور اپني فوج کو شهر کے لوت نے
کي اجازت عام دي اس سبب سے بعضے دهلي کے باشندوں نے بیعزتي خیال کرکے اپنے
سب گهربار و مال اسباب کو آگ دیدي اور اهل و عیال کو بهي اُس میں جلا دیا
پهر اُسکو ایران کي سرکشي کي خبر پهونچي اس لیئے اُس طرف کو جاکر اُس ملک
والوں کو زیر کیا بعده مغرب کي طرف فوج لیجاکر سلطنت عثمانیه پر چڑهائي کرکے
ملک شام سے گذرکر کوچک ایشیا یعني براناطول میں جاپهونچا اور ایک شهر سمائي راس
لڑکر فتح کرلیا اور سوائے اهل اسلام کے اُس ملک کے نصرانیوں کو زنده زمین میں
گڑوا دیا شاه عثمان بایزید جو اُس وقت قسطنطنیه میں نصرانیوں سے لڑ رها تها امیر
تیمور کے آنیکي خبر سنکر بحر مارمورا کي راه سے اوت آیا جب اُسنے بحر مذکور سے

کا لشکر اس دروازہ سے آیا تھا تب سے یہہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانات اس شہر کے کچي اینٹ کے بنے ہوئے ہیں سوکیں بطور گلیوں کے نہایت تنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت سات فٹ سے زیادہ عریض نہیں اس شہر سے سات میل کے فاصلہ پر ایک ندي ہی جس میں سے نہر کات کر شہر میں لائے ہیں اور شہر میں اُس کی کئي شاخیں ہوگئي ہیں جن کے سبب سے تمام شہر میں پاني پہونچتا ہی اور اُس میں ایک تالاب بھي ہی وہ بھي اس نہر کے پاني سے ہمیشہ لبالب رہتا ہی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ ہمیشہ صاف اور جاري پاني صرف میں لاتے ہیں یہہ شہر قطعہ متوسطہ ایشیا کے اشیاء تجارت کي گویا منڈي ہی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

عبور کیا تو سنا کہ تیمور نے ملک شام کے جنوب میں تمام قطعہ براناضول کو ہلاک کرڈالا بلکہ شہر حلب کے پاس مصراني فوج جو اُسکے مقابل آئي تھي اُسکو بھي تیستہ و نابود کرکے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بھي قبضہ کرلیا اور وہاں سے بغداد کو لوٹ کر نوے ہزار اُس شہر کے باشندوں کو قتل کراکے سر اُنکے ایک مضلعہ مخروطي شکل کے طور پر تعمیر لگوا دیئے اور وہاں سے پھر کو شہر انگوریا میں جسکو زمانہ سابق میں اینکیرا بھي کہتے تھے اور وہ صوبہ فرجیہ کا ہی بایزید سے مقابل ہوا اُس وقت سنہ ۱۴۰۲ع تھے تیمور اور بایزید سے ایسي لڑائي ہوئي کہ کبھو نہوئي تھي طرفین سے تین لاکھہ چالیس ہزار آدمي مارے گئے آخرکار بایزید شکست کھاکر تیمور کے ہاتھہ گرفتار ہوا اسبات میں اختلاف ہی کہ بعد اسکے تیمور نے بایزید کا کیا حال کیا بعضے کہتے ہیں کہ تیمور نے رحم دلي سے بایزید کو تاج بخشي کرکے پھر اُس ملک میں بحال رکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکو ایک آہني پنجرے میں بند کرکے چندے فوج کے ساتھہ رکھکر پھر ہاتي کے پاؤں سے گھسٹواکر مروا ڈالا اسکے بعد شہر افسوس اور ازمیر کو لیکر پھر ایران کے خراب کرنے کے لیئے روانہ ہوا اور اُنکي تنبیہہ سے فارغ ہوکر پھر سمرقند کو لوٹ آیا اور وہاں چندے مقیم رہکر چین پر چڑھائي کرنیکا سامان تیار کیا اور اُس طرف کو روانہ ہوکر شہر اطرار میں جو رودسیر پر واقع ہی ایکہتر برس کي عمر میں وفات پائي مگر اُس کے امیروں نے مرنا اُسکا اخفا کرکے اسکے مقصد کو پورا کیا یعني چین پر چڑھائي کرکے فتح کرلیا اُسي وقت سے چین میں مغلوں کي حکومت آجتک چلي آتي ہی اور ہندوستان میں بھي انکي اولاد دہلي کي تخت نشین رہي اُس وقت تک کہ انگریزي حکومت ہندوستان میں قرار پائي —

شمالي اور جنوبي سے چھه راستے جاتے هیں دو جانب شمال روس کي طرف اور ایک بطرف مشرق مغلیه کي طرف اور تین جنوباً فارس اور افغانستان کي طرف *

محصول تجارت کے مال پر تین روپیه سینکڑہ کے حساب سے لیا جاتا هی اگر کوئي اس محصول کے دینے میں کچھه بھي قصور کرے تو حاکم کي طرف سے بڑي سخت سزا پاتا هی اور رعایا سے چنگي کا محصول هر شے میں سے چوتھائي لیا جاتا هی *

تمام آمدني ملک بخارا کي سات لاکھه اشرفي وهاں کے سکه کي اور هر اشرفي سات سات روپیه کي مقرر هی کل فوج شاہ بخارا کي چودہ هزار سوار هیں اور شهر کے بیچ میں ایک چھوٹا سا ٹیله مقدار دو سو فٹ کے بلند هی اُس پر ایک قلعه بنا هوا هی جس کو ارک کہتے هیں امیر بخارا اُس هي میں رهتا هی اور مکانات اور خزانه اور دفتر شاهي بھي اُسي میں هی اور ارک کے اندر اَسي توپیں اچھي تیار هیں مگر سامان اُن کا کچھه درست نهیں شهر کے مقدمات کا فیصله قاضي اور محتسب کرتا هی یعني قاضي بطور جج کے اور محتسب بطور مجسٹریٹ کے مقرر هیں وہ تحقیقات دعوی کي کر کے اور موافق شریعت مسلمانوں کے حکم اُس پر لکھه کے نقل اُس کي امیر بخارا کے حضور میں روانه کرتے هیں جمعه کے دن نماز کے بعد اُمیر بخارا دربار کرتا هی جس میں عالم اور مدرس لوگ حاضر هوتے هیں اور هفته بھرکے فیصلوں کے کاغذ قاضي اور محتسب کے بھیجے هوؤں کا معائنه کرتے هیں اور امیر بخارا اُن سے پوچھتا هی کہ یهه سب فیصلے شریعت کے مطابق هیں یا نهیں اگر مطابق پائے گئے تو اُن کي نسبت میں جاري کرنے کا حکم صادر هوتا هی اور جو وہ فیصلے مطابق شریعت کے نهوئے تو اُسي وقت اُن کي موقوفي کا حکم لکھا جاتا هی اور اُن کي جگهه دوسرا شخص مقرر کیا جاتا هی اور دوشنبه کے دن امیر بخارا ایک دربار عام کرتا هی جس میں

امیر و غریب سب پادشاہ کي جناب میں حاضر ہو کر اپنا عرض حال کرسکتے ہیں اس لیئے بہ نسبت اور ملکوں وسط ایشیا کے وہاں پر ظلم کم ہی *

تمام ملک کي خبروں کے کاغذ ہر روز پادشاہ کے ملاحظہ سے گذرتے ہیں اور جو شخص پورانا نوکر کام سے معذور ہو جاتا آس کے دو تین روپیہ پنشن مقرر ہوجاتے ہیں شہر میں اتھارہ مدرسہ ہیں اور ہر مدرسہ میں امیر کي طرف سے کتب خانہ مقرر ہی مقدور والا طالب علم اپنے پاس سے کھاتا ہی اور غریب محتاج طالب علم کو امیر کے یہاں سے کھانے کو ملتا ہی فقہ کا علم جو مسلمانوں کي شریعت کا ایک قانون ہی زیادہ پڑھایا جاتا ہی اور کچھہ صرف و نحو باقي اور علم مثلاً حدیث تفسیر تصوف منطق حکمت ریاضي جغرافیہ اصطرلاب تقویم کچھہ نہیں پڑھے جاتے اس لیئے کہ وہاں کے علما کي نظر شکم پروري پر ہی دو تین کتابیں فقہ کي پڑھ کر مدرس یا قاضي یا مفتي یا پیش امام یا خطیب بنجاتے ہیں اور اپنا پیٹ پالتے ہیں شہر میں چالیس مسجدیں ہیں جو کوئی ایک وقت کي نماز میں سستي کرتا ہی سزا دیا جاتا ہی اس لیئے مسلمان لوگ وہاں کے حاکم کے خوف سے پانچوں وقت کي نماز جماعت کے ساتھہ پڑھتے ہیں اور اذان کے سنتے ہي مسجد کو بھاگتے ہیں شہر میں بائیس خانقاہیں ہیں جن میں بڑے بڑے صوفي لوگ اپنے مریدوں کو علم باطن تعلیم کیا کرتے ہیں *

اہل روس مدت سے یہہ بات چاہتے تھے کہ ایک وکیل ہمارا بخارا میں رہے مگر امیر بخارا نے یہہ بات قبول نہ کي جب اُنہوں نے اپنے دخل پانے کي کوئي تدبیر نہ دیکھي تو حیلہ معقول اختیار کیا یعني اپنے آپ کو غلام بناکے امیر بخارا کي خدمت میں رہکر وہاں کے حالات سے اپني گورنمنٹ کو خبر دیتے رہتے تھے چنانچہ مولوي محمد صالح افندي نے اپني کتاب سیر وسط ایشیا میں لکھا ہی

که جب میں بخارا میں پهنچا اور امیر بخارا نے مجهکو ملاقات کیواسطے بلایا بعد ملاقات کے رخصت کے وقت کچهه تهوڑا سا میوه دو غلاموں کے هاتهه بطریق ضیافت میرے ساتهه کردیا میں نے جو اُن دونوں شخصوں کي وضع کو غور کیا تو معلوم هوا که اهل بخارا سے نهیں هیں اِس گمان سے اُن دونوں سے پوچها که تم کون هو اُنهوں نے جواب دیا که حضرت امیر کے غلاموں میں سے هیں مگر میں نے اُن کي بات کو سچ نه جانکر اِصرار کیا اور عهد و قسم درمیان میں لایا که میں مسافر تمهارا حال کسي سے نکهونگا تب اُنهوں نے بے فکري سے اپنا حال یوں بیان کیا که هم دونوں روس کے باشندے هیں جب که امیر بخارا نے همارے رزیڈنٹ کا رهنا شهر بخارا میں نه منظور کیا اُس وقت هم دو شخصوں نے ایک سوداگر سے جاکر یهه کها که تو همکو امیر بخارا کے هاتهه بیچکر اپنا فایده اُٹها لیکن شرط یهه هی که سوا امیر بخارا یا اُس کے وزیر کے اور شخص کے هاتهه نه بیچیو اُس شخص نے هماري درخواست کو منظور کرکے سو اشرفي سکه بخارا کو جنکے سات سو روپیه هوتے هیں امیر بخارا کے هاتهه فروخت کیا تب سے هم هر روز کا حال اپنے پادشاه کو لکها کرتے هیں *

سفر کا قانون بخارا قندوز قوقند یارقند وغیره میں یهه هی که مسافر لوگ بغیر چٹهي حاکم کے شهر میں نهیں جاسکتے اور نه بے چٹهي کے اُس ملک سے باهر نکل سکتے هیں پهلے سے جو مسافر عمله پادشاهي کو ظاهر کردے که میں بال بچوں کے ساتهه یهاں آیا هوں تهوڑے دنوں کے بعد پهر چلا جاؤنگا تو بڑي دقت کے ساتهه اُس ملک میں یا اُس سے باهر لیجا سکتا هی اور خاص اِس شهر کے رهنے والے اگر دوسرے ملک کو جانا چاهیں تو عرضي دیکر پروانه راه داري کا حاصل کرتے هیں تب جاسکتے هیں مگر زن و فرزند کو ساتهه لیجانے کا حکم نهیں ملتا هی باشندوں کا حال تحقیق معلوم نهیں لیکن تخمیناً ایک لاکهه یا اس سے زیاده هونگے *

تیسری فصل

مملکت شاہ چین کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام سلطنت شاہ چین بڑے بڑے خاص تین حصوں میں منقسم ہی اولاً خاص چین دوم تبت سوم مغلیہ و منصوریہ اور جزیرہ نماے کوریا بھی جو منصوریہ کے قریب ہی اسی میں شامل ہی لیکن اولاً بنابر ترتیب وسط ایشیا کے قطعہ مغلیہ و منصوریہ کا بعدہ تبت کا حال لکھکر خاص مملکت چین کا بیان لکھا جائیگا *

قطعہ مغلیہ و منصوریہ وغیرہ کا بیان

پہلے اِس سے ذکر ہوچکا کہ اِس قطعہ کے لوگ اکثر خانہ بدوش ہوتے ہیں اور کوئی دارالاقامت انکی مقرر نہیں لیکن بعض بعض مقام پر مندروں کے قریب کچھہ لوگوں کے سکونت اختیار کرنے سے چھوٹے چھوٹے قصبہ آباد ہوگئے ہیں اِسی سبب سے ان قطعات میں بندوبست حکومت بہت کم ہی باشندوں کے یہاں کے جو خاص تاتاری ہیں منہہ چوڑے گال کی ہڈی اُونچی ناک چپٹی ہونٹھہ موٹے آنکھیں چھوٹی اور ڈیل ناٹے اور بیڈول ہوتے ہیں *

انتہائے حد شرقی توران سے شرقاً کوہ ہائے کھنگان اور سیال کوئی تک جو کہ چین کی حد شمالی سے شروع ہوکر شمال کی طرف چلا گیا ہی قطعہ مغلیہ کے نام سے موسوم ہی اور دامن شرقی کوہ ہائے مذکور سے شرقاً بحرالکاہل تک منصوریہ *

قطعہ مغلیہ کے بیچ میں صحراے عرب کی مانند ابتدائے حد شرقی سے انتہاے حد غربی تک بالو کا ایک وسیع دشت ہی جو تخمیناً دوسو میل طویل ہی نام اُس کا شامو اور بعضے گوبی بھی اُس کو کہتے ہیں اِس دشت میں درخت بلکہ نباتات تک بھی مطلق نہیں بعض بعض مقام پر بالو کے ٹیلے ہیں پانی اس میں بہت کم اور جہاں کھود کر نکالتے ہیں تو کھاری ہوتا ہی *

اِس قطعہ کے مابین جنوب اور مشرق کوھستان میں روئیدگی ھی جسمیں اکثر چارپایوں کو چراتے ھیں مگر کشتکاری اُسمیں بھي نہیں ھوتي البتہ رود ھونٹنگ ھو جو اِس قطعہ میں سے نکلکر جنوباً چین کي طرف گئي ھی اُس کے قرب و جوار کي زمین سیر حاصل اور لایق آبادي اور بود و باش کے ھی چنانچہ اکثر اھل چین سے اور مغلوں سے آباد ھی *

یہہ تمام قطعہ متوسطہ ایشیا چونکہ بلند بہت ھی اور بحر شمالي کي طرف سے کچھہ آڑ نہیں اِس سبب سے بہ نسبت بعض جگہوں سیبریا کے زیادہ تر سرد سیر ھی بلکہ سال بھر برابر برف اور یخ جما رھتا ھی اگر مغلوں کو سفر کا اِتفاق پڑتا ھی تو جس طرف برف کم ھوتا ھی اُس طرف سے جاتے ھیں اور موسم گرما وھاں اگرچہ کم ھوتا ھی لیکن نہایت شدت کي گرمي پڑتي ھی باشندے اِس قطعہ کے اونٹ بھیڑ بکري وغیرہ کو پالکر فروخت کرتے ھیں اور دودہ اُنکا پیتے ھیں سرحد چین کے قرب و جوار میں گائے بیل جو کشتکاري کے کام میں آتے ھیں اور گدھے اور خچر دستیاب ھوتے ھیں اور لومڑي اور خرگوش اور ھرن بھي اکثر اُس اطراف میں ھیں *

طول قطعہ منصوریہ کا سوائے جزیرہ نماے کوریا کے شمال سے جنوب تک بارہ سو میل اور عرض ساڑھے سات سو میل ھی یہہ قطعہ سوائے گوشہ جنوب اور مغرب کے اور سب طرف سے بلند بلند پہاڑوں سے محصور ھی چنانچہ بطرف مشرق وہ سلسلہ جو ساحل بحرالکاھل سے شروع ھوا ھی چار ھزار سے پانچ ھزار فٹ تک عموداً بلند ھی اور یہہ قطعہ بڑي بڑي ندیوں کے باعث خوب سیراب اور شاداب ھی چنانچہ رود اَمور جسے سگھالین بھي کہتے ھیں اِس قطعہ کے جنوبي پہاڑوں کے دامن جنوبي سے نکلکر وادي مذکور کے بیچ میں سے گذرکر خلیج سگھالین میں گرتي ھی اور اطراف شمالي کے کوھستان کے

بیچ میں سے جو قطعہ منصوریہ اور سیبیریا میں فاصل ہی ایک ندی یبلونوئي کے پہاڑوں میں سے نکلي ہی اور ایک دوسري ندي بهي اِس میں آکر ملي ہی *

اِس قطعہ کے جنوب کي طرف دشت گوبي کي مانند وسیع اور میزانہ وار زمین ہی بلکہ دشت مذکور سے متصل بهي ہی باقي اور تمام قطعہ کے اُتر طرف کي زمین سیر حاصل اور شاداب بلکہ پہاڑ بهي اشجار اور نباتات سے سرسبز ہیں *

رود سگهالین کے جنوب کي طرف کشتکاري بهي هوتي ہی پر اُس کے شمال کے اطراف میں جو کوهستان یبلونوئي سے متصل ہی بہ سبب شدت سرما کے غلہ کم پیدا هوتا ہی باشندے اِس کے اکثر شکار اور چروائي سے اپني اوقات بسر کرتے هیں اور اکثر قوم مغلیہ کي طرح خانہ بدوش هوتے هیں اِسي سبب سے اِس قطعہ میں بهي شہر اور قصبے بہت کم هیں اور طرز حکومت بهي کچهہ نہیں باشندے یہاں کے قوم تنگوس میں سے هیں جسکا ذکر سیبیریا کے حال میں مذکور هوا *

وہ قطعہ جو بحیرہ بیکال سے بحرالکاهل تک وسیع ہی بتمامہ تنگوسیوں سے آباد ہی یہہ لوگ بخلاف مغلوں کے میانہ قد اور وجیہ اور خوش وضع اور خوبصورت هوتے هیں چونکہ شاہ چین کا خاندان بهي اِسي قوم میں سے ہی اِسي باعث عرصہ تین سو برس سے یہہ قوم زیادہ تر نامور هوگئي ہی سلاطین چین میں سے پہلا بادشاہ شہر تیمکریا کا تها جو اِس قطعہ کے اطراف جنوبي میں واقع ہی اِسي سبب سے وہ شہر بهي جمیع خاص و عام چین اور مغل کے نزدیک بہت بزرگ ہی حاکم اِسکا شہر کرن اولا میں جو نیمگوتا سے مشرق کي طرف تهوڑے فاصلہ سے ہی رهتا ہی رود سگهیلین پر ایک شہر آباد ہی جو سگهیلین کے نام موسوم ہی آبادي اِسکي اب ترقي پر ہی *

جزیرہ‌نما کوریا کا بیان

یہہ ایک بڑا جزیرہ نما ھی جو قطعہ منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مشرق کي طرف واقع ھی طول اِسکا حد شمالي سے جنوبي تک چار سوبیس میل ھی اِس کے مشرق کي طرف کنارہ بحر الکاہل پر ایک پہاڑ ھی جسکے سبب سے ھواے شمالي اور مشرقي اِسمیں کم آتي ھی اِسي باعث اِس قطعہ میں زراعت خوب ھوتي ھی لیکن اطراف شمالي میں جو منصوریہ سے متصل ھیں سردي بہت ھوتي ھی یہاں تک کہ چار مہینے موسم سرما میں تمام ندیاں برف سے جم جاتي ھیں مگر اطراف جنوبي اور متوسطہ میں چانول روئي ریشم بہت پیدا ھوتا ھی اور کئي دھاتیں بھي ھوتي ھیں اِس جزیرہ کے باشندوں کا مغلوں سے ربط و ارتباط بہت ھی یہہ لوگ عقلمند ھوتے ھیں اور ھوشیاري اور محنت شعاري اور علم و ھنر میں اھل چین اور جاپان سے کم نہیں بعض قطعات اِسکے حاکم جاپان کے ماتحت ھیں اور باقي سب شاہ چین کے *

دارالخلافت اِسکي شہر کنگ کي تاؤ ھی جو بہت بڑا اور خوب آباد ھی امراء وھاں کے ذي علم اور ھنر دوست ھیں چنانچہ اِس شہر میں اُن سب کي طرف سے ایک کتب خانہ ھی جسکا محافظ پادشاہ کوریا کا بھائي ھی *

ملک تبت کا بیان

یہہ ملک ایک بڑي وسیع میزانہ وار زمین پر واقع ھی پر بعض جگہہ کوھستان بھي ھی اِس ملک کو بہ نسبت اور تمام ممالک قطعہ ایشیا کے ماھي پشت تصور کیا چاھیئے مثل ملک سویت زرلینڈ قطعہ یورپ میں یعني جیسے یہہ بڑے بڑے ممالک کے وسط میں اور بلند میزانہ وار زمین پر واقع ھی اور اسکے ھر چہار طرف کے پہاڑوں سے بڑي بڑي نہریں نکلي ھیں ویسي ھي تبت بھي ھی *

اُن بڑي اور مشہور ندیوں میں سے جو اِس ملک کے پہاڑوں میں سے نکلي هیں ایک هوئنگ‌هو هی جو اُتر کے پہاڑوں سے نکلکر گوشه شمال اور مشرق کي طرف قطعه مغلیه کي حد پر بہتي هوئي اور چین میں گذر کر شرقاً بحر الکاهل میں جاکر گرتي هی اور مشرق کے پہاڑوں میں سے رود ینگ‌سي‌کیانگ نکلي هی بہه بهي چین میں گذر کر بحر مذکور میں گرتي هی اور اِنهیں پہاڑوں میں سے رود مئي‌کیانگ جسکو کمبودیا بهي کہتے هیں نکلکر ملک آنام میں سے هوکر بحر چین میں جا ملي هی اور دکہن طرف کے پہاڑوں یعني کوه هاے هماله میں سے رود برم‌پتر نکلکر اِسي پہاڑ کے قریب قریب سیدهي مشرق کي طرف هزار میل انتهائے حد شرقي سلسله کوه مذکور تک بہه کر گوشه مشرق و جنوب کي طرف موڑ کر آسام اور برهما کے بیچ میں چار سو میل بہه کر اور پهر جنوب کي طرف پهر کر کوه هماله کے حد جنوبي پر خلیج بنگال میں گرتي هی اور اِس ملک کے وسط میں سے رود ایراودي نکلي هی جو مائل بجنوب بہتي هوئي بحر هند میں جا ملي هی اور رود برم‌پتر کے چشموں کے قریب سے رود سنده نکلي هی جیسے وه مشرق کي طرف بہتي هی ویسي هي پچهم مغرب کي طرف کوه هماله سے متصل تا حد غربي سلسله مذکور بہه کر اور پهر وهاں سے جنوب کي جانب پهر کر ملک پنجاب میں سے هوتي هوئي بحر عرب میں جاکر گرتي هی اور ستلج اور گنگا بهي اِنهیں پہاڑوں میں سے سنده کے چشموں کے قریب سے نکلکر اطراف شمالي هندوستان میں سے گذر کر خلیج بنگاله میں گرتي هی *

اور اِس ملک تبت کے کوهستان میں بڑي بڑي جهیلیں بهي هیں چنانچه اُنمیں سے ایک جهیل ترکري هی جو برم‌پتر اور ایراودي کے درمیان میں واقع هی تخمیناً ستر میل لنبي اور پچیس میل چوڑي هی *

دوسرے رود برمپتر کي جانب جنوب پالتي ايک عجيب جهيل هى كه بيچ ميں اِسکے ايک بڑا جزيره جسکا قطر سو ميل طويل هى واقع هى اور يهه جزيرہ بطور نهر کے اُسکے گرد محيط هى بلكه يهه جهيل نهر هي معلوم هوتي هى عرض اِسکا ساڑهے پانچ ميل هى *

اِس ملک ميں چار موسم هوتے هيں مارچ سے مئي تک کبهي گرمي اور کبهي سردي هوتي هى اور دفعتاً ابر بهي محيط آسمان هوكر بجلي چمکنے اور بادل گرجنے لگتا هى اور پاني بهي کبهي برستا هى اور جون سے ستمبر تک خوب بارش هوتي هى اور اکتوبر سے مارچ تک آسمان صاف رهتا هى اور هوا معتدل ليکن اِسميں سے تين مهينے بهت سردي هوتي هى معدنيات ميں سے سونا بهت هوتا هى اور پاره اور سيسے کي کانيں بهت هيں اور چاندي کي بهي مگر كم شکاري جانور مثل مشک‌هرن وغيره کے اور اونس اور ريچهه اور جنگلي گهوڑے اور شير ببر وهاں بهت هيں سوا اِنکے اور پالو جانور جيسے بکري اُس قسم کي جسکے بال ريشم کي مانند ملائم اور چمکدار هوتے هيں اور اُسکے دوشالے بنے جاتے هيں اور بيل جسکے بال نهايت عمده هوتے هيں اور اُسکي دم کي مورچل بناتے هيں اِسکو يق کهتے هيں باشندے اِس ملک کے مغلوں کے مشابهه هوتے هيں اور بباعث قرب ملک چين اور برهما اور هندوستان کے اِن لوگوں سے بهي ملتے هيں *

اِس ملک کي طرز حکومت کا حال بهت كم معلوم هى دارالامارة اِسکي شهر لاسه اور لداخ اور لی وغيره جهاں ڈلائي لامه بهي رهتا هى جسکو سب اِس ملک کے باشندے اور بوده کي پرستش کرنے والے اپنے دين کا پيشوا سمجهکر پوجتے هيں *

اور لاسه ايک چهوٹا سا شهر هى جو رود برمپتر کے کناره پر آباد هى عمارات اِسکي خوش قطع اور بلند چين کے امير اِسميں بهت رهتے هيں جنکو منڈرن کهتے هيں يهه تمام ملک شاه چين کے ماتحت

هی لیکن باشندے اُمورات دنیوي میں شاہ چین کي فرماں برداري کرتے هیں لیکن دین کے امر میں ڈلائي لامہ کا حکم بجالاتے هیں اور بہہ ایک قلعہ میں رهتا هی جو شہر سے مشرق کي طرف سات میل کے فاصلہ پر هی یہہ قلعہ نہایت خوش قطع او عمدہ بنا ہوا هی سب سے اُوپر بہت بڑا ایک سنہوا گنبد هی جب کہ آفتاب کي شعاع اُسپر پڑتي هیں تو اُسکي چمک اور دمک کے باعث نگاہ اُسپر نہیں پڑتي اِسکے گرداگرد اور بہت سے گنبد اور منارے سنہري اور روپہلي بنے هوئے هیں علاوہ اِسکے اِسمیں قریب دس هزار کے مکان هیں کہ اُن سب میں بودہ کي مورتیں سونے اور بعضي چاندي کي بني هوئي رکھي هیں اور اِس ڈلائي لامہ کا نایب بھي هی جو علحدہ ایک قلعہ میں جسکا نام تشولمبو هی رهتا هی اُسمیں ایک مکان هی جسمیں مرد هي مرد بطور پنتھیوں کے رهتے هیں وے لوگ بظاهر اگرچہ فقیر هیں لیکن نہایت هي مالدار هیں سوائے اِن مکانات کے اور بہت سے مندر بنے هوئے هیں *

ڈلائي لامہ کو سب لوگ اِس ملک کے اوتار سمجھتے هیں یعني خدا نے اِس صورت میں اپنے کو ظاهر کیا هی بلکہ اُسکو خدا هي تصور کرتے هیں جسکو اهل چین فو کہتے هیں اور اهل هند بودہ اور جو لوگ اِس مذهب پر هیں اُنکا یہہ اعتقاد هی کہ جب ایک لامہ مرتا هی تو وهي دوسرے جسم میں حلول کر آتا هی اور اِس دنیا کے بندوبست کے واسطے همیشہ اِس جہان میں رهتا هی *

خاص ممالک چین کا بیان

وہ تمام ممالک جو ماتحت شاہ چین کے هیں یعني حد غربي توران سے بحرالکاهل تک تمام قطعہ ایشیا کے ایک ثلث هیں اور وسعت میں سب ممالک فرنگستان سے بڑے مشرق سے مغرب تک چار هزار میل طویل اور شمال سے جنوب تک دو هزار میل عریض اور چین خاص کا رقبہ تخمیناً پندرہ لاکھہ میل مربع هی اور باشندے خاص چین کے معہ

تمام اوُر ممالک ماتحت فغفور برابر هیں باقي اور قطعه ایشیا کے باشندوں
کے یعني نصف قطعه ایشیا کے باشندے ماتحت فغفور هیں اور نصف
دوسرے باقي ممالک ایشیا میں پس اِس نهایت وسیع قطعه یعني
ممالک چین کي آب و هوا اکثر مختلف هی چنانچه بعض قطعه کي
مانند انگلستان کي معتدل اور بعض کي مثل هندوستان کے مائل به حرارت
قدیم الایام سے یهه مملکت حسن انتظام ملکي اور مالي میں مشهور هی
یهي باعث هی که قدیم سے آبادي اِسکي ترقي پذیر هی چنانچه باشندے
اِسکے تخمیناً تیس کروڑ کے قریب هیں اِنمیں سے ایک کروڑ قطعه منصوریه
اور باقي خاص ممالک چین میں هیں نهریں اِس ملک میں بهت
هیں جو بڑي بڑي ندیوں میں سے کهودکر نکالي هیں بباعث کثرت
انهار کے تمام ممالک کي زمین زر خیز اور سیر حاصل هی تجارت بهي
کثرت سے هوتي هی بندوبست تجارت کا بهت خوب هی صناعي اِس
ملک کي شهره آفاق *

حدود اربعه اِسکے یهه هیں سمت مشرق بحر الکاهل جانب جنوب
بحیره چین اور انام طرف مغرب برهما اور تبت سمت شمال منصوریه
اور مغلیه یهه تمام قطعه بیس یا اکیس درجے عرض شمالي اور اٹهانوے
سے لیکر ایکسو چوبیس درجے طول شرقي میں واقع هی کئي جزیرے
بهي اِسکے قریب هیں شکل اِسکي قریب به مدور جسکا قطر باره سو
میل طویل اور نصف دائره کا محیط جو بحر الکاهل سے ملا هوا هی دو
هزار پانسو میل هی بطرف شمال اور مشرق مابین اِسکے اور جزیره نمائے
کوریا کے بحیره زرد حائل هی جسکو خلیج پیچیلي بهي کهتے هیں کناره
اِسکے نهایت بلند هیں جزیره نمائے چانگ‌ٹونگ سے که خلیج پیچیلي
کے حد جنوبي پر هی جزائر چوسان تک تمام قطعه نشیب میں هی
لیکن خوب سیراب اور شاداب اور هوا مرطوب هی اور جزائر چوسان سے
حد جنوبي تک بلند اکثر کناره اِسکے ناهموار هیں اِس طرف بندر جهاز

کے بہت ہیں اِس ملک کے وسط میں سے ایک سلسلہ شروع ہوکر شرقاً جزائر چوسان تک چلا گیا ہی اور وہاں سے دکھن کي طرف پھرکر بحر الکاہل کے کنارہ کے قریب شہر کانٹون تک جاکر پھر وہاں سے موڑ کر مغرب کي طرف سیدھا چلا گیا ہی پس وسط ممالک چین اِس سلسلہ کے باعث بلند اور میزانہ وار ہی *

اِس قطعہ متوسطہ سے اُتر طرف یعني حصہ شمالي اِس ملک میں رود ہوئنگ‌ہو اور اِسکے دکھن یعني حصہ جنوبي میں رود ینگ‌سي‌کیانگ جاري ہی جنکے باعث یہہ دونوں قطعہ سیراب اور شاداب ہیں یہہ دونوں ندیاں اِس تمامي سر زمین میں بہت نامور ہیں بلکہ بجز مسیسپي اور آمیزن کے جو امریکہ شمالي اور جنوبي میں واقع ہیں اور کوئي ندي انکے برابر نہیں ہی چشمے اِن دونوں کے قریب قریب ہیں تبت کے گوشہ شمال و مشرق کے پہاڑوں میں سے یہہ دونوں نکلکر رود ہوئنگ‌ہو تو شمال کیطرف قطعہ مغلیہ میں گئي ہی اور اُسي قطعہ میں اولاً مشرق کي طرف پھر کر دو سو میل تک سیدھي چلي گئي ہی بعدہ سیدھي جنوب کي جانب پلٹ کر بہت دور تک بہہ کر دوبارہ پھر مشرق کیطرف مڑکر بحر الکاہل میں جا ملي ہی *

اور رود ینگ‌سي‌کیانگ جیسے اور جتني دور ہوئنگ‌ہو شمال کي طرف بہي ہی ویسے ہي اور وتني دور تک یہہ جنوب کي طرف بہي ہی گو چشمے اِنکے قریب ہیں لیکن جریان مختلف کے باعث اِنکے بیچ میں ایک ہزار میل کا فاصلہ پڑ گیا ہی پس یہہ ینگ‌سي‌کیانگ جنوب کي جانب بہہ کر خاص ممالک چین میں سیدھي شمال اور مشرق کي طرف بہتي ہوئي ہوئنگ‌ہو کي مصب سے جنوب کي طرف بحر الکاہل میں اُس مقام پر جا ملي ہی کہ اِسمیں اور ہوئنگ‌ہو میں ایکسو دس میل کا فاصلہ رہ گیا ہی گویا کہ تمام ملک چین کو گھیر لیا ہی سواے انکے اِس مملکت میں اور بہت سي چھوٹي بڑي

ندیاں هیں خصوصاً هوئنگ‌هو سے اُتر طرف پے هو ایک ندي هی اِسکے
نام سے خلیج پیچھلے اور شہر پے کن جو دارالخلافت هی اِس
نام سے موسوم هی اِسي ندي میں سے ایک بہت بڑي نہر
کھود کر نکالي هی جو سیدهي جنوب کي طرف بہکر رود هوئنگ‌هو
میں جاکر مل گئي هی دوسري ندي تاسي کیانگ قطعۂ جنوبیہ
میں سے گذرکر خلیج کانتون میں جو لنگر گاہ هی جاکر ملي
هی اِسمیں اور رود ینگ‌سي‌کیانگ میں ایک پہاڑ هی جو مشرق کي
طرف سے مغرب کي جانب چلا گیا هی یہہ تاسي‌کیانگ اُسیکي تلہٹي
میں بہتي هی جس جس قطعہ میں سے یہہ هوکر گذري هی وہ خوب
سرسبز اور سیراب هی باقي نصف حصہ غربي مملکت چین کوهستان
اور اکثر ویران هی لیکن بباعث پتھر کے کوئیلوں کي کان کے کچھہ آباد
بھي هی *

وہ قطعہ جسمیں سے رود ینگ‌سي‌کیانگ هوکر گذري هی اُسکا حصہ
شرقي نشیب میں هی لیکن خوب زرخیز اور سیراب هی وہ غلے جو
هندوستان میں هوتے هیں مثلاً چاول گیہوں تنباکو وغیرہ وهاں بھي
پیدا هوتے هیں اور وہ قطعہ جو گوشہ شمال اور مشرق میں هی بہ سبب
پہاڑوں کے اکثر ناهموار هی باوجودیکہ وے پہاڑ بہت بلند نہیں هیں
جو جو نباتات کہ اقالیم معتدلہ میں پیدا هوتي هیں وهاں بھي هوتي
هیں کشتکاري بہت هوتي هی آب و هوا بھي وهاں کي اچھي هی
باقي اور تمام ممالک چین خوب آباد اور زرخیز هیں پس جو خط
عرض کہ وسط اٹالیہ میں هوکر گذرا هی وهي خط چین کے شمالي اطراف
میں هوکر جاتا هی اور جیسے کہ وسط اٹالیہ میں شہر ناپلس کي
آب و هوا اعتدال میں مشہور هی ویسے هي اِسمیں بھي بلکہ اسکي
آب و هوا وهاں سے بھي اچھي هی گرمي میں نہ زیادہ گرمي اور سردي
میں نہ زیادہ سردي لیکن جنوبي قطعات میں خصوصاً کانتون اور ماکاؤ

میں کہ اقالیم حارہ کے قریب واقع هی یعنی اِسي خط عرض پر جو مصر
کے شمال کي طرف هوکر گذرتا هی مصر کے اطراف شمالي کي مانند
ماہ جولائي اگست ستمبر میں بہت گرمي مایل برطوبت هوتي هی
اُن دنوں میں آندھي طوفان کي اِسقدر چلتي هی کہ اَور کہیں نہیں
چلتي چنانچہ جو لوگ کہ کنارہ پر رهتے هیں اَور ناخدائي کرتے هیں
وہ بھي ایسے طوفان کي اندھي سے ڈرتے هیں اور اُسکو وہ لوگ اپنے محاورہ
میں طیفون کہتے هیں حیوانات میں سے درندے جانور اِس ملک میں
بہت کم هیں شہر کانٹون جہاں اهل فرنگ اکثر تجارت کے واسطے جاتے
هیں اگرچہ وہ بھي کلکتہ کے خط عرضي پر واقع هی اور گرمي بھي
ویسي هي هوتي هی لیکن شیرببر کا نام وهاں مثل عنقا کے هی اور
ریچھہ کم پائے جاتے هیں اور باوجودیکہ بڑي بڑي ندیاں هیں لیکن
مگرمچھہ مطلقاً نہیں هی شاید بباعث کثرت آبادي کے درندوں کے
واسطے جگہہ رهنے کي نہیں رهي اور چونکہ آدمي کام کے واسطے کثرت
سے ملتے هیں اِس سبب سے وہ لوگ گائے بیل اور لدو جانور بھي کم رکھتے
هیں *

نہر کبیر اور سٹ چوین کا بیان

جس نہر کا کہ ذکر سابقاً مذکور هوا اُس کے دو نام هیں نہر کبیر اور
نہر سلطانیہ کبیر اِس لحاظ سے کہ وہ اِسقدر بڑي هی کہ ایک بڑا دریا
معلوم هوتا هی اور یہہ رود پیہو کے شمال کي طرف سے کھودکر نکالي
هی اِس ندي کي ایک شاخ شہر پےاِن کے نیچے سے جو دارالسلطنت
هی نکلي هی بلکہ شہر مذکور کا اِس نام سے موسوم هونے کا یہي سبب
هی کہ وہ رودپیہو کے کنارہ پر واقع هی اِس شہر سے جو جو ملک کہ
شمال اور جنوب کي طرف هیں اُن کے باشندوں کي آمد و رفت اِس
شہر میں اِسي نہر کي راہ بہت کثرت سے هی نہر مذکور اولاً سیدھي
جانب جنوب بہتي هوئي روڈ هوئنگـهو اور ینگـسيکیانگ پر سے

گذرکو پھر مایل بمشرق موڑکر بحرالکاہل میں جزائر چوسان کے
مقابل گرتي هى اور چونکه یهه نہر دکھن کي طرف بہتي هى اور اور
ندیاں پورب کي طرف پس اہل چین نے بعض ندیوں کو خصوصاً
رود ویں‌هو کوبہی کاٹ‌کر اُسکا پاني اِس نہر میں لے آئے ہیں تا که
اِسمیں پاني همیشه رهی اور جس مقام پر که نشیب آگیا هی اُس
جگهه اِس نہر کي ته کو بهي پخته کردیا هی اور پاني کي حفاظت کے
واسطے دونوں کناروں پر دیواریں بنا دیں هیں تاکه پاني کسي اَور طرف
بهکر نه نکل جاوے اور نشیب کي جگهه کناروں پر کل کهڑي کي هى که
جب جہاز نشیب کي طرف سے آتا هی اور بباعث زور دھار کے بلندي پر
چڑھ نہیں سکتا پس اُسکو کل سے کھینچ کر اوپر چڑھا لیتے هیں
اهل فرنگ بافرهنگ ایسے مقام پر دانائي سے ایک اور تدبیر عمده عمل
میں لائے هیں اور وه یهه هی که اِبتداے نشیب اور اِنتہاے نشیب میں
دو دروازے نصب کیئے هیں اولاً نیچے کے دروازه کو کهلا رکھتے هیں که جہاز
اُسمیں آجاے بعده اُسکو بند کرکے اوپر کے دروازه کو آهسته آهسته کهولتے
هیں تاکه پاني اُسمیں آکر برابر بهرجاوے پس جسقدر پاني بهرتا جاتاهی
اُسیقدر جہاز بهي اوپر هوتا جاتا هی جب که وه پاني اوپر کے پاني کے
برابر هوجاتا هی تب اوپر کے دروازه سے جہاز بسهولیت تمام وهاں سے
نکل جاتا هی بعده اوپر کے دروازه کو آهسته سے بند کرکے نیچے کا دروازه
دوسرا جہاز آنے کے واسطے کهول دیتے هیں ایسي جگهه میں که آمدورفت
کشتیوں کي بہت کثرت سے هوتي هی ایک چوکي مقرر هوتي هی که
جسوقت کشتي آتي هی ملاح اُسکا بآواز بلند پکار دیتا هی تاکه چوکیدار
فی‌الفور پہونچکر اُس تدبیر کو عمل میں لاتا هی دوسري تدبیر ایک اور
یهه هی که ندي یا نہر کے ایک طرف سڑک هموار بني هی که گھوڑے
کشتي کو بطور کاٹ میل کے کھینچکر لیجاتے هیں اور جیسے که ریل
فی‌زماننا هندوستان میں واسطے امورات مالي اور اِنتظام ملکي کے بہت

سفید هی ویسے هي ممالک چین میں یهه نهر هی علاوہ اِسکے اور بهت بڑا فائدہ یهه هی که اِسکے باعث ملک خوب آباد هی جیسے که زمانه سابق میں شهر بهوپال کا تال بهت وسیع تها حکام وقت نے یهه تدبیر کي که اُسکے پاني کو کات کر کچهه نکال دیا اور پهر بندکردیا پس جس جگهه که پهلے پاني تها اب وهاں تین سو گانوں آباد هیں علیهذاالقیاس اهل چین نے که ممالک چین میں جهیلیں بهت تهیں اور ملک ویران تها پس اُنهوں نے اُن جهیلوں کا پاني کات کر اِس نهر میں لے آئے که اب اُن جهیلوں کے مقام پر آبادي هوگئي هی طول اِس نهر کا تخمیناً سات سو میل هی اِس بیان مرقومه بالا سے کمال دانائي اور محنت شعاري اهل چین کي ثابت هوتي هی که اُنهوں نے اتني عریض اور طویل نهر واسطے آبادي اور سیرابي ملک اور فوائد رعایا اور حسن اِنتظامي مملکت کے بنائي عليهذاالقیاس پناه سلطنت یعني سد چین کا ایسا پخته کام کیا که ایک مدت دراز سے ابتک قایم هی چین کے مورخوں نے لکها هی که قبل از دوسو برس مسیحي کے اُس پادشاہ نے که جو سب سے پهلے تمام ممالک چین پر قابض اور متصرف هوا تها بنوائي تهي یهه دیوار خاص چین سے حد شمالي پر خلیج پیچے لے سے شروع هوکر اِنتهاے حد مغرب تک کهچي هوئي هی اِس درمیان میں بڑے بڑے پهاڑ اور گهري گهري نشیبیں اور بیشمار ندیاں واقع هیں جن پر سے محراب دار پل بناکر اُسپر دیوار اُتهائي هی اور جس طرف که غنیم کا دباؤ پایا اُس جانب دو دیواریں بنائي هیں نیؤ اِسکي پچیس فت چوڑي اور دو فت گهري پتهر کي بني هوئي هی بیچ میں دیوار کے متي اور دونوں طرف اُسکے پتهر اور پخته اینت بلندي اِسکي اکثر بیس فت اور اِنتهاے بلندي پر پندرہ فت عریض هی اور سو سو گز کے فاصله پر ایک ایک برج اور کهیں قلعه مضبوط بنا هوا هی هر ایک برج سینتیس فت بلند اور چالیس فت مربع اور اِنتهاے بلندي پر تیس فت

وسیع قلعه اِس سے بهي بلند پچاس فت کے قریب تک اور دو منزله بنے هوئے هیں اور وہ پہاڑ جن پر سے وہ هوکر گذري هی پانچ هزار فت عموداً بلند هیں اِس دیوار کو ممالک چین کي سر حد سمجهنا چاهیئے طول اِسکا پندرہ سو میل هی اِس دیوار کے دیکهنے بلکه حال بالتفصیل سننے سے عقل اِنسان ضعیف‌البیان کي ورطه حیرت میں آجاتي هی کیونکه اِبتداے زمانه سے ابتک کبهي کسي نے ایسي محنت نکي هوگي لیکن اِس محنت سے اُنکي عقل اور دانائي ثابت نهیں هوتي هی کیونکه في‌زماننا اگر کوئي غنیم اُن ممالک کا اِرادہ کرے تو ایک طرف سے دیوار توڑکے اُس مملکت پر غلبه پاسکتا هی پس اِس صورت میں باقي اور سب دیوار محض بےفائدہ اور لاحاصل هی اور اِسقدر اُنکي محنت برباد بلکه ایساهي هوا که سنه ۱۳۰۰ ع میں † چنگیز خاں نے قطعه منصوریه

---

† اِس مقام پر مناسب جانکر مختصر حال چنگیز خاں کا لکهاجاتا هی چنگیز خاں ایک کوهستاني ملک کي قوم پر جو سد چین کے شمال کیطرف واقع هی سردار تها پهلے اس نے اپنے سسر ادگ خاں سے لڑکر اُس کي دارالخلافت شهر کاراکورم جو رود امور یعني سگهي لین کے کنارہ پر آباد هی فتح کرکے اُس شهر کو اپني دارالسلطنت قرار دیا پانچ برس کا عرصه نگذرا تها که اس نے اپني گردنواح کي قوموں پر غالب هوکر تمامي مغلوں کا بادشاہ بن گیا ابتداے اس کي یهه تهي بعدہ بعض بعض اوقات اور اَوْر اطراف فوج بهیجکر فتحیاب هوا چنانچه اولاً دیوار چین کو توڑ کر تمامي شمالي ممالک چین پر قابض اور متصرف هوگیا بعدہ مغلوں کو مغرب کیطرف لیجا کر محمد قطب‌الدین جو که ایران اور جنوبي قطعات ایشیا میں ملک شام سے ملک سندہ تک کا پادشاہ تها رود سیحون کے قریب اُس پر چڑهائي کرکے فتحیاب هوا اور تمام وہ ملک جو رود جیحون سے شمال کي طرف واقع هی اپنے قبضه میں کرلیا تهوڑے عرصه میں تمام ملک ایران اور پنجاب کو ایسے هي لے لیا پهر وهاں سے پهرکر اور رود سیحون سے عبور کرکے ساتهه برس کي عمر کے بعد اپني دارالخلافت میں آیا اُس وقت اس کي سلطنت رود والگا سے بحرالکاهل تک اور حدود سیبیریا سے حدود فارس تک تهی گویا قریب تمام ایشیا پر قابض تها بعدہ صرف ایک برس اپني دارالسلطنت یعني شهر کارا کورم میں آرام کرکے پهر ایک فوج آراسته کرکے دشت گوبي میں سے گذر کر توران پر چڑهائي کي اور تنجوت پادشاہ توران پر فتحیاب هوا پهر اپني دارالسلطنت کي طرف مراجعت کرکے دوبارہ پهر ممالک چین کا اِرادہ کیا اور اُسکے

کي طرف سے حملہ کرکے اور ایک مقام سے دیوار توڑ کر ملک چین پر قبضہ کرلیا تھا ابتک اُسي خاندان کا تسلط چلا آتا هی *

ممالک چین کے صوبجات کا بیان

خاص مملکت چین اٹھارہ صوبوں میں منقسم هی اولاً هم بعض الفاظ زبان چین کے معني بیان کرتے هیں تاکہ اُس سے صوبوں وغیرہ کے نام کے معني بخوبي سمجھہ میں آویں پے شمال نان جنوب تنگ مشرق سي مغرب هو اور کیانگ ندي اور ،ود شان پہاڑ هو بواؤ معروف جھیل فو اول درجہ کے صوبے کي دارالامارۃ کا شہر چو دوسرے درجہ کے صوبہ کي دارالامارۃ کا شہر تسي،این اور هي،این تیسرے درجہ کے صوبہ کي دارالامارۃ کا شہر اِن تین درجوں کے شہروں کي شہر پناہ بھي هوتي هی ینگ اوقیانوس تسي کے یعني بیٹا پس ،ود ینگ تسي کیانگ کے معني اوقیانوس کا بیٹا باعتبار اُسکي عظمت کے چنگ قصبہ هوانگ زرد رود هوئنگ هو سے مراد رود زرد تائي جزیرہ جیسے تائي هو یعني جھیل فلاني جسمیں کوئي جزیرہ واقع هی شا ریت مو دشت کن پادشاہ معہ اراکین سلطنت انگریزي میں بھي پادشاہ کوکنگ کہتے هیں *

صوبوں کے نام اول صوبہ پیچیلے مملکت چین کے گوشہ شمال اور مشرق میں واقع هی چونکہ یہہ صوبہ خلیج پیچیلے کے کنارہ پر هی اِس سبب سے اِس نام سے موسوم هی *

ممالک جنوبي کو داخل ممالک محروسہ کرنا چاھا لیکن اُس کي سر حد پر پہنچکر وفات پائي مگر اس نے تھوڑے عرصہ میں قطعہ ایشیا کے خوب آباد اور سرسبز اور شاداب ملکوں کو خراب کردیا اور غزني و قندھار اور هرات اور بلخ اور بخارا اور سمرقند کي مانند بہت شہروں کو لوٹ اور مار کر ویران اور تباہ کرڈالا اهل فارس کے مورخوں کي تحریر سے معلوم هوا کہ وہ اس عرصہ میں پچاس لاکھہ آدمیوں کو قتل کیا پس اُس وقت سے کہ وہ سد چین توڑ کر ممالک چین پر قابض هوا اِسلیئے اهل چین نے دیوار چین کو هیچ و پوچ سمجھکر بے مرمت چھوڑ دیا کہ اب وہ جابجا سے منہدم هوگئي هی *

صوبہ شان‌سي صوبہ پیچیلے سے بطرف مغرب اور رود هوئنگ‌هو سے سمت مشرق یعني یہہ صوبہ اِن دونوں کے بیچ میں واقع هی *

صوبہ شن‌سي جو رود هوئنگ سے بطرف مغرب واقع هی *

صوبہ کان‌هو مملکت چین کے گوشہ شمال اور مغرب میں واقع هی یہہ چاروں صوبے اِس مملکت کي حد شمالي پر واقع هیں اور اِنکي حدود شمالي پر سد چین بني هوئي هی صوبہ پیچیلے کي جانب جنوب مائل بہ مشرق شان‌تان هی اِن دونوں صوبوں کے بیچ میں سے نہر کبیر گذر کر رود هوئنگ‌هو میں جا ملي هی اور رود هوئنگ‌هو سے جنوب کي جانب صوبہ هوتان هی اور اِس سے بطرف مشرق اور رود مذکور سے جنوب کي طرف صوبہ نیگ‌هوئي هی اور مملکت چین کے گوشہ مغرب اور جنوب میں صوبہ هوپي هی یہہ تینوں صوبہ رود ینگ‌تسي‌کیانگ اور هوئنگ‌هو کے درمیان یعني وسط چین میں واقع هیں *

صوبہ چانگ‌ٹونگ اور اِسکے گوشہ جنوب اور مشرق میں صوبہ کیانگ‌نان واقع هی یہہ صوبہ کنارہ بحر الکاهل سے متصل هی اور اِسمیں سے دونوں رود هاے مذکور گذر کر بحر الکاهل میں جا ملي هیں اور وسط چین کے مغرب طرف صوبہ سي‌چوان هی باقي اور نو صوبے حصے جنوبي مملکت چین میں واقع هیں *

گوشہ جنوب اور مشرق میں بحر الکاهل کے قریب تین صوبے چي‌کیانگ اور فوکینگ اور کوانگ‌ٹون هیں اور خاص جانب جنوب ملک آنام اور برهما کے متصل صوبے کوانگ‌سي اور ین‌نان هیں اور باقي صوبے کیانگ‌سي اور هونان اور هوکوانگ اور کوای‌چو رود ینگ‌تسي‌کیانگ سے جانب جنوب واقع هیں چونکہ اِن تمام صوبجات میں غیر ملک کے آدمیوں کي آمد و رفت کي ممانعت هی اِس سبب سے اُنکا حال بخوبي معلوم نہیں بجز اِن چند شہروں کے جنکا ذکر مذکور هوتا هی

کسي قدر معلوم هی کیونکه اِنمیں شاہ چین کي طرف سے تجاروں کي آمد و رفت کي اجازت هی اور اکثر تجار اهل فرنگ وهاں گئے که اُنسے حال وهاں کا معلوم هوا اور وے یهه هیں پےکن جو في زماننا تمام مملکت چین کي دارالسلطنت هی یهه شهر رود پیهو سے قریب هی اگرچه اِس شهر اور رود میں چهه میل کا فاصله هی لیکن نهر کبیر کي راہ بسواري کشتي رود مذکور میں لوگوں کي آمد و رفت بهت هی *

دوسرا شهر نانکن هی که زمانه سابق میں دارالسلطنت تها یهه شهر رود ینگ‌تسي‌کیانگ کے کنارہ جنوبي پر مہانه سے ایکسو بیس میل کے فاصله سے آباد هی شهر اموئي کنارہ بحر الکاهل پر جزیرہ فورموسا کے مقابل صوبه فوکین کي سر حد پر واقع هی یهه شهر بندر هی شهر کوانگ‌تونگ جسکو اهل فرنگ کان‌تون کهتے هیں رود سي‌کیانگ کے مہانه پر آباد هی اور اموئي سے بطرف مغرب مایل به جنوب تین سو میل دور هی اِس شهر کي لنگرگاہ بهت مشهور هی شهر فوچوخو صوبه فوکین کي دارالامارۃ هی اِس شهر کے باشندے فن ملاحي اور ناخدائي میں مشهور هیں اِس صوبه میں چاء بهت کثرت سے پیدا هوتي هی شهر ننگ‌پو بحر کے کنارہ پر جزیرہ چوسان کے مقابل واقع هی شنگ‌هئي بهي جزیرہ مذکور سے اُتر طرف چین کے حد مشرق پر واقع هی اور شهر چاپو ننگ‌پو اور شنگ‌هئي کے بیچ میں اور شهر سوچوفو شنگ‌هئي سے سمت مغرب کنارہ نهر کبیر پر واقع هی *

اِن شهر هاے مذکور میں بباعث متصل واقع هونے کے بحر الکاهل سے سواے پےکن کے که وہ زیادہ سو میل سے دور هی اهل فرنگ کي اِنمیں آمد و رفت هوئي علاوہ اِنکے اور صوبجات میں بباعث کثرت خلایق کے بڑے بڑے شهر بهت هیں لیکن بجز اُنکے نام کے اور کچهه حال معلوم نهیں پس صرف ناموں کا لکهنا لاحاصل سمجهه کر قلم انداز کیا اِن چند شهروں کا خصوصاً صوبجات شمالي میں شهر پےکن کا که في زماننا تمام مملکت کي دارالخلافت هی

اور صوبجات غربي میں شهر چنگ‌تو‌فو کا که صوبه سي‌چوان کي دارالامارۃ هی جس قدر حال که معلوم هی لکها جاتا هی اور شهروں کو اسي پر قیاس کر لیا چاهیئے لیکن اولاً هم اُن شهروں کا حال جو بحر الکاهل سے متصل هیں بالاجمال لکهه کے اُن دو شهروں کا بالتفصیل لکهینگے ازانجمله ایک شهر نانکن هی جو سابق میں دارالسلطنت اِس مملکت کا تها یهه رود ینگ‌تسي‌کیانگ کے جنوبي کنارے پر واقع هی اور بحر الکاهل سے تخمیناً ایکسو بیس میل کے فاصله پر اور سنه ۱۳۰۰ ع میں جب که مغلوں نے اِس سلطنت پر حمله کر کے قابض اور متصرف هوئے اِس شهر دارالسلطنت قدیم کو ترک کر کے شهر پےکن کو جو اپنے وطن اصلي سے قریب تها دارالمملکت مقرر کیا اُس وقت میں یهه شهر تمام روے زمین کے شهروں سے بڑا اور خوب آباد تها چنانچه منقول هی که اُس وقت میں باشندے اِسکے تخمیناً چالیس لاکهه تهے در حقیقت چونکه یهه مملکت کسیکے تابع نتهي تو یهه شهر به نسبت اور سب شهروں کے بلحاظ اسکے که وسط ممالک میں واقع هی بطور انسب لایق دارالخلافت مملکت کے تها في زماننا شهر پناه کا اِس کے محیط تخمیناً بیس میل هی لیکن شهر پناه کے اندر سب آباد نهیں هی صرف وه گوشه جو رود ینگ تسي کیانگ سے چهه میل کے فاصله سے هی آباد هی پس اِس آباد گوشه میں چوبیس سڑکیں بڑي بني هوئي هیں جنمیں دونوں طرف سے اَور کئي ایک چهوٹي چهوٹي سڑکیں آ ملي هیں اور اُن وسیع سڑکوں کے بیچ میں ایک نهر جاري هی جسپر سے گذرنے کیواسطے ایک ایک محراب کے چهوٹے چهوٹے پل بنے هوئے هیں تمام سڑکیں سیدهي اور خوش قطع اور همیشه صاف رهتي هیں باقي اور تمام شهر جو اندر شهر پناه کے هی رود مذکور کے کناره تک باغ اور باڑیاں هیں لیکن آن میں بهي اچهي خوشنما سڑکیں بني هوئي هیں اِس شهر میں ایک عمارت عجیب قابل‌الذکر هی اور وه ایک نو برج هی

کہ بتمامہ چینی مٹی کی اینٹوں کا جسکے برتن ہوتے ہیں مثمن یعنی ہشت پہلو بنا ہوا ہی تخمیناً دو سو چالیس فٹ بلند نو منزلہ ہی نیؤ کے قریب ہرایک پہلو کا عرض پندرہ پندرہ فٹ ہی پر جسقدر بلند ہوتا گیا ہی کم ہوتا گیا ہی اور ہرایک منزل بہ نسبت نیچے کی منزل کے چھوٹی یعنی چوڑائی میں کم ہی پس جسقدر کہ نیچے کی منزل زیادہ ہی سلامی سائبان بنا دیا ہی کہ وہ سائبان دیوار سے بہت باہر نکلا ہوا ہی اُس کی اولتی کی جگہہ گھونگرو بہت سبک لگے ہوئے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہی تو وہ ہلکر ایک دوسرے سے ملکر بجتے ہیں اور منزل میں صرف ایک ہی ایک مکان ہی نقش و نگار طلائی اور نقرئی سے آراستہ اور پیراستہ تصویریں نہایت عمدہ قرینے سے لگی ہوئیں ہرایک منزل پر چڑھنے کے واسطے زینے بطور منارہ کے مدور بنے ہوئے ہیں *

اشیائے تجارت اس کی پارچہ سوتی خصوصاً ایک قسم کا کپڑا جسکو نانکین کہتے ہیں کہ وہ اِسی شہر کے نام سے موسوم ہی باشندے اسکے اکثر یہی کپڑا پہنتے ہیں تعداد باشندوں کی تخمیناً تین لاکھہ سے پانچ لاکھہ تک ہی *

دوسرا شہر شنگہائی ہی یہہ ایک بڑا مشہور بندر ہی اُن پانچ شہروں میں سے جو بحرالکاہل کے کنارہ سے متصل اور شاہ چین کیطرف سے اہل فرنگ کے تجاروں کی آمدورفت کے واسطے اُن میں اجازت ہی اُن سب سے یہہ شمال کی طرف واقع ہی اور بہ نسبت جزیرہ چوسان کے جو اس سے جانب جنوب واقع ہی سو میل دور ہی اور یہہ شہر رود دوسنگ اور ینگ تسی کیانگ کے سنگم سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر پناہ اس کی نہایت بلند اور مستحکم جسکا محیط ساڑھے تین میل ہی بباعث کثرت تجارت کے بہت کثرت سے آباد ہی یہاں تک کہ کوئی جگہہ باقی نہیں جہاں مکان نہیں کثرت مکانات سے راستے بھی تنگ ہوگئے ہیں اکثر باشندے اس کے سوداگر ہیں شہر پناہ سے

شہر بھي لب دريا تک بستے هيں شہر کے اندر هر روز بازار بہت گرم رهتا هی هرايک قسم کي جنس تجارت خصوصاً اپنے وطن کے باشندوں کے ليئے مثلاً پارچہ و اشياے خوردني اور زيور وغيرہ هر دوکان ميں موجود اور غير ملک کے تجاروں کے حق ميں بھي بہت اچھا هی کيونکہ اهل چين کے تجاروں کے جہاز جنکو چيني زبان ميں جنک کہتے هيں اطراف شمالي اور جنوبي سے يہيں آتے هيں اور براه رود ينگ سي کيانگ قصبات کي اشياے تجارت بھي يہيں آکر فروخت هوتي هيں باشندے اسکے تخميناً تين لاکھہ هيں *

تيسرا شہر ننگ پو هی کہ شہر شنگ هئي سے جانب جنوب کنارہ بحر کے قريب جزائر چوسان کے مقابل واقع هی يہہ بھي شاہ چين کي طرف سے تجارت اهل فرنگ کے واسطے مقرر هی کنارہ بحر سے بارہ ميل کے فاصلہ پر دو نديوں کے سنگم کے قريب آباد هی اور وے دونوں ندياں اِس شہر سے فاصلہ مذکور تک بہکر بحرالکاهل ميں جاکر گرتی هيں ان دونوں کے اوپر ناؤں کے پل بنے هوئے هيں اور مال تجارت کي کشتيوں کي آمدورفت کے واسطے ايک وقت معين پر اُس پل کي ناؤں کو کھول ديتے هيں اور کشتياں نکل جاتي هيں اِس شہر کي شہر پناہ بھي بہت بلند اور مستحکم هی محيط اس کا تخميناً پانچ ميل شہر پناہ کے اندر مکانات بہت کثرت سے بنے هوئے هيں اور چند سڑکيں بھي اِس ميں بہت وسيع اور خوش قطع باشندے اِس کے تخميناً تين لاکھہ اَسي هزار هيں *

چوتھا شہر سو چو فو هی جو شہر شنگ هئي سے بطرف مغرب کچھہ تھوڑي دور پر نہر کبير کے کنارہ پر آباد هی اور جھيل ٹائي هو سے بھي قريب هی علاوہ اِس کے اور تين جھيليں اس کے گرد و نواح ميں هيں چونکہ يہہ شہر بلند زمين پر آباد هی اور نہر کبير اور جھيليں نشيب ميں هيں اِس سبب سے وے دور سے بہت خوشنما نظر آتي هيں اگرچہ

یہہ شہر بھي اور شہر ھاے ممالک شمالي مملکت چین کي مانند ھی
لیکن باشندے اس کے بظاھر بباعث خوش پوشاکي اور خوش خوراکي
کے متمول معلوم ھوتے ھیں اور خوش وضعي و تیز فہمي اور حسن‌اخلاقي
میں اھل چین کے نزدیک ضرب‌المثل ھیں بلکہ عیاشي میں شہرۂ آفاق
ھیں نہر کبیر اُس کي شہر پناہ سے نہایت ھي قریب ھی بلکہ بعض
جگہہ سے شہر پناہ کے بیچ میں سے محراب بناکر چھوتي چھوتي نہریں
اُس میں سے کاٹ کر شہر میں اِتني لائے ھیں کہ تمام شہر میں ھرجگہہ
نہر کا پاني موجود ھی اور شہر پناہ کي فصیل کے نیچے وہ کشتیاں جنکو
جنک کہتے ھیں ھمیشہ لگي رھتي ھیں اور اُن میں سواے اُن کشتیوں کے
جو لڑائي و یا مال تجارت کے لیجانے کے لیئے مقرر ھیں اکثر لوگ بطور
گھر کے معہ عیال و اطفال تفریح طبع کے واسطے نہر ھي میں رھتے ھیں
نصف شہر جو بطرف مشرق ھی اُس میں اکثر غربا رھتے ھیں اور نصف
غربي میں امراء و دولتمند جنکے مکانات پختہ اور بلند اور اِس نصف بازار
کي دوکانیں بہت خوش قطع بني ھوئي ھیں بباعث کثرت پاني کے اِس
شہر کے اطراف میں چانول کي پیداواري اِس کثرت سے ھوتي ھے کہ جس
طرف دیکھیئے بجز دھان کے کھیت کے اور کچھہ نظر نہیں آتا اکثر باشندے
بھي اِس کے بہ نسبت اور غلہ کے چانول بہت کھاتے ھیں اِس شہر کي
ترقي اور کثرت آبادي اور باشندوں کے متمول ھونے کا یہہ باعث ھی کہ
بہ نسبت اور تمامي بلاد صوبہ جات شمالي کے بڑي تجارت گاہ ھی
چنانچہ ننگ پو ھونگ چو شنگ‌ھئي چنگ کیانگ فو نانکن اور
اَوْر بعض بعض اور شہروں سے بھي رود ینگ‌تسي کیانگ اور اَوْر نہروں کي راہ
بلکہ دارالسلطنت پے کن سے بھي براہ نہر کبیر اکثر تجارت کا مال یہیں آکر
فروخت ھوتا ھی اور اس مملکت کے ممالک شرقي میں نہریں اِس کثرت
سے ھیں کہ لوگوں کي آمدورفت اور مال تجارت کے بھیجنے کے واسطے گویا
یہي سڑکیں ھیں *

پانچواں شہر چاپو هی جو سوچوفو سے جانب جنوب خلیج بحر کے کنارہ پر جزایر چوسان کے مقابل بشکل مربع آباد هی طول شہر پناہ کا قریب تین میل کے گرد اِس شہر پناہ کي خندق اِس قدر عمیق اور عریض هی اور پاني سے لبالب هی که اکثر اشیاے تجارت کشتي میں بھرکے اِسي خندق کي راہ شہر میں آتي هیں مکانات اور بازار کي قطع اور باشندے اس کے مانند اور شہر هاے مذکورہ بالا کے هیں بلکه تمامي مملکت چین کے بلاد باهم طرز عمارات وغیرہ میں یکساں هیں انهي چند شہروں پر جنکا ذکر مذکور هوا اور شہروں کو بھي قیاس کرلیا چاهیئے بخلاف هندوستان کے شہروں کے که هریک شہر ایک دوسرے سے طرز عمارت اور حکومت وغیرہ میں علحدہ هی اِس شہر میں کچھه فوج انتظام صوبه جات شرقي کے واسطے بھي رهتي هی چونکه تمام اهل لشکر شاهي قوم مغل هیں اور اصل چین والوں سے دین اور راہ و رسم میں خلاف هیں اِس سبب سے لشکری معه اپنے قبایل کے شہریوں سے علحدہ رهتے هیں (چنانچه هندوستان میں گوروں کي پلٹن) *

چھٹا شہر فوچو فو هی یهه صوبه فوکین کي دارالامارۃ هی جزائر چوزان اور شہر کان تون کے درمیان میں اور بحر سے بیس میل دور رودمن کے اوپر آباد هی چونکه یهه صوبه تمام مملکت چین میں بحري تجارت مشہور هی اور باشندے اسکے فن ملاحي اور جهاز راني میں خوب ماهر هوتے هیں پس سرکاري جنگي جهازوں اور تاجروں کے جهازوں پر یهي لوگ که اُن کا پیشه بھي یهي هی مقرر هوتے هیں اِس شہر کے ایک طرف بحر اور تین طرف بلند پهاڑ محیط هیں بیچ میں اُس کے رودمن بهتي هی اور شہر اُس کے دونوں طرف آباد هی ایک طرف سے دوسري طرف جانے کیواسطے رود مذکور پر ایک پختهپل بنا هوا هی جو تخمیناً دو هزار فٹ یعنے قریب نصف میل کے لنبا هی بیچ میں اُسکے سو در اِس قطع کے بنے هوئے هیں کہ دیواریں اُن دروں کي عموداً بلند اور اوپر اُسکے بڑي بڑي

چٹانوں سے پٹے ہوئے ایام بارش میں رود مذکور بڑے زور شور سے بہتی
ہی اور باوجودیکہ یہہ پل ایک مدت دراز سے بنا ہوا ہی لیکن مطلقاً
اُسکو کچھہ صدمہ نہیں پہونچتا اور جو سلسلہ پہاڑ کہ اِس شہر کے
قریب آکر تمام ہوا ہی اُسکے نشیب اور دامن میں اعلی قسم کی چاہ
جو بوئی کے نام سے موسوم ہی بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور اُسی
مقام میں اُسکے بڑے بڑے کارخانے بنے ہوئے ہیں اِس شہر کے گرد و نواح
کے پہاڑ کثرت نباتات اور اشجار سے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اِس
کوہستان کے اوپر زراعت بھی دامن کوہ تک ہوتی ہی یہہ شہر بھی
ممالک مغربی کے باشندوں کی تجارت کے واسطے ایک بندر ہی چونکہ
تجارت بھی اِسمیں بہت کثرت سے ہوتی ہی اور تجارت پیشہ انگریز
اِسمیں رہتے ہیں پس اِس لیئے ایک صاحب کونسل بھی سرکار ملکہ
ہند و انگلینڈ کی طرف سے وہاں رہتا ہی *

ساتواں شہر اَموئی ہی یہہ بھی کنارہ بحر پر جزیرہ فورموسا کے
مقابل فوچوفو سے جنوب مایل بمغرب آباد ہی یہی صوبہ فوکین کا
ایک خاص بندر ہی تمام باشندے اِسکے پیشہ ملاحی سے اپنی بسر اوقات
کرتے ہیں کیونکہ اِسکے گرد و نواح کی زمین خراب ہی قابل زراعت نہیں
بلکہ غلہ وغیرہ جزیرہ فورموسا سے یہاں کے باشندوں کے واسطے آتا ہی اور
یہہ شہر بڑی تجارت گاہ ہی کہ براہ تری مال تجارت یہاں بہت آتا ہی
اور جہاز ہمیشہ اِسکے قریب لگے رہتے ہیں تجار یہاں کے نہایت مالدار
اور تجربہ کار یہاں سے جہاز اور بندروں کو جو بحر الکاہل میں ہیں
بلکہ تمام ممالک آنام و سیام اور تون‌کین اور جزائر مثلاً کہ بحر میں
بہت فاصلہ سے ہیں سب میں سے جہاز اکثر آتے جاتے ہیں اور کثرت
آبادی کے باعث مقابل کا جزیرہ بھی اِسی کے باشندوں سے آباد ہی اِسی
سبب سے اُس جزیرہ کے لوگوں سے داد و ستد و راہ و رسم بہت ہی
شاہ انگلستان کی طرف سے دو صاحب کونسل اُسمیں رہتے ہیں یہہ

شہر تیسرے درجہ کا ہی جسکو اہل چین سي اين کہتے ہیں محیط اِسکا سات آٹھہ میل کا ہی پر شہر پناہ کے اندر کے مکان بدقطع اور سڑک بہت تنگ اور غلیظ ہی سایہ کے واسطے اکثر شہر کي سڑکیں خس پوش ہیں البتہ شہر پناہ سے باہر کي بستي میں کچھہ مکانات خوش قطع اور سڑکیں صاف ہیں لیکن تنگ کہ گھوڑے کي چھوٹي بگي بھي چلنے کے لایق نہیں باشندے اِسکے تخمیناً دولاکھہ پچاس ہزار ہیں *

آٹھواں شہر کوان‌چوفو جو کان‌تون کے نام سے مشہور ہی اب کچھہ تھوڑے عرصہ سے اِس شہر میں غیر ملک والوں کے واسطے آمد و رفت کي اِجازت ہوئي ہی اور یہہ شہر صوبہ کوئنگ تونگ کي دارالامارۃ ہی پس اہل فرنگ کے نزدیک شہر اور صوبہ دونوں ایک ہي نام سے موسوم ہیں پر حقیقت میں اہل چین کي زبان میں اِس شہر کا نام کوئنگ‌چو ہی اور یہہ شہر رود چوکیانگ یعني رود کان‌تون کے کنارہ پر کہ خلیج کان‌تون میں آکر گرتي ہی آباد ہی اور شہر اموئي سے سمت جنوب مایل بمغرب تین سو میل دور ہی اِس شہر کو مملکت چین کي حد جنوبي تصور کرنا چاہیئے (جیسے شہر پےکن حد شمالي پر واقع ہی) اور اِس صوبہ کي وسط میں شہر نان‌کن اسکي دارالخلافت ہی (خلیج کان‌تون کا طول چالیس میل ہی) اور جس جگہہ کہ رود چوکیانگ اِس خلیج میں آکر ملي ہی اُسي مقام پر کئي قلعے مستحکم بنے ہوئے ہیں اور وہاں سے آبادي شہر بتیس میل ہی چنانچہ کان‌تون کے کنارہ بحر سے شہر تک بہتر میل کا فاصلہ ہی اُس خلیج کي حد غربي پر جہاں وہ بحر سے آکر ملتا ہی شہر ماکاؤ آباد ہی اور یہہ شہر پارچوگیز یعني پرتگیزوں کے ماتحت ایک جزیرہ پر واقع ہی اِس خلیج کے مہانہ کو شیر کا منہہ کہتے ہیں دوسرا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہونگ‌کونگ ہی اور یہہ سنہ ۱۸۴۲ ع سے انگریزوں کے ماتحت ہوگیا ہی اور شہر کان‌تون اُس پہاڑ کے دامن پر آباد ہی جو اِس جزیرہ سے بطرف شمال واقع ہی

اور اسکے جانب جنوب زمین نشیب هی اِسمیں مثل اطراف جنوبی بنگاله کے وهاں کي کشتکاري بهت هوتي هی اور باغ اور باڑیاں وغیره بهي اِسمیں بهت هیں اِسکي شهر پناه کا محیط چهه سات میل هی جنوب کے جانب کي فصیل ندي سے متصل هی کهیں آسي اور کهیں سو گز کے فاصله پر اور اُتر طرف کے پهاڑ کے اوپر چلي گئي هی تین سو فٹ کي بلندي تک اور یهه شهر بباعث فاصل هونے ایک دیوار کے جو شهر پناه کي فصیل سے شروع هوکر غرباً شهر پناه کے محیط تک کهنچي هوئي هی دو حصوں پر تقسیم هوگیا هی حصه شمالي اِسکا حصه جنوبي سے بڑا هی بیچ میں اُس دیوار کے ایک دروازه هی سڑکیں اِسمیں نهایت تنگ اور بد قطع و ناهموار جنکا عرض آتهه فٹ سے زیاده نهیں هی بگهي اور گاڑي کا اُسپر سے چلنے کا حکم نهیں هی صرف پیادوں کے چلنے کے واسطے پهتر کي صاف چٹانوں سے یهه سڑک بني هوئي هی اکثر مکانات اِسکے پخته اینٹوں کے هیں اور بباعث کثرت باشندوں کے اکثر غربا شهر پناه سے باهر بهي بستے هیں اور وه محله جسمیں اهل فرنگ کي اشیاے تجارت کي داد و ستد هوتي هی یعني فرنگي بازار بهي شهر پناه سے باهر هی سڑک کے دونوں طرف کي دوکانیں هر وقت کهلي رهتي هیں اور خریداروں کا همیشه هجوم اور شور و غل رهتا هی بازار هر ایک پیشهوروں کا علحده علحده هی چنانچه دوا فروشوں کا علحده که اُسمیں دواؤں هي کي خرید فروخت هوتي هی علیٰهذاالقیاس بڑهئي پیشه والوں کا اور تحفجات وغیره کا اور سب کا اکثر مکانوں کے گرداگرد بطور احاطه کے دیواریں کهنچي هوئي هیں چونکه اهل چین کے مکانات اکثر نیچے ایک منزل کے هوتے هیں اور احاطه کي دیواریں باره چوده فٹ بلند اِس سبب سے مکانات معلوم نهیں هوتے اور شهر میں هر طرف دیواریں بدنما نظر آتي هیں اور جو لوگ که شهر پناه سے باهر رهتے هیں اُنمیں سے ملاح لوگ کشتیوں هي میں معه اپنے اهل و عیال کے رهتے هیں

اهل شہر کي اُنسے شادي اور بياہ وغيرہ ميں ممانعت هی باشندے خاص شہر کے تخميناً قريب پانچ لاکهہ کے هيں بلکہ فيزمانِنا معہ ملاحوں وغيرہ کے دس لاکهہ سے کم نہونگے اهل فرنگ کے واسطے شہر کے اندر بهي آمد و رفت کي اِجازت هی اور ملکہ هند و انگليند کي طرف سے دو صاحب کونسل بهي وهاں رهتے هيں *

شہر پے کن کا بيان

يہہ شہر تمام مملکت چين کي في زمانِنا دارالخلافت هی' ممالک چين کي حد شمالي پر ديوار خطا سے بفاصلہ اَسي ميل جنوب کي طرف واقع هی اور يہہ ايک کف دست ميدان ميں آباد هی اِس کے چاروں طرف سے سڑکيں پختہ سنگين بڑي بڑي چٹانوں کي اِس شہر ميں آئي هيں محيط شہر پناہ کي ديوار کا تخميناً سترہ ميل اور بلند تيس فٹ نيؤ اُسکي بيس فٹ اور اِنتہاے بلندي بارہ فٹ عريض هی سات سات گز کے فاصلہ پر برج بنے هوئے هيں اور اندر سے يہہ ديوار زمين تک ڈهالو هی بعض جگہہ اِسقدر کہ سوار اَسپر بآساني چڑہ جاوے اِس شہر اور اکثر شہروں کي شہر پناہ آسماني رنگ کي اينٹوں کي بني هوئي هيں کيونکہ مٹي وهاں کي پکنے سے آسماني رنگ هوجاتي هی پس اِسي باعث دور سے نہايت خوشنما نظر آتي هی اور هر ايک دروازہ کے سامنے گهونگٹ کي ديوار بني هوئي هی کہ اُسکے آنے کا راستہ بازو کي طرف سے هی اور باهر اور اندر کے دروازہ پر بہت بلند برج بنے هوئے هيں کہ اُنميں سپاہ واسطے محافظت کے رهتي هی وسط شہر ميں محل پادشاهي هيں اور اراکين سلطنت جو بہت مقرب هيں رهتے هيں اور باغچے اور نہروں سے خوب سرسبز و شاداب هی اور گرد اِسکے زرد رنگ کي شہر پناہ هی اور يہہ رنگ شاهي مقرر هی محيط اِس شہر پناہ کا اڈهائي ميل هی اور اِس شہر پناہ کے گرد مغل رهتے هيں اور اُنکے محل سکونت کا نام تے آؤ هی اور اُسکے گرد دوسري ايک اور شہر پناہ هی اُس کا محيط ساڑهے سات ميل هی اور

اس تهے آؤ میں بہت عالیشان عمارتیں شاهي اور کارخانه اور محکمه سرکاري بنے هوئے هیں خصوصاً ایک مندر بودہ کا جسکو وہ لوگ فو کہتے هیں بنا هوا هی اُس میں بودہ کي ایک مورت هی پیتل کي قد اُس کا ساتهه فٹ بلند آسپر سونے کي گلٹ یعني ملمع کیا هوا هی؛ اور اس تهے آؤ کي شہرپناہ کے گرد منصور جو ملازم شاهي هیں رهتے هیں اور اِن کے آتهه محله هیں اور اِس کے گرد ایک اور تیسري شہر پناہ هی اِس کے جانب جنوب خاص چیني لوگ رهتے هیں اور اِسکے بیچ میں کئي وسیع اور بلند مندر هیں مگر اُنمیں مورتیں بودہ کي نہیں هیں صرف آسمان اور زمین کے نام کے مندر بنائے هیں که آسمیں آسمان و زمین کي پرستش کرتے هیں بجز اِن مندروں کے چینیوں کے مکان ایک یا دو منزل سے زیادہ بلند نہیں هوتے اور اِسمیں سڑکیں بہت عریض اور صاف اور هموار بني هوئي هیں جنکا عرض ڈیڑہ سو دو سو فٹ هی دونوں طرف اِسکے دوکانیں بہت عمدہ بني هوئیں اور هر ایک قسم کي جنس تجارت سے آراسته کي هوئیں مگر جس جگهه که امیروں کے مکان هیں اُن مکانوں سے سڑک تک راسته تنگ اور انکے سرے پر پهاٹک لگے هوئے هیں که رات کے وقت همیشه بند کردیئے جاتے هیں یهه سب شہر کے اندر هی اور شہر پناہ سے باهر بهي آباد هی اور وہ بارہ محلوں میں منقسم هی کل باشندے اِسکے تخمیناً تیس لاکهه هیں سنه ۱۶۴۴ ع سے که دو سو برس کا عرصه هوا خاندان منصوریه کي سلطنت هی لیکن ممالک جنوبیه میں کئي برس سے فتنه و فساد برپا هوا هی باعث اسکا یهه هی که خاص چیني لوگ پادشاہ سے بغي هوگئے هیں اور یهه چاهتے هیں که پادشاہ قوم مغل اور منصور کو اپني سلطنت سے خارج کردے چنانچه اُنسے اور فوج شاهي سے اکثر لڑائي بهي هوئي اور فوج شاهي نے شکست کهائي اور چینیوں نے فتح پائي مگر اهل چین اهل فرنگ سے راضي اور خوش نہیں عاجب نہیں که اگر وہ اپني مراد دلي کو پہونچیں تو اهل فرنگ

کي آمد و رفت اور تجارت کي زيادہ تر ترقي ھو مگر اب مغل اور منصور اھل چين اور فرنگ ميں ربط و ارتباط ھونے نہيں ديتے اِس خيال سے کہ مبادا يہہ آنسے متفق ھوکر اور قواعد رزم سيکھہ کر ھم پر غالب ھوجاويں *

شہر چنگ ٹوفو کا بيان

يہہ شہر صوبہ سي چوان کي جو تبت کي حد سے متصل ھی دارالامارۃ ھی اِس کے گرد نواح کي زمين بباعث کثرت نہروں کے خوب سير حاصل و سرسبز و شاداب ھی پہاڑ اِس قطعہ کے کثرت اشجار و نباتات سے بہت خوشنما معلوم ھوتے ھيں اور انتہاے بلندي سے نشيب تک سلامي ھيں شہر کے اندر کي سڑکيں خوش قطع اور سنگين کہ بڑے بڑے پتھر کي چٹانوں سے بني ھوئي ھيں ھميشہ صاف رھتي ھيں اور بدبو مطلقاً کہيں نہيں آتي اِن وسيع سڑکوں کے دونوں طرف دوکانيں بني ھوئيں ھر ايک قسم کي جنس تجارت سے چني ھوئيں ھر ايک دوکان کے سامنے ايک جھنڈي گڑي ھوئي عمارات اِس شہر کي بہت خوش قطع خصوصاً ديوان خانہ سرکاري نہايت بلند اور عاليشان اور وہ مکانات کہ جو خاص انتظام و رفاہ خلايق کے واسطے بنے ھوئے ھيں اِنميں جميع خاص و عام کے آنے کي اجازت ھی کتب خانہ و ديگر اشياے آرايش سے آراستہ و پيراستہ مندر بھي بہت بلند اور خوش قطع بنے ھوئے ھيں *

يہہ شہر ممالک مغربي چين ميں بہ سبب عمدگي عمارات کے بہ نسبت اور شہروں کے ممتاز ھی اھل شہر بھي اپنے شہر کي رونق پر فخر کرتے ھيں باشندے اِسکے کثرت مال و دولت و حسن اخلاقي و خوش خوراکي و خوش پوشاکي ميں مشہور ھيں بلکہ تمام اِس صوبہ کے از کہہ تامہ ذي علم اور شائق علم و ھنر ھيں چنانچہ بتمامہ دولتمند اور پيشہ ور خود بھي نوشت و خواند ميں ھوشيار ھوتے ھيں اور اپني اولاد پر بھي صغر سني سے حد بلوغ تک تدريس علوم و تعليم فنون ميں

نهايت كوشش كرتے هيں يهاں تك كه ملاح لوگ بهي كشتي ميں قلمدان اپنے ساتهه ركهتے هيں اگر مطالعه كتاب اور تحرير مكاتبات اور حساب سے فارغ هوتے هيں تو مصوري هي كرتے رهتے هيں الغرض نهايت علم دوست اور محنت شعار هوتے هيں اور تضيع اوقات كو معيوب جانتے هيں بلكه هر ايك گانوں ميں بهي لوگ ايك اوستاد مقرر كر كے اپني اولاد كو علم و ادب سكهلاتے هيں خواه ادنى هوں خواه اعلى زمانه قديم سے يهه تعليم أنكے حكماؤں كا طريقه هى بلكه خاص كر ايك حكيم مسمى كان‌فيوشيولس كه جنكو پادشاه سے گدا تك سب بطور نبي كے تصور كرتے هيں اور اب تك أنكي اولاد كي تعظيم و توقير بطور شاهزادوں كے كرتے هيں أنكا يهه مقوله تها كه ادب نشان هى سعادت كا كه سعادت اِس سے حاصل هوتي هى اور زياده هوتي هى پس ايسي ايسي باتيں اوستاد اپنے شاگردوں كے سب سے پهلے ذهن نشين كرديتے هيں يهي باعث هى كه مزدور لوگ بهي آپس ميں ايك دوسرے كے ساتهه ادب سے پيش آتے هيں ايسا حال كسي اور شهر ميں نهيں ديكهنے ميں آيا اور چونكه بعضے شخص صرف ظاهر هي ميں ادب اور تواضع سے پيش آتے هيں پس حكيم موصوف نے لكها هى كه بخل ادب كا بهتر هى سخاوت ادب سے يعني ادب اگر تهه دل سے كرے تو بهتر هى *

طرز حكومت كا بيان

اول ايك قاعده يهه هى كه جيسے اولاد اپنے ماں باپ كو عزيز اور بزرگ سمجهتي هى اور ادب و تعظيم كرتي هى على‌هذاالقياس رعايا پادشاه كو والدين مملكت اور ظل الهي تصور كرتي‌هى اور اولاد جسطرح ماں باپ كي فرماں برداري كرے ويسے هي چاهيئے كه رعايا پادشاه كا حكم بجا لاوے پادشاه اگرچه هر ايك كام اور اجراے احكام ميں اختيار كلي ركهتا هى ليكن جميع أمورات كے ليئے قانون پادشاه كي طرف سے مقرر هيں *

دوسرا قاعده يهه هى كه جو شخص امتحان علم و يا هنر ميں پورا هووے خواه امير هى يا غريب وه عهدۀ ممتاز پر سرفراز كيا جاتا هى اور

ادب کا اِس قدر لحاظ هی که اگر بیٹا باپ سے بےادبی سے پیش آوے تو اُسکي سزا قتل هی *

هنر کا بیان

به نسبت ممالک فرنگستان کے اگرچه مملکت چین میں حکیم فاضل اور هنرمند بہت هوئے هیں لیکن اِن چند سببوں کے باعث علم و هنر کی زیادہ ترقي نہوئي ایک یہه که اُنھوں نے صرف اُتنے هي پر اکتفا کي که جس قدر اُنکے حکماء کي کتابوں میں لکھا هی بلکه بباعث کم همتي کے اگرچه بعضي باتیں چنانچه چھاپه سیسه پر اور جہاز راني کے واسطے قطب نما اور باروت کا بنانا اُنکے حکماؤں کي کتابوں میں لکھا هی لیکن اِن باتوں کي وهاں ترقي نہیں اب چھاپه وهاں لکڑي پر هوتا هی اور دریا کا سفر بباعث نہونے اُسکے اسباب کے نہیں کرسکتے *

دوسرے یہه هی که جو غیر ملک کے لوگوں کے آنے کي وهاں اجازت نہیں هی اِس باعث اُنکو حالات اَور جگہه کے بخوبي معلوم نہیں چنانچه جب تک که اهل فرنگ سے اُنکا مقابله نہیں هوا تھا تب تک آلات حرب میں سے بجز تلوار اور برچھي کے اور کچھه نه تھا اور باوجودیکه اُس ملک کے هر صوبه میں دو هزار برس کے عرصه سے بڑي بڑي نہریں جاري هیں لیکن اب تک وہ طریقه ابتداے اور انتہاے نشیب میں دروازہ نصب کرنے کا جو فرنگستان میں مروج هی وهاں نہیں هی البته بعضے فنوں میں مثلاً چیني کے برتن بنانے اور ریشمي کپڑا بنے اور سوزن کا کام کرنے اور کاغذ وغیرہ پر بیل اور پھول بنانے اور رنگ سازي اور عاج تراشي میں اور علی هذاالقیاس ایسے ایسے کاموں میں به نسبت اهل فرنگ کے زیادہ تر هوشیار هیں *

جزائر جاپان کا بیان

قطعه ایشیا کے مشرق طرف قطعه منصوریه اور جزیرہ کوریا کے مقابل مملکت جزائر جاپان واقع هی اور وہ بحیرہ که قطعه منصوریه

اور جزائر جاپان کے درمیان ہی بحیرہ جاپان کے نام سے موسوم ہی اِس بحیرہ میں کئي وسیع جزیرے واقع ہیں سب سے بڑا جو شمال کي طرف ہی جسو اور اِس سے جنوب نیوقاونگ اور اِس سے بھي جنوباً جزیرہ کوریا کے مقابل کیوسیو اور سي کوکف اور جزیرہ جاپان کے گوشہ مشرق اور کمشتکا کے راس جنوبي کے درمیان جزائر کیوریل واقع ہی پس جاننا چاہیئے کہ بعض اِنمیں سے شاہ روس کے ماتحت ہیں اور بعضے حاکم جاپان کے اور بحیرہ اوخوتسک بحر الکاہل سے بباعث حائل ہونے سلسلہ جزائر کیوریل کے منفصل ہی اور جزیرہ جسو کے سمت شمالي پر ایک بڑا جزیرہ بنام سگھي لین واقع ہیٔ جو بحیرۂ اوخوتسک کي حد غربي پر ہی جسکے باعث وہ بحیرہ بحیرہ جاپان سے منفصل ہی پس حصہ جنوبي اِس جزیرہ سگھي لین کا مملکت جاپان کے اور حصہ شمالي مسکوب یعني شاہ روس کے تابع ہی *

رقبہ مملکت جاپان کا دو لاکھہ میل مربع ہی اور باشندے اِسکے تین کرور یہہ جزیرے بہت وسیع اور زر خیز ہیں زمین اِسکي سیر حاصل اور آباد اب چند عرصہ سے آمد و رفت کي اجازت ہونے کے باعث کسي قدر اِسکا حال معلوم ہوا ہی ورنہ سابق میں اِن جزائر میں بھي مثل ممالک چین کے غیر ملک کے لوگوں کے جانے کي ممانعت تھي بلکہ اِنکے اور چین والوں کے مذہب اور قواعد سلطنت بھي باہم بہت مشابہ ہیں اور مثل اہل چین کے باشندے یہاں کے آمورات دیني میں اطاعت میکادو کي اور امورات دنیوي میں متابعت اور فرمانبرداري کربا کي کرتے ہیں میکادو کو بطور لامہ کے بزرگ جانتے ہیں اور کوبا اگرچہ بظاہر اُس کا تابع ہی لیکن در حقیقت وہ تمامي امورات مملکت میں بالاستقلال مختار ہی ابتدائً کوبا میکادو کي طرف سے سپہ سالار تھا بعد ایک دو پشت کے خود پادشاہ بن بیٹھا اِس باعث کہ میکادو جو سر گروہ ملت اور دین کا ہی اُس کو چاہیئے کہ وہ امورات دنیوي میں ملوث نہووے *

دارالسلطنت جزائر جاپان کي شہر یدو ھی کہ کوبا بھي اِس ھي میں رھتا ھی اور یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ میں واقع ھی اور میکادو شہر سیاکو میں جو اُسي جزیرہ میں شہر یدو سے دو سو تئیس میل دور ھی اور اِسي لیئے اس جزیرہ کا دارالخلافت تھا رھتا ھی *

اب ھم اِس مملکت کے مشہور شہروں کا حال بالاختصار لکھتے ھیں ازانجملہ ایک یدو ھی یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ کے وسط میں بحرالکاھل کے کنارہ پر آباد ھی بباعث کثرت آبادي کے تعداد باشندوں میں اس کے اختلاف ھی مگر قول متفق علیہ یہہ ھی کہ پندرہ لاکھہ سے بیس لاکھہ کے درمیان میں ھیں وسعت اِس کي دس میل طویل اور سات میل عریض اور بیس میل اِس کا محیط ھی سڑکیں اِس شہر کي نہایت عریض خوش قطع اور صاف ھیں اور مثل ممالک چین کے اکثر شہروں کي مانند ھرایک پیشہ وروں کے بازار علحدہ علحدہ ھیں مکانات بھي ایک منزل نہایت دو منزل سے زیادہ بلند نہیں اور اکثر لکڑي کے بنے ھوئے ھیں اگرچہ محلات شاھي وسیع اور خوش قطع بنے ھوئے ھیں لیکن وہ بھي بہت بلند نہیں اور کوبا جسکا دوسرا لقب تائي کون ھی بیچ شہر میں رھتا ھی اور محل اُس کا بطور قلعہ کے بنا ھوا ھی چنانچہ اُس کے چاروں طرف گہري کھائي کھدي ھوئي پاني سے بھري ھوئي ھی اور اِس قلعہ کے گرد پانچ برج مضبوط بنے ھوئے اور بیچ میں اس کے بہت عمدہ محل اور باغ اور باغچے لگے ھوئے محیط اِس قلعہ کا آتھہ میل ھی اور اِس شہر میں کئي نہریں جاري ھیں جنکے دونوں کناروں پر درخت لگے ھوئے ھیں *

دوسرا شہر میاکو ھی جو میکادو کي دارالحکومت ھی جسکو دائرے بھي کہتے ھیں زمانہ قدیم میں تمام مملکت جزائر جاپان کا یہي دارالخلافت تھا باشندے اس کے تخمیناً پانچ لاکھہ اُن میں سے پچاس ھزار پوجاري ھیں اِس شہر کے بڑے مندروں کي مورتوں میں سے سب

سے بڑي مورت اسي فٹ بلند هی طول اِس شہر کا چار میل اور عرض تین میل سڑکیں اِس میں اگرچہ تنگ ہیں لیکن خوش قطع اور ہمیشہ صاف رہتي ہیں اور یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ کے حصہ جنوبي میں واقع هی هر چار طرف اِس کے وسیع میدان جو کثرت کشتکاري اور باغ و باڑي سے خوب سرسبز ہیں اور گرد اُن کے چاروں طرف پہاڑ محیط بباعث زیادتي علماء اور فضلاؤں کے صدر دیواني تمام مملکت کي اِسي شہر میں هی اور اهل هنر بهي اس میں بہت ہیں اور عمدہ صندوق اور ریشمي کپڑے اور بہت چیزیں لایق تحفہ غیر ملک کے بهي اِس شہر میں بنتي ہیں اور تجارت اِس کثرت سے ہوتي هی کہ هرایک مکان دوکان معلوم هوتا هی اور هرایک دوکان هرایک قسم کي جنس تجارت سے مالا مال اور کوچۂ و بازار میں هر وقت لوگوں کي کثرت هوتي هی *

جزیرہ جسو کي دارالامارۃ شہر مچھہ سمالٹی هی لیکن بباعث ممانعت آمدورفت اهل فرنگ کے بجز نام کے حال اُسکا معلوم نہیں *

شہر اوسا کا جزیرہ نیوفاونڈ میں شہر میاکو سے جانب جنوب بیس میل کے فاصلہ سے رود یدو گاوا پر واقع هی تجارت اِسمیں بہت هوتي هی اور رود مذکور میں سے بہت نہریں کاٹ کر شہر میں لائے ہیں اور یہہ نہریں اِس قدر وسیع ہیں کہ کشتي بلکہ چھوٹے جہاز جنس تجارت سے بھرے ہوئے بیچ شہر میں جاسکتے ہیں اور ان سب نہروں بلکہ ندي کے بهي دونوں طرف سڑکیں پختہ پتھر کي چٹانوں کي بني ہوئي ہیں اور سڑکوں سے پاني کے اندر تک سیڑھیاں بطور گھاٹ کے بني ہیں کہ جہاز پر سے لوگ اوتر کر بآساني کنارے پر چڑہ جاتے ہیں اور سب ندیوں اور نہروں پر لکڑي کے پل نہایت منقش اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں باشندے اسکے تخمیناً ایک لاکھہ پچاس هزار *

شہر نگوساکي جزیرہ کیوسیو کے مغرب طرف خلیج امورا پر واقع هی یہہ شہر بہت مشہور بندر هی بندر خاص چار میل طویل اور تخمیناً

ایک میل عریض اور شہر خاص ایک میل لنبا اور ایک هي میل چوڑا
هی تین طرف عموداً بلند بلند پہاڑ محیط هیں بیچ شہر میں ایک
بڑي نہر جاري هی جسپر پینتیس پل بنے هوئے هیں جنمیں سے پندرہ
سنگین هیں عمارات اِس شہر کي خصوصاً مندر جو تمام شہر میں قریب
ساٹھہ مندروں کے هیں اکثر بلند اور خوش قطع بنے هوئے هیں باشندے
اُس کے پچاس هزار علاوہ اس بندر کے اور دو بندر هاکو ڈاٹي اور کاناگاوا
هیں اور اهل فرنگ کي آمدورفت سنہ ۱۸۵۸ع سے اس میں
جاري هی *

ماسوا ان کے شہر اور قصبے بھي بہت هیں اور جس مقام کي زمین
سیر حاصل هی وهاں اِسقدر آبادي هی کہ دور سے دو قصبے جو نزدیک
نزدیک واقع هوں ایک هي معلوم هوتے هیں از روے تخمینہ کے باشندے
اس کے دو کروڑ پچاس لاکھہ سے تین کروڑ تک هیں زمین اِس جزیرہ
کي پر فضا اور سیر حاصل آب و هوا بھي معتدل اور جزیرہ جاپان
میں پہاڑ بہت هیں جنمیں کانیں سونے چاندي اور تانبے کي هیں
بعضے پہاڑ اُن میں سے شعلہ دار یعني آتش فشاں هیں جسے هندي میں
جوالا مکھي کہتے هیں زلزلہ اسمیں بہت آتا هی غذا یہاں کے باشندونکي
چانول اور وہ مچھلي جو دریاے شور میں پیدا هوتي هی اور جزیرہ
جسو کے اطراف شمالي میں پوستین بہت عمدہ هوتے هیں اهل فرنگ
اشیاے فرنگستاني وهاں لیجاکر پوستین وهاں سے لاتے هیں اِن جزیروں
مرقوم‌الصدر کے سوا اور کوئي جزیرہ زیادہ نامور اور قابل‌الذکر قطع ایشیا
کي حد شرقي پر نہیں هی مگر جو چین سے متصل هی تانکن پر
جزائر هاے نن اور صوبہ فوکین کے مقابل میں تاؤوان یعني فورموسا اور
شہر ننگ‌پو کے مقابل میں مجموعة‌الجزائر چوسان هی جو شاہ چین
کے ماتحت هی اور جاپان سے جنوباً مجموعة‌الجزائر لوچو چھوٹے چھوٹے
جزیرے هیں باشندے اِس کے حسن اخلاقي میں معروف هیں *

جزیرہ ھائي‌نان صوبہ کانگ‌چو سے جو ایک جزیرہ نما کے جنوبي سمت پر واقع ھی بواسطہ ایک آبناے کے جو پندرہ میل چوڑي ھی اُس جزیرہ نما سے منفصل ھی اور شہر کان‌تونگ سے دو سو بیس میل کے فاصلہ پر جانب مغرب واقع ھی اور یہہ جزیرہ قریب دوسو میل کے لنبا اور سو میل کے چوڑا ھی وسعت میں اِسکے بڑے اونچے پہاڑ جنپر ھمیشہ برف پڑتا ھی اور وہ برف سے چھپے رھتے ھیں واقع ھیں دامن میں اُسکے درخت کثرت سے پیدا ھوتے ھیں کہ باشندے اُس جزیرہ کے اُنکو کاٹ کر جہاز کشتي وغیرہ کے بنانے میں صرف کرتے ھیں اور اُسکي تجارت سے بہت مالدار ھیں بلکہ آسودگي کے سبب کشتکاري بھي وھاں بہت ھوتي ھی دارالامارۃ اِس جزیرہ کي کانگ‌چو ھی ایک نایب شاہ چین کي طرف سے اُسمیں رھتا ھی یہہ شہر اِس جزیرہ میں جانب شمال واقع ھی مردم شماري اِسکي تخمیناً دو لاکھہ اور کل جزیرہ کي قریب دس لاکھہ کے ھی *

لوزان جسکو اھل فرنگ خوشنمائي کے سبب فورموسا کہتے ھیں اور صوبہ فوکین سے (جو حد اُسکے قریب ھی) اَسي میل کے فاصلہ پر اور شہر اموئي سے ایکسو تیس میل پر واقع ھی یہہ جزیرہ دوسو پچاس میل لنبا اور اَسي میل چوڑا مگر کم و بیشي عرض سے اوسط عرض چالیس میل چوڑا ھی حد غربي میں اِسکے خوب سیر حاصل ھی اور فضا بہت خوشنما اگرچہ پہلے اھل پرتگیز اور ھائي‌لینڈویز کے قبضہ میں تھا مگر اھل چین نے پھر اُسکو لےلیا اِسکے مشرق پر زیادہ کوھستان اور ویران ھی کہ وھاں صرف وحشي لوگ مثل بحر الکاھل کے جزائر کے بود و باش رکھتے ھیں اور وہ لوگ برھنہ رھتے ھیں اور اپنے جسموں کو زیبایش کے طور پر نیل سے گودتے ھیں خلیج‌کان‌تون میں انگریز اور پرتگیز نے دو جزیروں کو اپنے قبضہ میں کرلیا ھی چنانچہ پرتگیز نے مکاؤ کو جسکا بیان پہلے گذرا اور انگریزوں نے ھون‌کون جو خلیج مذکور کے

مہانہ کے مقابل پر واقع هی اور بندرگاہ ہونے کے سبب سے آباد ہوگیا هی لنبائي اِس جزیرہ کي شرقاً غرباً آٹھہ میل اور چوڑائي دو میل سے لیکر چھہ میل تک هی اسکي شمالي حد پر پہاڑ سو فٹ سے لیکر هزار فٹ تک اونچا هی جہاں سے سنگ گرانت جو عمارت کے کام میں بہت مضبوط هی کھودکر لاتے هیں سمت جنوب اِسکے زیادہ نشیب هی مگر کشتکاري اور زراعت بسبب پہاڑ اور پتھر کے یہاں نہیں هوسکتي هی *

مجموعۃالجزائر چوسان یہہ جزیرے ملک چین کے قریب ایک بڑے خلیج کے مقابل میں واقع هیں اور رودینگ سي کیانگ کے سمت جنوب میں تخمیناً ستر میل کے فاصلہ پر تعداد اِنکي بلا شمار هی چنانچہ جہاز کے ذریعہ سے ساٹھہ میل کا سفر طی کرکے تین سو جزیرے دیکھنے میں آئے پر اِنمیں سب سے بڑا جزیرہ جو خاص چوسان موسوم هی تخمیناً چالیس میل لنبا اور بیس میل چوڑا اور خوب سیر حاصل هی دارالامارۃ اِسکا تنگ هائي بہت خوش قطع شہر هی اُسکے بیچ میں بجاے راستہ کے نہریں جاري هیں جسمیں کشتي کے ذریعہ سے آمد ورفت اور سیر کرتے هیں باقي اکثر جزائر چھوٹے هیں پر سب سرسبز اور سیر حاصل چنانچہ اُنمیں سے ایک پوتو نام جزیرہ کو چین والے بسبب خوشنمائي کے اور خوش گواري آب و هوا سے مثل فردوس سمجھتے هیں *

جزائر فوچو تخمیناً چار میل کے فاصلہ پر ملک چین کي مشرق طرف پر اور جزیرہ فورموسا کے مابین شمال اور مشرق واقع هی اِن جزیروں کي تعداد چھتیس هی اور اُنمیں سب سے بڑا ستر میل لنبا اور دس بارہ میل چوڑا سب کے وسط میں واقع هی اهل فرنگ وهاں کم گئے هیں کہتے هیں کہ آب و هوا وهاں کي خوش اور زمین سیر حاصل اور هر طرح کا میوہ وهاں پیدا هوتا هی بلکہ پہاڑوں میں تانبے اور رانگے کي کانیں وهاں بہت مفید هیں اور باشندے وهاں کے

ماتحت حکومت چین اور خلیق هیں مگر مثل جاپان والوں کے غیر ملک کے آدمي سے پرهیز رکھتے هیں *

چوتهي فصل

بلاد ترک یعني مملکت آل عثمان کے بیان میں جو قطعهٔ ایشیا میں واقع هیں

قطعهٔ ایشیا میں سلطان روم کے ماتحت جو ممالک هیں حدوداربعه اُن ممالک کے یهه هیں حد شمالي پر بحر مرمرا اور بحر اسود اور کچهه حصه گرجستان اور حد شرقي پر ایک حصه گرجستان اور مملکت عجم اور حد جنوبي پر خلیج عجم اور وادي شام اور مملکت عرب اور بحر روم اور حد غربي پر بحر روم اور بحر مرمرا اور بُغاز کلیبولي یعني ڈارڈنیلز جو بحر روم کو بحر مرمرا سے ملاتا هی اور بغازقسطنطنیه جو بحیرهٔ مرمرا اور بحیرهٔ اسود کے درمیان میں هی واقع هیں *

طول اعظم اِن ممالک کا راس بابافیه سے دامن غربي جبل‌ارارات تک ایک هزار میل جغرافوي هی اور وه بابافیه ۲۵ درجے ۵۱ دقیقے ۳۰ ثانئے طول شرقي سے اور ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے عرض شمالي سے دامن کوه ارارات تک جو ۴۵ درجے طول شرقي پر هی قیاس کیا جاتا هی اور عرض اعظم اِسکا راس خلیج عجم سے مصب نهرباتونابي تک نوسو بیس میل هی اور رقبه اِسکا پانچ لاکهه میل مربع اور باشندے اِن ممالک کے ایک کروڑ ساتهه لاکهه هیں اور یهه مملکت چهه بڑے بڑے ملکوں میں منقسم هی ایک کوچک ایشیا جسکو بر اناضول بهي کهتے هیں دوسرا ارمینیا یعني بلاد ارمن تیسرا گردستان جسکو عرب لوگ بلاد اکراد کهتے هیں چوتها الجزیرة یعني دوآبه جو درمیان دجله اور فرات کے واقع هی پانچواں عراق عرب چهٹا سوریه اور فلسطین جسکو

برشام بھي کہتے هيں اب هم هر ايک ملک کا حال بالتفصيل بيان کرتے هيں *

ايشياے کوچک کا بيان اور جو جزيرے که اِسکے متعلق هيں

اِس ملک کا نام ترکوں کے نزديک براناضول هی اور در حقيقت براناضول اِسکا ايک صوبه هی چنانچه هم بيان کرينگے *

حدود اربعه اُسکے يهه هيں سمت شمال بحر مرمرا اور بحر اسود اور بطرف مغرب بغاز قسطنطنيه اور بحر مرمرا اور بحر روم اور بغاز دليبولي اور جانب جنوب بحرروم اور بطرف مشرق وه خط مفروضه جو خليج اسکندرون سے شمال شرقي تک يعني جہاں کوه لکام اور کوه کورين جسکو زمانه سابق ميں طوروس اور کوه طور کہتے تھے ملے هيں اور وهاں سے اُن پهاڑوں پر گذرتا هوا ثغراه نوشيرواں تک جو نهر فرات سے قريب هی اور وهاں اُن پهاڑوں پر سے جو حد غربي فرات سے متصل اور ۴۰ درجے عرض شمالي اور ۴۲ درجے طول شرقي سے قريب هيں هوتا هوا اور حد بلاد ارمينيا تک مفروض هی الغرض حد شرقي بحيره اسود پر تمام هوئي هی عربوں نے اِسکا نام ارض روم رکھا هی اِسواسطے که زمانه قديم ميں قيصر روم اور قسطنطنيه کے ماتحت تها اور اِسي سبب سے ارمينيا ميں بهي اِسکا نام ارض روم هی اور شمالي شرقي کے قطعه کا نام ترکوں کے نزديک رميلي هی اور اُسي زمانه ميں اُن شہروں کا نام جو مسلمانوں اور روميوں کے ملکوں کے قريب هيں ثغورشام اور جزيره رکھا اُن شہروں ميں سے بعضے يهه هيں ملطيه حدث مرعش هارونيه جو خليفه هارون رشيد کي طرف منسوب هی اور عين زربه اذنه طرسوس ,, ابواسحاق اصطخري نے کتاب الاقاليم ميں لکھا هی که ميںنے شام کو ثغور کے نام سے جمع کيا يعني ثغورشام رکھا کيونکه بعضے قطعه اُنميں سے ثغور شام اور بعض ثغور جزيره کے نام سے پهچانا جاتا هی حالانکه شام ميں

یہہ دونوں داخل ہیں اِسواسطے کہ جو فرات سے اِس پار ہی شام میں
داخل ہی اور ملطیہ سے مرعش تک ثغور جزیرہ کا اِس سبب سے نام
رکھا گیا کہ جزیرہ کے باشندے وہاں کے لوگوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں
نہ اِس لیئے کہ وہ جزیرہ ہی انتہی کلامہ " اور یہہ بلاد زمانہ قدیم سے کئي
ایک چھوٹي چھوٹي مستقل ریاستوں پر منقسم ہیں ممالک جنوبیہ
میں سے ملیسیا جو جانب جنوب بحر مرمر کے ہی اور لودیا جو ملیسیا
سے جنوب کي طرف ہی اور اِس سے دکہن کي طرف کاریا ہی اور لیسیا
اور بیسیدیا اور کلیکیا جو بحر روم پر ہیں اور جہات شرقیہ میں سے
بیسینیا اور فنطوس بحر اسود پر اور کبدونیا ارمینیا اور سوریہ کي سرحد
پر مشرق کي طرف اور مابین فنطوس کے جو شمال کي طرف ہی اور
کلیکیا کے جو جنوب کي جانب ہی اور جہات متوسطہ میں سے غلاطیہ
اور فروغیہ ہیں بیشتر مملکت فروغیہ کي شوکت زیادہ ہوئي اور اِن
ملکوں میں سے اُسکے تابع ہوئے بعد اِسکے مملکت لودیا کي سلطنت
قوي ہوئي اور نہر ہالیس کے جسکو في زماننا قزل ارمن کہتے ہیں جو
ملک کہ بطرف مغرب واقع ہیں سب پر ملک کریسوس پادشاہ اور
باقي پر مادیا اور فارس کے پادشاہ غالب ہوئے پھر ملک قورش یعني
خسرو نے جو مادیا اور فارس کا پادشاہ تھا کریسوس پادشاہ کے ملک پر
سنہ ۵۴۸ برس قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے فتح پاکر اور سب
ملکوں کو اپنے ممالک محروسہ میں داخل کیا اسکندر بن فیلقوس
مقدونیہ کے عہد تک جسنے کہ ملوک فارس پر فتح پا کے اکثر ممالک
اُنکے جو ایشیا میں تھے لے لیئے تھے ملک قورش کے قبضہ میں رہے بعد
وفات سکندر کے یہہ ممالک مملکت سوریہ میں داخل ہوکر ماتحت
سلاطین سلوقدیہ کے ہوئے بعد اِسکے رومیوں نے سب ایشیا کے حصہ جو
نہر فرات کے پچھم طرف تھے لے لیئے اور سنہ ۱۱۰۰ ع تک بعد مسیح
علیہ السلام کے یہہ بلاد رومیہ اور قسطنطنیہ کے قیصروں کے ماتحت رہے

جب که ممالک جنوب اور شرقي میں سلاطین سلجوقیه غالب هوئے اور وقت خرابي سلطنت سلجوقیه کے یعني بعد وفات سلطان علاوالدین ثاني سلجوقي کے سنه ۱۳۰۰ ع میں سلطان عثمان غازي کے اُمراء جنکو ترک عثمانیه کہتے هیں اُنکے بڑے حصے پر غالب هوئے اور سنه ۱۳۸۹ ع میں یهه سب ممالک سلاطین عثمانیه کے ممالک محروسه میں داخل هوگئے عثمانیه ترکوں کي اصل تاتار سے هی وهاں سے اطراف بحر خضر میں آئے ترکوں کے نزدیک یهه بلاد تین بڑي بڑي قسموں میں منقسم هیں اول اناضولي شمال غربي میں دوسري قرمان جنوب شرقي میں تیسري قسم ارض روم یعني ارض رومیلي شمال شرقي میں اور اِن بلاد کو کئي ایالتوں یعني ریاستوں میں بهي تقسیم کیا هی چنانچه ایالةاناضول اور ایالةقرمان اور ایالةسیواس اور طرابزون اور قونیا اور مرعش اور اذنه یهه قسم ثاني یعني ریاست ایک حال پر قایم نهیں رهتي اِسي واسطے هم اُسکي طرف ملتفت نهیں هوتے *

کوچک ایشیا کے بلاد اُونچے اُونچے پهاڑوں کے سلسلوں کے سبب سے جنکے درمیان وسیع دشت اور اچھے پر فضا میدان هیں باهم متفرق هیں اُن سلسلوں میں سے ایک سلسله کوه ابدا هی شمال غربي کي طرف ترک اُسکو قرهطاغ کہتے هیں بلندي اُسکے سب سے بلند ٹیلے کي جو خلیج اورمیت کے قریب هی پانچ هزار دو سو بانوے فٹ هی اِس ٹیله کا نام جبل غرغار هی پهر یهه سلسله جانب مشرق ایک سو چار میل جغرافوي تک چلا گیا هی اور اُن نهروں کے مخرجوں کے بیچ میں جو بحیره مرمر اور بحر روم کي طرف بهتي هیں فاصل هوکر پهر وهاں سے جنوب شرقي کي طرف پهرکر دو سو بیس میل دشت قونیا کے کناره تک چلا گیا هی اِس حصه کا نام ترکوں کے نزدیک مرادطاغ هی جنوب غربي کي طرف اِسکي بهت شاخیں پهوٹتي هیں اور اِسکے کناره غربي پر کوه طوروس کا سلسله آ ملا هی جو جهات جنوبیه میں شرقاً پهیلا هوا هی

اُسکے اور بحر روم کے بیچ میں ایک دشت تنگ واقع ھی اور جبل لکام
سے کہ جو جانب جنوب سوریہ تک لنبا ھی ملا ھوا ھی جبال طوروس
مذکور میں ایک ٹیلہ ھی جسکی بلندی دس ھزار فٹ ھی اور اِس
سلسلہ کے اُتر طرف ایک اور سلسلہ ھی جسکا حسنہ طاغ نام ھی اور اِن
دو سلسلوں کے درمیان میں ایک دشت پر فضا ھی جسمیں سب طرح
کے درخت و نباتات پیدا ھوتی ھیں اُس کا نام بستان ھی اور اُسی دشت
میں بستان ایک شہر ھی جو نہر قزل ارمق کے مخرج کے نزدیک آباد
ھی سلسلہ حسنہ طاغ شہر بستان سے شمال شرقی کی طرف شہر سیواس
کے پورب والے حصے تک اور وھاں سے پورب طرف نہر فرات تک
لنبا چلا گیا ھی لیکن ارکی طاغ جو جانب جنوب شہر قیساریہ سے دس
میل کے فاصلہ پر ھی کوچک ایشیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ بلند ھی
اِس واسطے کہ تیرہ ھزار ایکسو فٹ عموداً بلند ھی اور ڈیڑہ سو بلکہ ایکسو
اُسی میل سے نظر آتا ھی اور ان شہروں کے پہاڑوں میں سے ایک سلسلہ
ھی کہ جو فرات کے مخرج سے لیکر پچھم طرف سیواس اور طوقات کے
بیچ میں قزل ارمق تک لنبا چلا گیا ھی اس کے شمالاً اور جنوباً بہت
سی شاخیں پھوٹتی ھیں جبل اولمپوس جو قدما کی کتابوں میں
مشہور ھی پس یہہ شہر برسا کے قریب ھی اُسے فی زماننا اناضولی طاغ
کہتے ھیں بلندی اُس کی ٩١٠٠ فٹ ھی اور نہر سکاریا اور
قزل ارمق کے درمیان جو قطعہ زمین کہ واقع ھی اُس میں پہاڑ اور گھاٹیاں
بہت ھیں اور اُسے الکس طاغ کہتے ھیں اور ان پہاڑوں کے پتھر سیاہ مائل
بہ سفیدی ھوتے ھیں مگر نہر سکاریا اور قزل ارمق کے بیچ میں نیرادی
بہت ھیں اور وہ ایک قسم کا سخت پتھر ھوتا ھی منار ھاے قدیم کی
شکل پر جو بلاد مصر سے اور شہروں کی طرف لیجاتے ھیں اور اُن بلاد کا
سنگ رخام اور سنگ مرمر زمانہ سابق میں بہت مشہور تھا اِس اطراف
میں زلزلے بہت آتے ھیں چنانچہ منقول ھی کہ طیباریوس قیصر کے

زمانہ میں تیرہ شہر کوچک ایشیا کے ایک دن میں اُولٹ گئے کوہ اُولمپوس پر زمانہ قدیم میں ایک برقانہ تھا مراد طاغ میں بھی پرانے برقانوں کی نشانیاں بہت ہیں لیکن کوچک ایشیا میں اب کوئی برقانہ بلند نہیں پایا جاتا اور اُس کے درمیان میں وسیع میدان بہت ہیں کہ جنمیں درخت نہیں ہیں بعضے میدانوں میں سبز نباتات ہیں اور بعضوں کی زمین شور اور اُس کی سر زمین میں شورہ اور کھانے کا نمک بھی پیدا ہوتا ہی *

نہروں کا بیان

ان شہروں کے پہاڑوں سے بہت نہریں بڑی اور چھوٹی نکلکر اُن دریاؤں میں جو ان بلاد کو محیط ہیں گرتی ہیں لیکن اکثر نہریں اسکی بسبب قریب ہونے جبال طوروس کے بحر روم سے چھوٹی ہیں اور بڑی نہریں اس کی شمال کیطرف بہتی ہیں اِس سبب سے کہ اُس پانی کے واسطے جو وسط بلاد میں سے نکلتا ہی جانب جنوب کوئی راستہ نہیں ہی ان سب نہروں میں سے بڑی نہر هالیس ہی جسکو اب قزل ارمق کہتے ہیں اور یہہ نہر دو نہروں سے کہ ایک مشرق کی طرف سے آئی ہی اور دوسری جنوب کی طرف سے مجتمع ہی اور یہہ حسنہ طاغ شہر بستان سے نکلکر اولاً بطرف مغرب وادی بستان کے بہتی ہوئی نہر ایرلمی سے ملی ہی پھر شمال کی طرف پھر گئی ہی اور نہر هالیس شرقی سیواس کے شمال مشرق کی طرف سے نکلکر مغرب کیطرف بہتی ہوئی نہر هالیس جنوبی سے جا ملی ہی اور وهاں سے پہاڑوں کے بیچ میں سے بہتی ہوئی اُس نہایت بلندی سے کہ جو عرض شمالی سے (۴۱ ۳۴ ۵۴) درجے اور طول شرقی سے (۳۶ ۱۱ ۳۵) درجے پر ہی بحر اسود میں گرتی ہی طول اس کا قطع نظر کجی کے چار سو میل کے قریب ہی *

دوسري نہر ابريسا هى جسكو اب لشيل ارمق كہتے هيں يہہ نہر هاليس سے بہت چهوٹي هى اور يہہ تين نہروں سے مجتمع هى دو نہريں جنوب كيطرف سے جو شہر اماسيہ كے قريب ملي هيں اور تيسري پورب كيطرف سے بہتي هوئي شہر مشكمه كے قريب اُن دونوں سے ملي هى بعده يہہ نہر ابريسا شمال كيطرف مائل بمشرق بہتي هوئي شہر سمسون كے قريب بحر اسود ميں گرتي هى طول اس كا مصب سے نہر شرقي كے مخرج تك قره حصار كے قريب دوسو ميل هى *

تيسري نہر فتنسا هى يہہ نہر اُن پہاڑوں سے نكلي هى كه جو اُن نہروں ميں كه فرات اور بحر اسود كيطرف بہتي هيں فاصل هيں يہہ شمال غربي كيطرف ايكسو ساٹهه ميل بہہ كر بحر اسود ميں گرتي هى *

چوتهي نہر سكاريا هى جو وسط بلاد ميں سے نكلكر اولاً بطرف شمال غربي پهر بجانب شمال شرقي بہہ كر بحر اسود ميں گرتي هى طول اسكا دو سو پچاس ميل هى اس ميں اور بہت چهوٹي چهوٹي نہريں بهي آكر ملي هيں اُن ميں سے جو مغرب كي طرف سے آملي هيں اُنكا مخرج جبل مراد طاغ ميں هى اور جو مشرق كي طرف سے آئي هيں اُنكا مخرج الكس طاغ ميں اور جبل مراد طاغ كے دامن غربي سے بہت نہريں نكلكر بحر روم ميں بهي گرتي هيں اور قره طاغ كے شمال مغرب كي طرف سے كئي نہريں نكلكر بحر مرمرا ميں جاملي هيں اُن نہروں ميں سے كه جو بحر روم ميں گرتي هيں بڑي نہر مياندر هى جسكو اب غريمكلي اور بيوك مندر كہتے هيں يہہ مراد طاغ سے نكلكر جنوب غربي كيجانب بہتي هوئي ۳۷° ۲۰' درجے عرض شمالي سے قريب بحر روم ميں گرتي هى اس ميں بهي اوتر اور دكن كي طرف سے بہت نہريں آكر ملي هيں مگر اُن نہروں ميں سے كه جو دكن طرف بہتي هيں بڑي نہر سيحون هى يہہ جبل طوروس كے اوتر طرف سے نكلكر اولاً جنوب غربي كي طرف بہتي هى پهر كوه نگر طاغ ميں سے بہت تنگي سے گذر كر كه اس مقام كا

نام ترکوں نے کولک بغاز رکھا هی پھر دکن طرف مڑ کر شهر اذنه پر سے
گذرتي هوئي بحر روم میں گرتي هی اور وه بغاز جبال طوروس میں ایک
تنگ راسته هی جو کلیکیائے قدیم اور کندوکیائے قدیم میں فاصل هی
کلیکیا بطرف جنوب هی اور کندوکیا بجانب شمال چونکه یهه دونوں اسي
آبنائے سے متمیز هوتي هیں اِسي سبب اس مضیق کا نام باب کلیکیا رکھا
هی جب که ابراهیم پاشا والي مصر نے شهر اذنه کي حکومت پر غلبه پایا
اِس باب کلیکیا پر ایک قلعه نهایت بلند بنایا اور ان بلاد کے وسط میں
ایک میدان هی که طول اُس کا ازهائي سو میل اور عرض ڈیڑه سو میل
هی اس کے پاني کے لیئے دریا کیطرف کوئي راه نهیں هی اسواسطے که هر
چار طرف سے پهاڑ اُس کو محیط هیں اور ان پهاڑوں میں نهریں نکلکر
کئي بحروں میں گرتي هیں اُن میں سے ایک بحیره مالحه هی جو
وادي قونیا میں واقع هی اِس دشت کے اکثر بحیرے موسم سرما میں جم
جاتے هیں اور اِس وادي کے اوتر طرف اور کئي وادي هیں که اُن میں
بحیرے بهي بهت هیں اُن میں سے اکثر کهاري هیں سب میں سے بڑا
بحیره بصلة هی جو نهر سکاریا کے مخرج کے قریب هی طول اُسکا تیس
میل کے قریب اُس میں سے نمک نکالکر اُن اطراف کے هرایک مقام
میں لیجاتے هیں هوا ان شهروں کي بهت اچهي هی اور به نسبت اُن
بلاد یورپ کے جو ان بلاد سے خط عرضي میں برابر هیں هوا یهاں کي اعتدال
پر زیاده تر هی اِس واسطے که پهاڑ موسم گرما میں حرارت کو اور دریاے
محیط ایام سرما میں برودت کو لطیف کردیتے هیں بخلاف بلاد جنوبیه
کے جو بحر روم سے متصل هیں گرمي زیاده هوتي هی اور بحیره اسود کے
اطراف میں سردي زیاده پڑتي هی *

کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان

طوقات قونیا کمش خانه کے قریب سے اطراف جنوبي شهر طرابزون
تک تانبے کي کانیں هیں اور چاندي کي بهي هیں لیکن به نسبت زمانه

سابق کے تیسرے حصہ سے زیادہ اب نہیں نکلتی نہر فرات اور بحر اسود
کے قریب کے کل پہاڑوں میں تانبے کی کان ہونے کی علامات ہیں اور شہر
عرب کیر کے قریب جو فرات پر واقع ہی چاندی اور سونے کی کانیں ہیں
حضرت حزقیال نبی نے ص ۲۷ — ۱۲ میں فرمایا ہی کہ قوم توبال اور مساخ
تانبے کے برتنوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور اُسی سر زمین میں رہتے تھے
اور وہیں لوہے کی بھی کان ہی وہاں کے لوگ اُس سے فولاد بناتے ہیں
اور زمانہ قدیم میں زنجفر یعنی شنگرف کی کان اناطولی میں
اور سونے کی لودیا میں اور بلور کی فنطوس میں اور سنگ مرمر کی *
جہات متوسطہ میں تھی لیکن فی زماننا اُن کانوں میں سے بعضی تمام
ہوچکیں اور بعضی جو اب تک باقی ہیں اُنمیں سے بباعث عدم احتیاج
کے کوئی نہیں نکالتا زمانہ قدیم میں سنگ مقناطیس لودیا میں ملا تھا
اِسکا نام مغنیط سے مشتق ہی اور مغنیط ایک قوم ہی کہ شہر مغنیسیا
کے اطراف میں جو نہر میاندر پر واقع ہی رہتی ہی اور وہیں حجرلودیا
یعنی کسوٹی کا پتھر بھی ملتا ہی *

حاصلات کا بیان

جمیع اقسام کے غلے اور مصطگی اور املی نہر میاندر کے کناروں
پر اور انگور سیاہ و سفید اور آلوبخارے اور کئی قسم کے چانول
کپاس سرو جھاؤ چیڑہ ابہل یعنی ہوبیر کے درخت اور
بلوط کے جسکا پھل مازو ہی بڑے بڑے جنگل اور بن ہیں
اور ایسی ہی جوز یعنی پیپل اور آس چنبیلی زرد آلو
شفتالو سیب آلو بالو جوز لیموں انار خربزہ کئی قسم کے
اور اُولے کے درخت اور وہ نباتات جو زمین پر پھیلتی ہیں پیدا
ہوتی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ جنگلی انگوروں کا تنہ درخت آدمی کے
جسم کی مانند موٹا ہوتا ہی لوگ جنگلی درختوں پر اُسکے واسطے
منڈوا باندھتے ہیں زمین یہاں کی باوجود عمدہ اور سیر حاصل ہونے کے

اکثر خراب پڑي هی اور بہ نسبت وسعت اُس ملک کے باشندے بھي اُسکے بہت تھوڑے هیں اور حیوانات یہاں کے ترکي گھوڑے نیل گاے بکري اور بھیڑ هیں اور شہر انکورا کے اطراف میں جو علاطیہ قدیم کے شہروں میں سے هی ایک قسم کي بھیڑ هوتي هی کہ اُسکے بال لنبے اور باریک اور چمک میں حریر کي مانند هوتے هیں اُس سے کشمیر کي شالوں کي مانند شالیں بني جاتي هیں اور ایک قسم کي بکري هوتي هی کہ اُسکے بال نہایت عمدہ هوتے هیں ایک سال میں دو بار کترے جاتے هیں * اور ایک قسم کي بلي هوتي هی کہ جسم اُسکا بہت بڑا اور بال بھي اُسکے بہت اچھے هوتے هیں پہاڑوں میں اکثر کئي قسم کے چرند اور پرند جنگلي هوتے هیں *

اشیاے تجارت کا بیان

تجارت یہاں کي دو قسم هی بحري یعني دریائي اور بري یعني خشکي دریائي تجارت اهل فرنگ اور رومیوں کے هاتھہ میں هی اور بري اکثر ارمن والوں کے هاتھہ میں اکثر تجاروں کي تجارت گاہ شہر ازمیر هی اشیاے تجارت یہاں کي حریر انجیر بھیڑ کے بال بکري اُونٹ کا اُون روئي بکري کے مدبوغ چمڑے مازو کہربا لاجورد اور بعض دوائیں جیسے افیون مشک ریوند اور بعضے اقسام کے کپڑے جیسے طنافس اور بسط وغیرہ اور شہر برسا میں حریر اور اماسیا میں کتان بني جاتي هیں اور افیون قرہ حصار میں اور سیاہ نمدوں کے بنے کے کارخانے اور طوقات میں تانبے کے برتن خصوصاً قہوہ خوري کے پیالے بنانے کے کارخانے هیں اور وهیں سے بکري کے مدبوغ نیلے چمڑے لے جاتے هیں اور شہر ترسیس سے گیہوں روئي السي جو مازو اور تانبا لے جاکر بعوض انکے قطعہ یورپ اور امریکہ سے چانول قہوہ اور شکر لاتے هیں *

کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان

باشندے یہاں کے ترک ارمن روم ترکمان اور اکراد ہیں اور جنکو ہم ارمني کہتے ہیں اُنمیں سے تین خمس ۳/۵ ارمن اور روم ہیں ارمن روم سے زیادہ ہیں اور وہ اکثر تجارت کرتے ہیں اور مال پیدا کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور روم بعضے کشتکاري کرتے ہیں اور بعضے ارمن کي مانند تجارت لیکن اپنے همجنسوں کي طرح سب کے سب جھوٹے اور مکار اور کینہور ہوتے ہیں اور ترک بھي بعضے کاشتکار اور پیشہور ہیں تانبے اور فولاد کي صناعي میں اُنکو بہت دخل هی اور ترکمان کي کئي قومیں ہیں هر قوم میں ایک شیخ یا امیر ہوتا هی جو اپني قوم پر حاکم ہوتا هی اور ان لوگوں کي گذر اوقات گھوڑوں اور چارپایوں کے پالنے پر هی اور یہہ در اصل ترک ہیں جب بلاد تاتار سے آتے ہیں اپني حالت اصلي پر ہوتے ہیں مگر چور اِس قوم میں بہت کم ہیں بخلاف اکرادیوں کے کہ جو اطراف مرعش اور حدود جزیرہ میں ہیں لوٹ مار اور چوري میں مشہور اور معروف ہیں *

کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان

ایشیاے کوچک کے شہر بہ نسبت زمانہ قدیم کے چنداں مشہور نہیں رہے بلکہ اکثر ویران ہوگئے اور بجز در و دیوار شکستہ کے اور کچھہ باقي نہیں زمانہ سابق میں شہر افسس اور لادقیہ اور سردیس جو پادشاہ کرسس کي دارالخلافت تھا اور ملیطوس تمام روے زمین کے شہروں میں زیادہ تر مشہور تھے اور جو شہر کہ فيزماننا مشہور ہیں اُنمیں سے ایک شہر ازمیر هی جو خلیج ازمیر پر واقع هی اور یہہ شہر ہومیروس نامي ایک شاعر یوناني کا مولد هی زمانہ قدیم میں یہاں ہومیروس کے نام کي ایک تصویر سنگ مرمر کي بھي بني ہوئي تھي اور قریب اُسکے اسکلابیوس طبیب کے نام کي بھي تھي اور اِسي شہر میں ایک کلیسا بھي تھا اُن سات کلیسوں میں سے کہ جو انجیل میں بمقام سفر رویا مذکور ہیں اور اگرچہ

یہہ شہر زلزلوں اور لڑائیوں سے دس بار تباہ اور خراب ہوا لیکن اب بھي
وہاں کے باشندے ایک لاکھہ کے قریب ہیں اُنمیں سے ساٹھہ ہزار ترک اور
تیس ہزار روم اور آٹھہ ہزار ارمن اور تین ہزار اہل فرنگ ہیں اور متواتر
خرابیوں کے بعد اِس شہر کے پھر آباد ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہہ کہ
یہہ شہر ایک ایسے خلیج پر واقع ہی کہ جو تجارت کے لیئے ایک بندر کي
طرح پر واقع ہی اِس سبب سے جہازوں کا لنگر یہیں ہوتا ہی دوسرے
یہہ کہ اُسکے اطراف اور قرب و جوار کي زمین سبز حاصل ہی کیونکہ
بباعث نہروں کے وہ تمام سر زمین خوب سیراب رہتي ہی اِنہیں دو
سببوں سے تجار خشکي اور تري کے وہاں آکر جمع ہوتے ہیں اشیاے
تجارت اِس شہر کي حریر روئي اُون بھیڑ کے بال طنافس
جو ایک قسم کا ریشمي کپڑہ ہوتا ہی جسمیں مشک لپیٹ کر رکھتے ہیں
اور بسط یعني سیتل پاٹي اور انجیر اور انگور اور ادویہ اور بعض جواہرات
وغیرہ ہیں ازمیر سے دکن طرف پنیتیس میل کے فاصلہ سے کہ بحر کے کنارہ
پر شہر افسس ہی اِس شہر میں بجز کچھہ اثار قدیمہ اور بعض پل کے
کہ جنپر ایک عظیم ہیکل آرطیس بني ہوئي تھي اب اور کچھہ باقي نہیں
اور شہر غزل حصار نہر میاندر پر واقع ہی یہہ وہي شہر مغنیسیاے قدیم
ہی اب في زماننا چار کوس کے گرد میں آباد ہی روئي اور سوت کي
تجارت بہت ہوتي ہی ہیکل آرطیس کي جو اِس میں تھي اب کچھہ آثار
باقي ہیں باغات یہاں کے نہایت وسیع جنمیں سرو اور تیزبات کے درخت
بہت ہیں اور شہر ملیطیس قدیم جو نہر میاندر کے مصب سے دکن
طرف آباد تھا اب اُس میں بجز بعض آثار کے اور کچھہ باقي نہیں اور
شہر ازمیر سے پورب طرف پچاس میل کے فاصلہ پر شہر سرت ہی جسکو
زمانہ قدیم میں سردیس کہتے تھے یہہ مملکت لودیا کا ایک قصبہ ہی
باشندے اس کے گائے بیل چراتے ہیں اور مٹي کے گھروں میں رہتے ہیں
لیکن زمانہ سابق کے مکانات کے کھنڈر اب تک باقي ہیں جو اِس شہر کي

عظامت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں شہر سرویس کے اوتر طرف قریہ آق حصار ہی اس کا نام زمانہ قدیم میں تہ تیر تھا اور یہہ ایک نہر پر آباد ہی جو نہر ہرموس میں گرتی ہی اور اُس قطعہ زمین کا عرض جسمیں یہہ شہر آباد ہی اور اُس نہر و نہر ہرموس سے محدود ہی اٹھارہ میل ہی سر زمین اس کی نہایت سیر حاصل اور شاداب طول شرقی اس شہر کا (۷ ؛ ۳۸ ؛ ۱۶) اور عرض شمالی اس کا (۳۹ ؛ ۰ ؛ ۰) اس بستی میں ایک ہزار گھر ہیں ان میں سے ۳۵۰ روم اور پچیس یا تیس گھر ارمن کے ہیں اور باقی سب ترکوں کے *

سرویس قدیمہ سے بطرف مشرق مائل بجنوب چالیس میل کے فاصلہ پر الہ شہر ایک قریہ ہی جسکو زمانہ قدیم میں فیلادلفیا کہتے تھے باشندے اس کے فی زماننا صنعت رنگریزی میں مشہور ہیں اشیائے تجارت یہاں کی بہت ہیں کیونکہ یہہ اُن قافلوں کے جو شہر ازمیر میں آکر جمع ہوتے ہیں سر راہ واقع ہی اور قریہ الہ شہر سے جنوب شرقی کی طرف شہر لادقیہ ہی جسکا نام اب اسکی حصار ہی اور یہہ نہر میاندر کے وادی میں ایک نہر پر واقع ہی جو نہر میاندر میں ہی گرتی ہی اب ایسا خراب اور ویران ہوگیا ہی کہ اُس میں ایک گھر اور ایک کلیسا اور ایک مسجد تک باقی نہیں رہی اسکے قریب شہر دنزلو ہی جسمیں مانند غوطہ دمشق شام کے ایک غوطہ ہی سنہ ۱۷۱۵ع میں ایک ایسا بڑا زلزلہ آیا کہ جس سے بارہ ہزار آدمی ہلاک ہوگئے اِس میدان میں حوضوں کے نشان بہت ہیں اور چونکہ وہاں زلزلے بہت آتے ہیں اِسیواسطے اُسکو یونانی بلاد محترقہ کہتے ہیں اور اسکی حصار سے پورب طرف چند میل کے فاصلہ پر شہر کولوسایس قدیم ہی اور ازمیر سے شمال کیطرف نہر کایکوس پر شہر پرغما ہی کہ زمانہ قدیم میں پرغاموس کے نام سے موسوم تھا باشندے اِس شہر کے ترک روم ارمن اور یہود سب قریب پندرہ ہزار کے ہیں طول شرقی اِسکا (۲۷) اور عرض شمالی

(۳۰° ۱۱) هی اِسمیں ایک جامع مسجد بہت بڑي هی اور زمانہ سابق میں وهاں ایک کتب‌خانہ تها جسمیں بیس لاکهہ جلدیں تهیں مرقس انطونیوس اور ملکہ‌کلیو۔ پیٹرہ اِن کتابوں کو مصر کو لے گئي اور یہہ شہر اِس سبب سے بهي مشہور تها کہ جالینوس طبیب جو مشہور اور معروف هي یہیں پیدا هوا تها اور شہر ترواده قدیم بالتحقیق معلوم نہیں کہ کہاں تها لیکن اِسقدر معلوم هی کہ کنارہ بحر پر جزیرہ ٹینیڈوس کے قریب جو بغازدردنیل کے مدخل کے نزدیک آباد تها *

شہر بروسا (۴۰° ۵۸′ ۲۸″) طول شرقي اور (۴۰° ۲۷′ ۲″) عرض شمالي پر اُس بیابان اور بقعہ سے جنوب شرقي کي طرف آباد هی جو نہایت عمدہ اور سرسبز و سیراب اور بیس میل طویل اور چودہ میل عریض هی مکانات اِس شہر کے لکڑي کے هیں اِسي باعث اِسمیں آگ اکثر لگاکرتي هی بازار تنگ باشندے چار هزار اور بعضوں کے نزدیک ساٹهہ هزار هیں زمانہ سابق میں سلاطین عثمانیہ کي دارالسلطنت تها اب ریشمین کپڑا بُننے کے بہت کار خانے هیں جنمیں حریر بہت عمدہ بُنا جاتا هی *

شہر نیسا قدیم هی جسکو اب ازنیک کہتے هیں اور یہہ اُس بحیرہ کے پورب طرف هی کہ جو بحر مرمرا کے خلیج جنوبي سے متصل هی اور یہہ شہر قدیم کے پتهروں سے بنا هی مگر همنے اِسکو قابل‌الذکر نجانکر فقط اتنے هي پر اِکتفا کي اور وہ خلیج جو بحر مرمرا سے نکلي هی اُسکے پورب طرف شہر نیکومیڈیا قدیم هی جسکو اب ازنمید کہتے هیں اِسي شہر میں سلطان قسطنطین نے وفات پائي تهي اب اِسمیں سات سو گهر کے قریب هیں اور اِس سے شمال غربي کي طرف شہر خلکیدون قدیم هی فی‌زماننا وهاں بجز باغات اور انگور کے درختوں کے اور کچهہ نظر نہیں آتا شہر اسکودار قسطنطنیہ کے قریب هی باشندے اِسکے تیس هزار کے قریب هیں اور جتنے قافلے کہ باهر سے قسطنطنیہ میں آتے هیں سب اِسي شہر کے بیچ میں سے هوکر گذرتے هیں *

بیان اُن شہروں کا جو بحر اسود کے کنارہ پر واقع ہیں

اُنمیں سے ایک شہر سمسون ہی جو طول شرقي سے (۳۸) درجے اور عرض شمالي سے (۴۲) درجے پر واقع ہی باشندے اِسکے ۳۸۰۰ کے قریب ہیں *

دوسرا شہر طرابزون ہی باشندے اِسکے ۲۵۰۰۰ اِس شہر کو پادشاہ ادریانوس نے آباد کیا تھا اور سلطان سلیم اول اِسمیں مدت تک رہا اشیاے تجارت اِسکے پھل یعني فواکہات اور شراب اور ریشمي اور سوتي کپڑے ہیں اور اُن شہروں میں سے جو بحر روم کے کنارہ پر یا اُسکے قریب بلاد جنوبیہ میں واقع ہیں ایک شہر اذنہ ہی جو نہر سیحون پر آباد ہی گرداگرد اِسکے باغات اور وسیع میدان بہت ہیں جنمیں شہتوت وراقوں یعني سفیدشفتالو زردآلو انجیر اور زیتون کے درخت ہیں اور یہہ شہر بہت پرفضا اور سرسبز و شاداب زمین پر آباد ہی نہر سیحون پر پادشاہ پومپیانوس کے عہد کا بنا ہوا ایک پکا پل اب تک موجود ہی باشندے اِسکے تیس ہزار کے قریب ہیں ابوالفدا نے احمد کاتب سے نقل کي ہی کہ شہر اذنہ ہارون رشید نے آباد کیا تھا اور شہر طرسوس کو بھي اُسي نے شاید مراد اِس سے یہہ ہی کہ اِن دونوں شہروں کو اُس نے رونق دي ہو کیونکہ یہہ دونوں شہر ہارون رشید سے پہلے بھي تھے اور یاقوت نے کتاب مشترک میں لکھا ہی کہ اذنہ ایک مشہور شہر ہی جو ثغور میں واقع ہی اور ابن حوقل نے کہا ہی کہ شہر اذنہ جو نہر سیحون پر واقع ہی شہر مصیصہ کي مانند ہی جو نہر مذکور سے بطرف مغرب اذنہ سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد اور اذنہ اور طرسوس میں اٹھارہ میل کا فاصلہ ہی اور طرسوس زمانہ سابق میں کلیکیا کا ایک قصبہ تھا جسکو اچي لي بھي کہتے ہیں حضرت یونس پیغمبر یہیں پیدا ہوئے تھے باشندے اِسکے اب تیس ہزار کے قریب ہیں اشیاے تجارت یہاں کي گیہوں جو تل روئي اور تانبا وغیرہ ہیں ابوالفدا نے لکھا ہی کہ طرسوس مشہور شہر ہی کنارہ بحر شامي پر اور ابن حوقل نے لکھا ہی کہ طرسوس بہت

بڑا شہر ھی اسمیں دو شہر پناہ سنگین بنی ھوئی ھیں اور نہایت آباد ھی اِسکے اور سرحد روم میں بہت حائل ھی *

بلاد جنوبیہ میں سے ایک شہر ادالیہ ھی طول شرقی سے (۳۵° ۳۰) اور عرض شمالی سے (۳۶° ۵۰) پر باشندے اِسکے آٹھہ ھزار یہہ شہر خلیج ادالیہ پر بہت کثرت سے آباد ھی اور اِسکے قریب خلیج مقری پر شہر مقری آباد ھی اِسکے قرب و جوار میں ایک بڑا بن ھی جہاں سے لکڑی لایق تعمیر کے مصر کی طرف جاتی ھی اور قطران یعنی ڈامر اور نمک اور چارپائے اور لکڑی اِس شہر سے جزیرہ رودس کی طرف جاتی ھی اور جزیرہ رودس کے مقابل خلیج مرمریس ھی جو جہازوں کی لنگرگاہ ھی محیط اِس خلیج کا بیس میل کے قریب ھی اور وسط بلاد کے شہروں میں سے شہر کوتاھیہ ھی باشندے اِسکے پچاس ھزار کے قریب ھیں یہہ شہر ریاست اناضولی کی دارالحکومت ھی وہ نہر جو شمال مشرق بہتی ھوئی نہر سکاریا میں گرتی ھی اُس سے یہہ مغرب کی طرف واقع ھی اِس شہر سے شمال مشرق طرف نہر مذکور پر شہر اسکی شہر ھی اور اِس سے شمال مغرب طرف نہر سکاریا کے کنارہ کے قریب شہر شغوت ھی اور شہر کوتاھیہ کے جانب جنوب مایل بمشرق شہر افیون قرہ حصار ھی بباعث کثرت تجارت افیون کے اِس شہر کا یہہ نام رکہا ھو سال قریب دس ھزار من کے اِس شہر میں افیون فروخت ھوتی ھی اور سیاہ نمدے بھی اِسمیں بہت بنتے ھیں اِس شہر میں بارہ ھزار گھر ھیں طول شرقی اِسکا (۳۰° ۲۱" ۳۵) اور عرض شمالی (۳۸° ۳) یہہ شہر ازمیر سے ایکسو چالیس میل اور شہر انکورہ سے ایکسو چار میل کے فاصلہ پر ھی اشرفی جو ازمیر میں فروخت ھوتا ھی افیون قرہ حصار اور ازمیر کے بیچ میں کے شہروں میں بُنا جاتا ھی شہر قونیا وسط بلاد کے قریب ھی زمانہ سابق میں سلاطین سلجوقیہ کا دارالسلطنت تہا اور سلجوقیہ منسوب ھیں سلجوق کی طرف جو تاتار کے سرداروں میں سے کسی کے وزیر کا

بیٹا تھا سنہ ۱۰۹۰ مسیحی میں سلجوق مذکور لشکر عظیم کے
ساتھہ آکر سمرقند اور بخارا پر قابض اور متصرف ہوکر یہیں معہ
اپنی قوم کے مسلمان ہوگیا سلطنت اس کی شرقاً حدود چین سے غرباً
اناطولی تک پہنچی بلکہ سوریہ اور مصر تک بھی نوبت آئی اور
سلطنت غزنویہ اسی بادشاہ کے سبب معرض زوال میں آئی بعد وفات
سلطان مالک شاہ کے اُس کا ملک ایران و قرمان و سوریا اور قونیا چار
مملکتوں میں تقسیم ہوا قونیا سب سے بڑی ہی فرات سے قسطنطنیہ کے
قریب تک اور بحر اسود سے بحر روم اور خروم سویا تک بعد زوال
سلطنت قونیا کے آل عثمانیہ یہاں تک غالب ہوئی کہ تمام کوچک ایشیا
پر قابض اور متصرف ہوگئی اب شہر قونیا کے گرداگرد شہر پناہ ہی کہ طول
اُسکا قریب تین میل کے ہی اور قریب شہر کے باغات ہیں کہ اُمیں کئی
اقسام کے میوے اور پھل ہوتے ہیں اُن نہروں کے باعث جو مغرب طرف
کے پہاڑوں سے نکلکر شمال شرقی کی طرف سے بحیرہ میں گرتی ہیں وہ
باغات سرسبز اور سیراب رہتے ہیں بحیرہ مذکور موسم سرما میں اِسقدر
بڑہ جاتا ہی کہ دور دور تک اکثر قرب و جوار کے میدان پانی سے چھپ
جاتے ہیں یہی سبب ہی کہ وہاں کی زمین سیر حاصل ہی گیہوں روئی
اور السی خوب پیدا ہوتی ہی اور اِس شہر میں بسط ار طافس بہت
بنایا جاتا ہی اور یہاں سے پکی ہوئی کھالیں نیلے اور زرد رنگ کی اکثر
لوگ لیجاتے ہیں باشندے اِسکے تیس ہزار کے قریب ہیں اِس سے جنوب
شرقی کی جانب پچاس میل کی مسافت پر شہر قرمان ہی جو
سلاطین قرمان کی دارالسلطنت تھا اور شہر انقرہ جسکو انکویہ بھی
کہتے ہیں عرض شمالی اُسکا (۳۹°، ۳۱) او طول شرقی (۳۲°، ۳۱" ۳۲) ہی
اور یہہ بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند زمین پر واقع ہی اور اِسمیں
ایک بہت بڑا قلعہ ہی کہ شہر نصف سے زیادہ اُسکے اندر آباد ہی پرانے
شہر کے نشانوں میں سے ہیکل جوپیٹر اور ہیکل اغسطس پتھروں کے

کهنڈر اب تک موجود هیں باشندے اِسکے دس هزار مسلمان پانچ هزار نصارا اور دو هزار یهودي هیں اور اِسمیں بهت کے بالوں سے جنکا ذکر پهلے مذکور هوا بهت چیزیں بني جاتي هیں اور هر برس تخمیناً پچاس هزار آقه اُون روتاس مصطگي قتاده گوند موم شهد اور بکري کے چمڑے وهاں سے لوگ بهت لے جاتے هیں اور کوچک ایشیا کے شهروں میں سے ایک شهر اماسیا هی (۳۵° ۶، ۱۲) طول شرقي اور (۴۰° ۴، ۳۰) عرض شمالي میں نهر ابریسا کے کنارہ پر آباد هی باغ اِسمیں بهت هیں جو بباعث چشموں کے خوب سرسبز و شاداب رهتے هیں باشندے اِسکے پینتیس هزار اِنمیں سے اکثر نصاریٰ هیں استرابون جو بسبب تالیف کرنے کئي کتابوں کے علم جغرافیه میں مشهور هی یهیں پیدا هوا تها *

دوسرا شهر توقات هی جو عرض شمالي سے (۳۵° ۹، ۵۵) طول اور شرقي سے (۳۰° ۳، ۳۰) پر واقع هی یهه شهر اماسیا سے جانب جنوب شرقي اٹهارہ گهنٹه کي راہ پر نهر ابریسا پر آباد هی اشیاے تجارت یهاں کي تانبے کے برتن اور آلات اور حریر اور بکري کے نیلے چمڑے وغیرہ هیں اور اِس سے جنوب کي طرف چالیس میل کي مسافت پر نهر قزل رق کے قریب شهر سیواس هی في زماننا خراب هوگیا هی وهاں کے باشندوں کي گذر گهوڑوں کے پالنے سے هوتي هی اور اِس سے جنوب غربي کي طرف ۳۶ گهنٹے کي راہ پر نهر قرہصو پر جو نهر فرات میں ملطیه کے قریب گرتي هی شهر قیساریه دامن کوہ ارکي طاغ پر آباد هی بلندي اِس پهاڑ کي دس هزار فٹ اور همیشه اسپر برف جما رهتا هی کهتے هیں که زمانه قدیم میں اِس شهر کا نام مساخه تها مساخ بن یافث بن نوح علیه السلام کے نام پر پهر طیباریوس قیصر کي طرف منسوب هوا باشندے اِسکے پچیس هزار اِنمیں سے پندرہ هزار ارمن تین سو روم اور ڈیڑہ سو یهود هیں اور باقي سب ترک اور کهتے هیں که وہ کلیساے روم جو وهاں هی اُسمیں قدیس باسیلیوس کي قبر هی اور یهه شهر بڑي تجارت گاہ هی خصوصاً روئي اور سوتي کپڑے وغیرہ کي بهت تجارت هوتي هی *

شہر ملطیہ یہہ شہر نہر فرات اور نہر قرہ‌صو کے مصب کے قریب هی باشندے اِسکے گیارہ هزار اِنمیں سے آتھہ هزار اهل اِسلام اور باقي تین هزار ارمن هیں زمانہ سابق میں یہہ بہت بڑا اور مشہور شہر تہا لیکن اب بہت ویران هوگیا هی درخت اور میوے اور نہریں اِسمیں بہت هیں اور یہہ کتخفا اور کرکر کے قریب چهوتي دو منزل کي مسافت سے اور شہر ربطرہ سے شمال کي طرف ایک بڑي منزل کے فاصلہ سے آباد هی اور اِس ملطیہ میں ایک نہر لائے هیں جو کل کے ذریعہ سے تمام شہر میں اور گرد بهي اِسکے چار طرف جاري هی اور اِس شہر سے کچهہ تهوڑي مسافت سے پہاڑ محیط هیں جنمیں اخروٹ اور میوے کے درخت بہت هیں لیکن بطور مال وقف کے کوئي آنکا مالک نہیں اور ایسا معلوم هوتا هی کہ یہہ شہر ملطیہ قدیم کي جگہہ پر آباد نہیں هی اور اِس سے جنوب کي جانب فرات کے قریب شہر سمیساط هی اور اِس سے مغرب کي طرف شہر مرعش اور اِس سے جنوب غربي کي طرف عین زربہ هی اور یہہ سب ثغور میں داخل هیں اور بعضے شام میں اور بعض کوچک ایشیا میں شمار کرتے هیں مگر حدود مذکورہ کے موافق جو اِس فصل کي اِبتدا میں مرقوم هیں کوچک ایشیا هي میں معلوم هوتے هیں اِسي باعث همنے بهي یہیں ذکر کیئے *

کوچک ایشیا کے جزوں کا بیان جو قطعہ ایشیا میں هیں

جزیرۂ مرمرا اور جزیرۂ ارتا کوئي وغیرہ بحر مرمرا میں اور جزیرۂ تنیدوس بغاز دردن ایل کے مدخل کے قریب هی اور یہہ هومیروس شاعر یوناني اور ورجیلیوس شاعر روماني کے شعروں میں جنهوں نے اِسکو نہایت سرسبز اور زر خیز لکها هی بہت مشہور هی فيزماننا اِس جزیرۂ تنیدوس میں ایک قصبہ هی جسکے کنارہ شرقي پر ایک قلعہ بنا هوا هی اور جهازوں کا لنگر بهي وهیں هوتا هی شراب یہاں کي نہایت عمدہ هوتي هی *

جزیرۂ ستلینی جسکو اسبوس بهي کهتے هیں بغاز آدرامیت کے مهانه کے قریب هی زمانه سابق میں شراب کي عمدگي اور عورتوں کي خوبصورتی میں اور گانیوالوں کي خوش آوازي میں مشهور تها چنانچه اب تک بهي ویساهي هی هوا یهاں کي بهت اچهي هی گویا سال همیشه فصل ربیع هی معلوم هوتي هی انگور زیتون مصطگي اور سب قسم کے میوے اور فواکه کے درخت بهت هیں اور اِس جزیرہ کے پهاڑوں سے نهریں بهي ایک سلسله مگر اِسمیں جاري هیں جنکے باعث اِسکي زمین خوب سیراب اور شاداب رهتي هی اور کئي ایک جگه مقرر هیں که جهاں جهازوں کا لنگر هوتا هی طول اِس جزیرہ کا ۳۶ میل اور عرض ۲۵ میل هی اور محیط سو میل کے قریب اور باشندے چالیس هزار هیں اور اِسکے شهروں میں سے ایک شهر کستر هی جو پورب کي طرف هی اور دوسرا جرلیفو دو اسکے اُتر طرف هی اور تیسرا کالونی جو خلیج کے سرے پر جزیرے کے وسط تقریبي میں واقع هی کهتے هیں که اِس جزیرہ میں عورتوں کو مردوں پر فوقیت هی والی ملک اور نائبه رئیسه بهي یهي هوتي هیں مرد اپني عورتوں کے نام سے کنیت پاتے هیں اور لڑکوں کي لڑکیاں میراث پاتي هیں الغرض سب کاموں میں عورتیں قایم مقام مردوں کے هیں حالانکه یهه بات نهایت بُري هی *

جزیرۂ سکیو جسکو جزیرۂ مصطگي بهي کهتے هیں اِسواسطے که مصطگي وهاں بکثرت هوتي سب قسم کے میوے اور فواکه اِسمیں دستیاب هوتے هیں باشندے اِس جزیرے کے اکثر رومي هیں جو قریب ایک لاکهه دس هزار کے هیں اِنمیں سے تیس هزار شهر سائس میں (جو اِس جزیرہ کا دارالحکومت هی) رهتے هیں اِسمیں اهل روم کے واسطے بهت بڑا مدرسه بنا هوا هی اِسي سنه میں ترکوں نے وهاں جاکر پچیس هزار

آدمیوں کے قریب قتل کیئے اور قریب تیس ہزار مرد و عورت کے قید کرکے شہر ازمیر اور قسطنطنیہ کے بازاروں میں بیچڈالے *

جزیرۂ ساموس حکیم فیثا غورس کا مولد ہی اور یہہ جزیرہ سکیو سے مشرق کي طرف بیالیس میل کے فاصلہ سے واقع ہی — طول اِسکا چوبیس میل اور عرض بارہ میل اور محیط ستر میل ہی اِسمیں پہاڑوں کے دوسلسلے ہیں جنمیں سے بعض پہاز کي بلندي ۴۷۵۲ فٹ ہی غلہ انگور خربوزہ اور انار وغیرہ اِسمیں بہت پیدا ہوتا ہی باشندے اسکے ساٹھہ ہزار کے قریب ہیں اور اِسمیں ایک آبنائے ہی جسکا عرض ایک میل ہی اور اِس سے مغرب کي طرف جزیرہ نیکاریا ہی زمین اِس جزیرہ کي سیر حاصل نہیں لیکن لکڑي قابل تعمیر کے بہت پیدا ہوتي ہی — باشندے اِسکے جو قریب تین ہزار کے ہیں حالانکہ فقیر ہیں لیکن نہایت متکبر اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم ملک قسطنطین کي اولاد میں سے ہیں اور جزیرہ اِستانکو میں طبیب بقراط پیدا ہوا تہا اور اِسمیں طبیب اسکولاب کے نام کي ایک شکل بھي تہي *

جزیرہ پطموس جہاں یوحنا حواري نے کتاب رویا لکھي تھي *

جزیرہ کرید جسکو اقریطس بھي کہتے ہیں طول اسکا ایکسو بہتر میل اور عرض پچیس میل اور محیط پانسو میل ہی اِسکے بیچمیں بلند بلند پہاز حائل ہیں فواکہات اور لکڑي اور سب پیدا واري کي چیزیں خصوصاً زیتون بہت ہوتا ہی — اِس جزیرہ کے شہروں میں سے ایک شہر کانیا ہی جو شمال غربي کي طرف واقع ہی باشندے اِسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اور شمال کي طرف شہر کندیا ہی اِسکے بھي باشندے تعداد میں کانیا کے برابر ہیں — زمانہ سابق میں اِس جزیرہ میں عرب کي ایک قوم آئي تھي اب تک اُسي قوم میں سے اطراف جبل ایدا یعني وسط جزیرہ میں کچھہ لوگ باقي رہگئے ہیں

یہہ زبان عربي میں گفتگو کرتے ھیں اکثر باشندے اِس جزیرہ کے ترک اور روم ھیں لیکن سب جاھل *

جزیرہ رودس طول اِسکا چالیس میل اور عرض پندرہ میل اور محیط اِسکا ایکسو بیس میل ھی اِسمیں اور جنگل میں آتھہ میل کي مسافت ھی ھوا یہاں کي نہایت معتدل اور زمین خوب آباد زمانہ قدیم میں پیداواري خوب ھوتي تھي في زماننا آور جزیروں وغیرہ سے وھاں اکثر اشیا اپنچانیکي حاجت پڑتي ھی لیکن اب بھي شراب اور بعض قسم کے فواکہات اور نیشکر وھاں سے اور جگہہ لیجاتے ھیں کُل باشندے اِس جزیرے کے بیس ھزار کے قریب ھیں — دارالامارۃ اِسکي شہر رودس ھی جو شمال شرقي کي طرف واقع ھی باشندے شہر کے تخمیناً چھہ ھزار ھیں جنمیں سے پانچ ھزار ترک ھیں اور ایک ھزار یہود مگر عیسائیوں کے واسطے اِسمیں رھنے کي ممانعت ھی اور عجائبات روزگار میں سے وھاں ایک پیتل کي پتلي ھی جو اُسکے مدخل پر بني ھوئي ھی قد اُسکا ستر گز بلند اور دونوں پیروں کے بیچمیں پچاس فٹ کا فاصلہ ھی کہ کشتیاں اِنہیں کے بیچ سے آتي جاتي ھیں — اِس جزیرہ کو مسلمانوں نے معاویہ بن ابي سفیان کے وقت میں فتح کیا تھا *

بحر متوسط کے وسیع جزیروں میں سے تیسرا جزیرہ قبرس ھی طول اِسکا ایکسو چالیس میل اور عرض اعظم ساتھہ میل ھی اور اِسمیں ایک خاکنائے ھی جو بطور دُم کے شمال شرقي کي طرف دور تک چلي گئي ھی اور اسکے وسط میں پہاڑوں کے دو سلسلے ھیں جو مشرق سے سیدھے مغرب کي طرف چلے گئے ھیں سردي کے موسم میں اِن پر برف بہت گرتا ھی اور گرمي کے موسم میں اُتر طرف کي ھوا ان سلسلوں کے باعث رک جاتي ھی اور دکن طرف کي گرم ھوا جو دشت افریقہ سے آتي ھی اِس جزیرہ میں غالب ھوجاتي ھی اِسي لیئے یہہ جزیرہ بہت گرم اور ھوا اِسکي ردي ھی — زمانہ قدیم میں اِس جزیرہ میں نو صوبے اور

بارہ شہر اور آٹھہ سو پانچ گاوں تھے اور باشندے اُسوقت میں دس لاکھہ سے زیادہ تھے سنہ ۱۵۷۰ مسیحی میں ترک اِسکے مالک ہوئے اب ستر ہزار کے قریب اِسکے باشندے ہیں او اِسکے شہروں میں سے ایک شہر لیفوسیا ہی جسکو نیقو سیا بہي کہتے ہیں — یہہ شہر جزیرہ کے وسط میں ایسے میدان پر واقع ہی جسکے ہر چار طرف پہاڑ محیط ہیں سابق میں یہہ شاہان قبرس کا دارالسلطنت تھا اور شہر لارنیکہ جو بحر کے کنارہ جنوب شرقي پر آباد ہی جہازوں کا لنگر بہي یہیں ہوتا ہی تانبا اور حجرالفتیلہ یشب سرخ کوبا معدنیات میں سے اور شہتوت زیتون — صنوبر — سرو — آس — دوقبصا — لاله — نرگس — خشخاش — اور کئي قسم کے پھل اور روئي اور غله وغیرہ اقسام نباتات میں قبرس میں بہت پیدا ہوتا ہی اور حریر بہي بہت عمدہ ہوتا ہی خصوصاً شراب یہاں کي نہایت مشہور ہی اور آلو چہ نیز چرند اور پرند بہي وہاں ہوتے ہیں اور جنگلي پرند بہي کئي طرح کے ہیں لیکن جنگلي چار پاوں میں سے بجز لومڑي اور خرگوش کے اور کوئي نہیں البتہ سانپ بہت ہوتے ہیں بلکہ بعضوں کي پوستکا بڑي اور قاتل ہوتي ہی روئي کے کپڑے اور طنافس اِسمیں بہت بُناجاتا ہی اور اکثر ہنرمند دستکار بہي یہاں ہوتے ہیں لوگ اُنکو اپنا کام بنوانے کے لیئے یہاں سے لیجاتے ہیں *

یہاں تک دوسرا حصہ جغرافیه مسمیٰ بمرأت عریب کا تمام ہوا اب آگے تیسرے حصہ میں ممالک جنوبي اور وسط ایشیا کا مفصل بیان مذکور ہوگا *

غلطنامه

جغرافيه کے دوسرے حصه کا

صفحه	سطر	غلط	صحيح
٦	٧	عرض شمالي (٦٠) درجه	(٧٨) درجه عرض شمالي
〃	٨	(٣٤) عرض جنوب	(٣٤° ٢٢) عرض جنوب
〃	٩	(٣٢١٧) ...	(٣٢ ١٧°)
〃	١٠	انتہاے مشرق اس آبناے بيرنگ (٥٩° ١٠)	انتہاے مشرق اس مشرق آبناے بيرنگ تک (٦٦°) عرض شمالي اور (١٧٠°) طول شرقي
٨	٨	کيويا ...	کيريا
١٠	٢٠	راھوں ...	اھوں
١٢	٢٣	ھو تنگ ھو ...	ھوانگ ھو
١٥	٧	اُنکے نوکروں کي ...	اُن لوگوں کي
〃	٢١	وثنده ...	وثنيه
١٩	٨	منصب ...	مصب
〃	٢٠	بهکر ...	پهر کو
٢٢	٢٠	جبال ...	جبال اول ميں
٢٣	١٢	تهوتوم او ارتش کے سنگم پر	ہر توم او اوب کے سنگم پر
٢٩	٢	مصبب ...	مصب
٣٥	٨	نسب ...	نسبت
٣٧	٩	پوتي ...	تهوتي

صفحه	سطر	غلط	صحيح
۴۷	۱۶	ڏو	ڦو
۵۴	۵	ضعيف البيان	ضعيف البنيان
۵۵	۱۴	ريت	ريت يعني بالو
۵۶	۴	ڪان هو	ڪان صو
"	۹	هوتان	هوڻان
"	۱۰	زنگ هوئي	نيگين هوئه
۶۳	۱۴	يهي	يهه بهي
۷۲	۴	سياڪو	مياڪو
"	۴	اسي ليٹے	پهلے
۷۵	۱۴	لوان	تاؤران
۷۶	۱۹	ڦوچو	لوچو
"	"	چار ميال	چار سو ميل
۷۹	۶	مليسيا	ميسيا
"	۱۴	قزل ارمن	قزل ارمق
۸۰	۱۱	طرائزون	طرابزون
۸۱	۷	قزل ارمن	قزل ارمق
"	۱۶	اوليميوس	اولمبوس
"	۱۹	قزل ارمن	قزل ارمق
۸۳	۳	يورپ	يورب
۸۵	۴	ص ۲۷ — ۱۲	ص ۲۷ — سے ۱۲